Published from Ranchi & Deoghar

روزنامہ رانچی

جدید بھارت

Urdu Daily
JADEED BHARAT Ranchi

उर्दू दैनिक जदीद भारत रांची

8 صفحات Rs.2/-

Monday
April 21 2025
سوموار، ۲۱ / اپریل ۲۰۲۵
۲۲ / شوال المکرم ۱۴۴۶ ہجری
ایڈیٹر: مظفر حسن

E-Paper: jadeedbharat.com
Email:jadeedbharat@gmail.com
Vol.: 10 Issue : 106

RNI.No.JHAURD/2016/67653 S.S. Post Office Ranchi Registration No. RN/263/2023-25

دیوگھر میں باباصاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو توڑنے کی کوشش

NTPC کے چٹی باریا تو کول پروجیکٹ میں ایک اور قدیم قبیلہ گیتا بر ہور کی موت

اداریہ: کیا انہیں سزا نہیں ملنی چاہیئے؟

گوشہ ادب وتخلیق: نمائش پسندی کے دور میں ادب

عدلیہ اور پریس جمہوریت کے دو اہم ستون ہیں اور دونوں پر حملے ہو رہے ہیں: سابق جج

نیتن یاہو نے حماس کی جنگ بندی کے شرائط مسترد کر دی

چین میں انسانوں کے ساتھ روبوٹ نے 21 کیلومیٹر کی دوڑ لگائی

وزیر اعلیٰ ہیمنت نے بارسلونا میں ساگراڈا فیمیلیا کا دورہ کیا

ایسٹر کی مبارکباد دی، تجارت، ثقافت اور کھیلوں میں تعاون کے مواقع پر تبادلہ خیال

جدید بھارت نیوز سروس

بارسلونا، 20 اپریل: ۔ جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے آج اپنے وفد کے ساتھ بارسلونا میں دنیا کے مشہور ساگراڈا فیمیلیا کا دورہ کیا۔ ہیمنت سورین نے ٹویٹ کر ایسٹر کی مبارکباد پیش کی۔ وزیر اعلیٰ کے ساتھ ایم ایل اے کلپنا مرمو سورین، چیف سکریٹری الکا تیواری، ایڈیشنل چیف سکریٹری اویناش کمار، محکمہ صنعت کے سکریٹری اروا راجکمل، ڈائریکٹر انڈسٹریز سوشانت گوروا اور وزیر اعلیٰ کے ذاتی مشیر اجے کمار سنگھ کے علاوہ دیگر اہم شخصیات بھی اس دورے کے دوران تھیں۔

اس دورے کا بنیادی مقصد جھارکھنڈ اور اسپین کے درمیان تجارت، ثقافت اور کھیل جیسے مختلف شعبوں میں تعاون کے مواقع تلاش کرنا تھا۔ Sagrada Familia، جسے معروف معمار انتونی گاؤڈی نے ڈیزائن کیا ہے، ایک اہم ثقافتی اور تعمیراتی ورثہ سمجھا جاتا ہے۔ چیف منسٹر اور ان کے وفد نے گاوڈی کے دور اندیش فن تعمیر اور اس کی گہری ثقافتی اہمیت کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ جھارکھنڈ حکومت کا مقصد اس دورے کے ذریعے اسپین کے ساتھ تعاون کی نئی راہیں کھولنا، ریاست میں سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور ثقافتی تبادلے کو فروغ دینا ہے۔ 'انڈیا ان بارسلونا' نے ٹویٹر پر پوسٹ کیا، "جھارکھنڈ کے عزت مآب وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے ایک وفد کے ساتھ آج بارسلونا میں مشہور ساگراڈا فیمیلیا کا دورہ کیا۔ وفد نے انتونی گاؤڈی کے دور اندیش فن تعمیر اور اس کی گہری ثقافتی اہمیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں"۔

جھارکھنڈ کا وفد اسپین اور سویڈن کے اپنے دورے کے دوران ہسپانوی صنعتی اور توانائی گروپوں، سرمایہ کاروں اور عوامی اداروں سے بات چیت کرے گا۔ طے شدہ بزنس فورمز اور B2B میٹنگز ہسپانوی کمپنیوں کو جھارکھنڈ کے پرجوش صنعتی روڈ میپ، سرمایہ کاروں کی سہولت کی پالیسیوں اور پبلک پرائیویٹ تعاون کے مواقع سے آگاہ کریں گی۔ وفد سویڈن میں ملاقاتیں بھی کرے گا۔

'مذہبی جنگ بھڑکانے کیلئے سپریم کورٹ ذمہ دار'

نشی کانت دوبے کے بیان پر ہنگامہ

نئی دہلی، 20 اپریل: ۔ (ایجنسی) بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے سپریم کورٹ کو لے کر ایسا بیان دیا ہے جس سے سیاسی طوفان کھڑا ہو گیا ہے۔ نشی کانت دوبے نے کہا کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ملک میں ہونے والی تمام خانہ جنگیوں کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ سپریم کورٹ ملک میں مذہبی جنگ بھڑکانے کی ذمہ دار ہے۔ تاہم بی جے پی نے نشی کانت دوبے کے بیان سے خود کو الگ کر لیا ہے۔ درحقیقت جھارکھنڈ کے گوڈا سے چار بار کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے کہا کہ سپریم کورٹ اپنی حدود سے باہر جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ عدالت پارلیمنٹ کے ذریعہ منظور شدہ قوانین کو منسوخ کر رہی ہے اور یہاں تک کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری کرنے والے صدر کو بھی ہدایات دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 368 کے تحت قانون بنانا پارلیمنٹ کا کام ہے اور عدالت کا کردار قانون کی تشریح کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کام کے لیے سپریم کورٹ جانا پڑے تو کیا پارلیمنٹ کو بند کر دینا چاہیے؟ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ اگر ہر چیز کے لیے قانون بنائے گئے ہیں تو سپریم کورٹ کہاں سے اور کیسے نیا قانون بنا رہی ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے پوچھا کہ آپ تقرری کرنے والے اتھارٹی کو ہدایات کیسے دے سکتے ہیں؟ صدر ہند چیف جسٹس کا تقرر کرتا ہے، پارلیمنٹ اس ملک کے قوانین بناتی ہے۔ کیا آپ اس پارلیمنٹ کو ہدایات دیں گے؟

سپریم کورٹ پر متنازعہ بیان دے کر مشکل میں نشی کانت دوبے

اٹارنی جنرل تک پہنچا خط، توہین عدالت کی کارروائی متوقع

نئی دہلی، 20 اپریل: ۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کے متعلق بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے متنازعہ بیان پر توہین عدالت کی کارروائی کا مطالبہ شروع ہو گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک ایڈووکیٹ آن ریکارڈ نے اٹارنی جنرل کو خط لکھ کر توہین عدالت کا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ توہین عدالت ایکٹ 1971 کے سیکشن 15(1)(بی) اور توہین عدالت کے مقدمات کے لیے سپرم کورٹ کے 1975 میں بنائے گئے رولز میں سے ایک رول 3(سی) کے تحت اٹارنی جنرل یا سالیسٹر جنرل کی رضامندی کے بعد ہی سپریم کورٹ کی توہین کی کارروائی شروع کی جا سکتی ہے۔ ایسے میں وکیل نے اٹارنی جنرل آر وینکٹرمنی کو خط لکھ کر نشی کانت دوبے کے بیان کی جانکاری دی ہے۔ وکیل نے خط میں لکھا کہ "آئین نے سپریم کورٹ کو ذمہ داری دی ہے کہ وہ کسی بھی قانون کی آئینی حیثیت کی تحقیقات کرے۔ نشی کانت دوبے باتوں کو غلط طریقے سے رکھ کر سپریم کورٹ کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے آگے لکھا کہ "نشی کانت دوبے نے سپریم کورٹ پر مندروں کے معاملے میں کاغذ کا مطالبہ کرنے اور مسجدوں کے معاملے میں چھوٹ دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایسا کہہ کر وہ سماج میں سپریم کورٹ کے تئیں فرقہ وارانہ بنیاد پر عدم اعتماد پھیلا رہے ہیں۔" اٹارنی جنرل کو بھیجے گئے خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "دوبے نے سی جے آئی سنجیو کھنہ کا نام لے کر انہیں ملک میں خانہ جنگی کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔ اس طرح کے تمام بیانات توہین عدالت ایکٹ کے سیکشن 2(سی)(آئی) کے تحت سپریم کورٹ کی توہین ہے۔ اس لیے اٹارنی جنرل نشی کانت دوبے کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کی اجازت دیں۔" واضح ہو کہ یوپی کے سابق آئی پی ایس امیتابھ ٹھاکر نے بھی سپریم کورٹ میں اس معاملے میں عرضی داخل کی ہے۔ انہوں نے بھی اٹارنی جنرل کو اجازت کے لیے خط بھیجا ہے۔

درگاہ اجمیر کے کھاتوں کا سی اے جی کی جانب سے آڈٹ کیا جائے گا

اجمیر، 20 اپریل: ۔ (ایجنسی) راجستھان میں اجمیر درگاہ شریف کے خدام خواجہ کی دونوں انجمنوں کو اب سی اے جی کے سامنے اپنے حسابات پیش کرنے ہوں گے۔ اس سلسلے میں سی اے جی ٹیم کے پیر کو اجمیر پہنچنے کا امکان ہے۔ صدر دروپدی مرمو سے اجازت ملنے کے بعد مرکزی حکومت نے آڈٹ کی اجازت دینے کے احکامات جاری کئے۔ اقلیتی امور کی وزارت کے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے دہلی ہائی کورٹ کو صدر کی جانب سے منظوری کے بارے میں مطلع کیا۔ عدالت کے حکم پر اس کی ایک کاپی انجمن کے وکیل آشیش کمار کو دی گئی ہے۔ اس کے بعد اب انجمن نئی درخواست دائر کر سکتی ہے۔ فی الحال سی اے جی ٹیم کے پیر کو اجمیر پہنچنے کا امکان ہے۔ اجمیر درگاہ انجمن کمیٹی کے سکریٹری سید سرور چشتی نے کہا کہ انہیں بھی سی اے جی کی آمد کی اطلاع ملی ہے۔ اگر ان کی طرف سے کوئی کاغذات مانگے جائیں گے تو وہ دستیاب کرائے جائیں گے۔ سرور چشتی نے دعویٰ کیا کہ تمام ضروری دستاویزات موجود ہیں۔ غور طلب ہے کہ 15 مارچ 2024 کو وزارت اقلیتی امور نے انجمنوں کو دفعہ 20C کے تحت نوٹس جاری کیا تھا۔

کلبھوشن جادھو کو اپیل کا حق نہیں ملا

پاکستانی وکیل کا سپریم کورٹ میں اعتراف

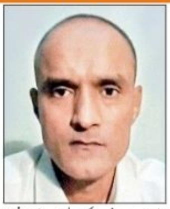

اسلام آباد، 20 اپریل: ۔ (ایجنسی) پاکستان کے سپریم کورٹ میں جمعرات کو ایک اہم انکشاف ہوا ہے، جس میں یہ اعتراف کیا گیا کہ ہندوستانی شہری کلبھوشن جادھو کو تاحال فوجی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کا حق نہیں دیا گیا، حالانکہ 2019 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے واضح طور پر ہدایت دی تھی کہ جادھو کو قونصلر رسائی اور اپیل کی سہولت دی جائے۔ یہ اعتراف پاکستان کے وزارت دفاع کے وکیل کی جانب سے اس وقت سامنے آیا جب عدالت میں ان پاکستانی شہریوں کے مقدمات کی سماعت ہو رہی تھی جنہیں 9 مئی 2023 کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد ہوئے پرتشدد مظاہروں میں ملوث ہونے کے الزام میں فوجی عدالتوں نے سزا سنائی تھی۔ عدالت نے استفسار کیا کہ کیا کلبھوشن جادھو کو بھی اپیل کی وہی سہولت دی گئی تھی جو ان پاکستانی شہریوں کو دی جا رہی ہے؟ اس پر وزارت دفاع کے وکیل نے بتایا کہ جادھو کو یہ حق تاحال نہیں دیا گیا۔ وکیل نے عدالت کو مزید بتایا کہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے فیصلے کے بعد پاکستان نے ویانا کنونشن کے آرٹیکل 36 کی خلاف ورزی کا اعتراف کیا، جس کے مطابق کسی بھی گرفتار غیر ملکی شہری کو اپنے ملک کے سفارتی نمائندوں سے رابطے، ملاقات اور قانونی معاونت حاصل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ کلبھوشن جادھو کو مارچ 2016 میں پاکستان کے صوبے بلوچستان سے گرفتار کیا گیا تھا۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ وہ 'را' (ریسرچ اینڈ اینالسس ونگ) کے ایجنٹ ہیں اور بلوچ علیحدگی پسندوں کے ساتھ رابطے میں تھے۔ 2017 میں پاکستانی فوجی عدالت نے انہیں جاسوسی اور تخریب کاری کے الزامات میں سزائے موت سنائی تھی۔

سعودی عرب نے عازمین حج کے کوٹے میں کیا اضافہ

نئی دہلی، 20 ایجنسی: ۔ (ایجنسی) سعودی عرب نے وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ سے قبل عازمین حج کی رجسٹریشن میں اضافہ کیا ہے۔ اس معاملے پر، وزارت خارجہ نے ہفتہ یعنی 19 اپریل کو ایک خصوصی پریس بریفنگ کے دوران سعودی حکام سے اظہار تشکر کیا۔ سکریٹری خارجہ وکرم مصری نے کہا کہ یہ ہندوستان کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ عازمین حج کے بارے میں مصری نے کہا، آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دہائی کے دوران حکومت نے حج کے لیے ہندوستان کے سالانہ کوٹہ میں مسلسل اضافہ کرنے کو بہت زیادہ ترجیح دی ہے۔ مصری نے کہا، یہ ہندوستان کی ایک دہائی سے زیادہ کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے کہ حج کوٹہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ کوٹہ مینجمنٹ کے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، کل 175,000 کوٹہ میں سے، مین کوٹہ کے تحت 122518 عازمین حج کے انتظامات کا انتظام حج کمیٹی آف انڈیا کرتی ہے۔ تقریباً 52000 کا باقی کوٹہ پرائیویٹ انتظامیہ کے لیے مختص کیا جاتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ بہت سے آپریٹرز سعودی حکام کی جانب سے مقرر کردہ ڈیڈ لائن کو پورا کرنے میں ناکام رہے جس کی وجہ سے وہ منیٰ میں رہائش اور ٹرانسپورٹیشن کے معاہدوں کو حتمی شکل دینے میں بھی ناکام رہے۔ مصری نے کہا، ہم نے سعودی حکام کے ساتھ کئی سطحوں پر بات چیت کی ہے۔ سعودی حکام نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ حاجیوں کی حفاظت اور بہبود کے بارے میں بہت فکر مند ہیں، خاص طور پر منیٰ میں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حج کا موسم انتہائی گرم حالات میں ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو پچھلے سال پیش آنے والے اس افسوسناک حادثے کا بھی علم ہے، جس میں بڑی تعداد میں لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، اس لیے ہم نے دیکھا کہ سعودی حکام کی جانب سے تشویش جائز ہے لیکن اس کے باوجود حکومت نے مسلسل سعودی حکام کے ساتھ یہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کو کوٹہ یا اس کا کچھ حصہ استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اور اس معاہدے کے نتیجے میں یہ کوٹہ مختص کیا گیا۔ جس کے تحت سعودی وزارت حج نے منیٰ میں موجودہ دستیابی کی بنیاد پر مزید 10,000 عازمین حج کی رجسٹریشن کی سہولت فراہم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ مصری نے مزید کہا، وزارت اقلیتی امور مشترکہ حج گروپ آپریٹرز کے ساتھ رابطے میں ہے تاکہ انہیں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار کیا جا سکے اور ہم مستقبل قریب میں اس کی سہولت فراہم کرنے کے منتظر ہیں۔ ہم یقینی طور پر سعودی حکام کے اس اقدام کو سراہتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ رابطے میں ہیں کہ وہ مزید حجاج کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے جو بھی اقدامات اٹھا سکتے ہیں۔

जन शिकायतों का हो समाधान,
सरकार कर रही सर्वजन की राह आसान

खाद्य, सार्वजनिक वितरण एवं उपभोक्ता मामले विभाग, झारखण्ड सरकार द्वारा झारखण्ड के सभी जिलों के लिए जनहित में लोक शिकायत प्रबंधन प्रणाली (PGMS), कॉल सेंटर के माध्यम से लागू की गई है।

- PHH/AAY कार्ड बनवाने एवं नाम जुड़वाने से संबंधित
- सफेद कार्ड बनवाने, नाम जुड़वाने एवं रद्द करवाने से संबंधित
- ग्रीन कार्ड बनवाने, नाम जुड़वाने एवं रद्द करवाने से संबंधित
- राशन कार्ड की प्रविष्टियों में सुधार से संबंधित
- PHH/AAY राशन कार्ड रद्द करने से संबंधित
- धोती साड़ी योजना से संबंधित
- दाल-भात योजना से संबंधित
- नमक वितरण योजना से संबंधित
- चीनी वितरण योजना से संबंधित
- चना दाल वितरण योजना से संबंधित
- एक राष्ट्र एक राशन कार्ड योजना (ONORC) से संबंधित
- धान अधिप्राप्ति योजना से संबंधित
- पदाधिकारी के विरुद्ध शिकायत
- डीलर के विरुद्ध शिकायत
- DSD ट्रांसपोर्टर के विरुद्ध शिकायत
- डीलर द्वारा दर्ज की गई शिकायत
- राशन कार्डधारी को कम राशन मिलने से संबंधित
- राशन कार्ड धारी को राशन नहीं मिलने से संबंधित
- राशन कार्डविहीन अन्न का अभाव से संबंधित
- विभागीय NIC/आहार पोर्टल से संबंधित
- बायोमेट्रिक मशीन (e-pos) से संबंधित
- राशन उठाव हो जाने पर मोबाइल में SMS नहीं आने से संबंधित
- E-KYC से संबंधित
- खाद्य, सार्वजनिक वितरण एवं उपभोक्ता मामले से संबंधित अन्य शिकायतें

राज्य के नागरिक उपरोक्त विषयों के संबंध में निम्न माध्यमों एवं निम्न नंबरों पर सोमवार से शनिवार (10am to 5pm) तक सम्पर्क कर अपनी शिकायत दर्ज करा सकते हैं।

1967 & 1800-212-5512
pgms.dfcajharkhand.in
+91-896-958-3111
pgms@dfcajharkhand.in

हेमन्त सोरेन
मुख्यमंत्री, झारखण्ड

PR-350448(Directorate of Food and Consumer Affairs)25-26

खाद्य, सार्वजनिक वितरण एवं उपभोक्ता मामले विभाग, झारखण्ड सरकार

1451 میں آج ہی کے دن 21/اپریل کو لودی خاندان کے بانی بہلول خان لودی دہلی کا بادشاہ بنا تھا

دوسرے اور آخری دن رانچی میں ایئر شو میں طیاروں کا حیرت انگیز کرتب

ضلعی انتظامیہ کے شاندار انتظامات کو حاضرین نے تہہ دل سے سراہا

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 اپریل: جھارکھنڈ میں رانچی کے نامکم واقع کھوجاٹولی آرمی گراؤنڈ میں آج دوسرے اور آخری دن نو طیاروں نے آسمان میں حیرت انگیز کرتب دکھائے۔ کبھی طیارہ نیچے جاتا اور کبھی آسمان پر بلند ہوتا اور ترنگا دھواں چھوڑ کر اڑتا رہا۔ راجدھانی رانچی کے لوگ سوریا کرن ایروبٹک ٹیم کی شاندار کارکردگی اور حیرت انگیز اسٹنٹ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس موقع پر رانچی کے رکن پارلیمنٹ اور مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے ایئر شو کو معجزانہ، ناقابل یقین اور ناقابل تصور قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے میں سوریا کرن ٹیم کے بہادر پائلٹوں کو سلام کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی قیادت میں ہمارا دفاعی شعبہ اختراعی، خودکفیل اور مضبوط ہوگیا ہے۔ یہ ایئر شو ایک سنگ میل تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ستمبر میں ہمیں ایسا ہی ایک اور شاندار نظارہ دیکھنے کو ملے گا۔ مسٹر سیٹھ نے کہا کہ 18 اپریل کو رانچی میں ژالہ باری کی وجہ سے ہمارے تین طیاروں کو نقصان پہنچا، جس کی وجہ سے سنیچر کو صرف چھ طیارے ہی ایئر شو میں حصہ لے سکے۔ اس دوران انہوں نے کہا، "یہ نیا ہندوستان ہے، نیا ہندوستان دہاڑتا ہے، یہ پیٹھ نہیں دکھاتا، آنکھیں نہیں جھکاتا، ہاتھ نہیں پھیلاتا، یہ وزیر اعظم نریندر مودی کا نیا ہندوستان ہے۔ آج بڑی تعداد میں لوگ ایئر شو دیکھنے کے لیے نامکم کے کھوجاٹولی آرمی گراؤنڈ پہنچے تھے اور ان کا جوش و خروش بھی زیادہ تھا۔ جب ہوائی جہاز کی گرج آسمان پر سنائی دی تو حاضرین نے فضا بھارت ماتا کی جئے کے نعروں سے بھر دی۔ شاندار پرفارمنس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ اس ایئر شو میں ہندوستانی فضائیہ کی ٹیم سوریا کرن نے اپنی شاندار کارکردگی سے سامعین کو مسحور کر دیا۔ ایئر شو سوریا کرن کی ٹیم نے اپنے طیاروں کی حیرت انگیز ایکروبیٹکس سے سب کو مسحور کر دیا۔ طیاروں کی شاندار ایکروبیٹکس نے حاضرین کو محظوظ کیا۔ سوریا کرن ٹیم نے اپنی منفرد کارکردگی سے سب کو متاثر کیا۔ پروگرام کامیابی سے مکمل ہوا۔ اس شاندار تقریب کو کامیاب بنانے میں ضلعی انتظامیہ نے اہم کردار ادا کیا۔ ان کی محنت اور لگن کی وجہ سے تقریب کا انعقاد کامیابی سے ہوا۔ سامعین کا تجربہ بہت خوشگوار رہا۔ ضلعی انتظامیہ کے شاندار انتظامات کو حاضرین نے تہہ دل سے سراہا۔ اس ایئر شو نے رانچی کے لوگوں کو ایک شاندار تجربہ فراہم کیا۔ طیاروں کی دہاڑ اور قلابازیوں نے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ آرمی گراؤنڈ کھوجاٹولی نامکم رانچی میں منعقدہ (ایئر شو) نے سوریا کرن ٹیم کی شاندار کارکردگی اور تمام لوگوں کی محنت کی وجہ سے اس ایونٹ کو یادگار بنا دیا۔ اس پروگرام میں وزیر مملکت برائے دفاع جناب سنجے سیٹھ، جھارکھنڈ ہائی کورٹ، رانچی کے معزز جج جناب آنند اسین اور جھارکھنڈ حکومت کے سینئر افسران، ڈپٹی کمشنر کم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، رانچی، شری منجوناتھ بھجنتری، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر، رانچی، شری دنیش کمار یادو، سب ڈویژنل افسر، شری کمار، ضلع مجسٹریٹ، اڈیشنل قانون اور قانون کے افسر، رانچی، شری کمار یادو موجود تھے۔ شری راجیشور ناتھ آلوک، پولیس سپرنٹنڈنٹ، دیہی، رانچی، شری سمیت کمار اگروال اور فوج اور ضلع کے سینئر افسران موجود تھے۔

دوروزہ ایئر شو کے اختتام پر سنجے سیٹھ نے باشندگان شہر کو دی مبارکباد، کہا!

یہ باشندگان جھارکھنڈ کیلئے تاریخی لمحہ

رانچی: دوروزہ ایئر شو رانچی میں اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر، مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے ایئر شو میں آنے والے لوگوں کا استقبال کیا، ان سے ملاقات کی اور بھارت ماتا کی جئے کے نعروں سے ان کا جوش بڑھایا۔ اپنے خطاب میں مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے کہا کہ یہ آج سے ایک نئی شروعات ہے۔ خطے کے نوجوانوں کے لیے تاکہ وہ بھی ہندوستانی فضائیہ کا حصہ بن سکیں۔ انہیں حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر قومی دفاع کے ساتھ ساتھ اپنے شہری فرائض کی ادائیگی کے قابل ہونا چاہیے۔ اپنی ذاتی زندگی میں نظم و ضبط، لگن اور بہادری سے بھرپور رہیں۔ یہ رانچی کے لوگوں سمیت پورے جھارکھنڈ کے لیے ایک تاریخی لمحہ تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب فضائیہ کے بہادر سپاہیوں نے میدان جنگ میں نہیں بلکہ رانچی کے آسمان پر اپنی بہادری، نظم وضبط اور جرات کا مظاہرہ کیا۔ اہل علاقہ کی جانب سے ایئر فورس فیملی کو مبارکباد اور شکریہ۔: جب ہمارے بہادر سپاہی جب آسمان ماپتے ہیں، تو بادل بھی راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ سوریا کرن ایروبک ٹیم نے آسمان پر جو نشان چھوڑا وہ رانچی کے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے نقش رہے گا۔ بھارتیہ فضائیہ کا یہ شو ناقابل فراموش ہوگیا۔ یہ جھارکھنڈ کا تاریخی شو تھا۔ جب سوریہ کرن کے بہادر آسمان پر قلابازی کا مظاہرہ کر رہے تھے تو نیچے بیٹھا ہجوم مسحور بھری سانسوں کے ساتھ دیکھتا رہا۔ یہ پروگرام کوئی فوجی قلابازیاں نہیں بلکہ بہادری، ہمت، تکنیک، باہمی ہم آہنگی اور خود اعتمادی کا مجموعہ تھا۔ مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے رانچی اپائے، رانچی ڈسٹرکٹ پولیس فورس اور رانچی کے تمام لوگوں کا اس تقریب کو کامیاب بنانے میں تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔

انجینئرنگ۔میڈیکل میں داخلے کے لئے فارم 6 مئی تک

داخلہ کے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ 20 اپریل (راست) بہار کمبائنڈ انٹرینس کمپٹیٹیو اکزام بورڈ (بی سی ای سی بی) کی طرف سے بہار کمبائنڈ انٹرینس کمپٹیٹیو اکزام بورڈ (بی سی ای سی بی) 2025 کے لئے تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بدھ کو نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد سے فارم بھرنے کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ 9 اپریل سے جاری فارم بھرنے کا یہ عمل 6 مئی تک جاری رہے گا۔ یہ باتیں امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدواروں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے بتایا کہ امیدوار چالان کے ذریعہ 7 مئی تک پیمنٹ کر سکیں گے۔ درخواست فارم میں 8 سے 9 مئی تک تصحیح کیا جا سکتا ہے۔ ایڈمٹ کارڈ 24 مئی کو جاری کئے جائیں گے۔ داخلہ امتحان 8 جون کو مقرر کیا گیا ہے۔ بی سی ای سی ای۔ 2025 کے تحت گریجویشن سطح کے زراعت، فارمیسی، فیزیوتھیراپی، بیچلر آف میڈیکل لیباریٹری ٹیکنالوجی، بیچلر آف آپریشن ٹیکنالوجی، بی ایس سی نرسنگ وغیرہ کورسوں میں داخلہ ہوگا۔ وہیں بہار کے انجینئرنگ کالجوں میں باقی سیٹوں پر بھی داخلہ اسی اسکور کی بنیاد پر ہوگا۔ جناب کریمی نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 38 سرکاری انجینئرنگ کالجوں میں 13675 سیٹیں ہیں۔ جے ای مین کے اسکور پر دو مرحلوں میں داخلہ ہوگا۔ سیٹیں خالی رہیں گی تو بی سی ای سی ای۔ 2025 کے تحت داخلہ ہوگا۔ جناب کریمی نے کہا کہ طلبا و طالبات ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقابلہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے حوصلہ کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو، آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آپ دل و جان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج

رانچی: نیا سرائے کے نور حسن اسٹیڈیم میں آج اتوار کو دو بجے سے وقف ترمیمی بل کے خلاف ایک عظیم الشان احتجاجی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی امارت شرعیہ جھارکھنڈ کے مفتی انوار قاسمی نے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے کہا ملک بھر میں اس بل کے خلاف احتجاج ہو رہے ہیں اسی طرح سے آج یہاں اس پروگرام کا انعقاد کر کے یہاں کے لوگوں نے بیدار ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اس بل کو مرکزی حکومت واپس لے، کیونکہ یہ بل ایک خاص فرقہ کو ذہن میں رکھ کر لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ پنداگ جامع مسجد کے امام مولانا رضوی نے کہا کہ یہ بل ہمیں کسی حال میں قبول نہیں ہے۔ اس موقع پر جے ایم ایم رہنما محمد کلام آزاد، انوار احمد، مولانا خورشید ندوی، مولانا سجاد ندوی اور سماجی کارکن سید عالم کے علاوہ سیکڑوں مرد و خواتین، بچے اور بزرگ اپنے اپنے ہاتھوں میں تختیاں لئے ہوئے تیز دھوپ کے باوجود گھنٹوں میدان میں بیٹھے رہے۔

ڈاکٹر سید یاسر حبیب حج بیت اللہ کے سفر پر روانہ

پٹنہ 20 اپریل (راست) شہر کے مقبول ترین ڈاکٹر و سرجن اور ایم ایس ایم اسپتال امارت شرعیہ کے ایکٹنگ سکریٹری جناب ڈاکٹر سید یاسر حبیب حج بیت اللہ کے سفر پر روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے حج بیت اللہ کے سفر پر جانے سے پہلے امارت شرعیہ کے دفتر اور امارت شرعیہ کے زیر نگراں چلنے والے اسپتال میں ایک دعائیہ مجلس کا انعقاد کیا گیا جس میں امارت شرعیہ بہار اڑیسہ و جھارکھنڈ کے کارکنان کے ساتھ ساتھ ایم ایس ایم اسپتال کے تمام کارکنان نے شرکت کی۔ دعائیہ مجلس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ امارت شرعیہ کے سکریٹری جنرل جناب قاضی محمد انظار قاسمی صاحب و قائم مقام ناظم جناب سعید الرحمن صاحب نے ڈاکٹر سید یاسر حبیب کو دلی مبارکباد دی اور کہا کہ بے شک ہر انسان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوتا ہے یقیناً اللہ انہیں کو اپنے گھر بلاتا ہے جنہیں وہ اپنا عزیز رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ بے شک قابل مبارکباد ہیں ڈاکٹر سید یاسر حبیب جنہیں اللہ نے یہ موقع عنایت فرمایا اور اپنے خاص بندوں میں سے ایک بنایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعاء ہیکہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے سفر حج کو آسان فرمائے اور ان کے حج کو قبول فرمائے۔ واضح ہو کہ وزارت اقلیتی امور حکومت ہند کی جانب سے حج 2025 کے لئے حاجیوں کو میڈیکل خدمات فراہم کرنے کے لئے ڈاکٹر سید یاسر حبیب کے ساتھ ساتھ آٹھ دیگر ڈاکٹرس کو بھی سفر حج پر بھیجا گیا ہے۔

پوسٹ مارٹم کیلئے قبر سے نکالی گئی بچے کی لاش

جدید بھارت نیوز سروس

گریڈیہہ،20 اپریل:۔ ایک 12 سالہ لڑکے کی مشتبہ حالات میں موت ہوگئی۔ بچے کی لاش کنویں سے ملی جسے نکالنے کے بعد لاش کو دفن کر دیا گیا۔ اب واقعے کے دوسرے روز پولیس نے لاش کو قبر سے نکال لیا ہے۔ یہ معاملہ تیسری تھانہ علاقہ کے بروادیہ کا ہے۔ متوفی 12 سالہ ساجن کمار (والد مرحوم درباری یادو) اس گاؤں کا رہنے والا تھا۔ دراصل اتوار کو ضلع انتظامیہ کو اطلاع ملی تھی کہ سنیچر کو بروادیہہ میں ایک بچے کا قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا گیا تھا، جسے گاؤں والوں اور اہل خانہ نے دفن کر دیا۔ اس اطلاع کے بعد انتظامیہ متحرک ہوگئی۔ اتوار کو تیسری کے بی ڈی او منیش رنجن اور تیسری تھانہ انچارج رنجے کمار فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ اہلکاروں کی موجودگی میں قبر کھود کر لاش نکالی گئی۔ اس دوران اہلکاروں نے متوفی کی ماں کے ساتھ ساتھ گاؤں کے لوگوں سے بھی بات کی۔ ماں نے زیادہ نہیں بتایا لیکن گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ کل تین بچے کنویں میں نہا رہے تھے کہ اسی دوران ساجن ڈوب کر ہلاک ہوگیا۔ یہاں، گاؤں والوں سے بات کرنے کے بعد اہلکار اس کنویں پر گئے جہاں ڈوبنے کا واقعہ بتایا گیا ہے۔ یہاں کنویں میں پانی کی حالت دیکھی گئی۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ اگر قریب ہی ندی ہے تو یہاں بچے کیوں نہا رہے تھے۔ ادھر کھوری مہوا کے ایس ڈی پی او راجیندر پرساد نے کہا کہ پولیس بچے کی موت اور تدفین کی اطلاع ملنے کے بعد گئی تھی۔ لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کرایا جائے گا۔ ٹھیک ہے، ابتدائی طور پر معاملہ ڈوبنے سے موت کا لگتا ہے۔

دیوگھر میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو توڑنے کی کوشش

شدید ہنگامہ آرائی کے درمیان وزیر حفیظ الحسن موقع پر پہنچے

جدید بھارت نیوز سروس

دیوگھر،20 اپریل:۔ آئین ساز بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی مورتی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہ واقعہ ہفتہ کو دیوی پور تھانہ علاقہ کے پریار پور گاؤں میں پیش آیا۔ جہاں سماج دشمن عناصر نے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی مورتی کے کئی حصوں کو نقصان پہنچایا۔ مورتی کو نقصان پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگ مشتعل ہوگئے اور پولیس اور انتظامیہ سے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس پی اشوک سنگھ نے موقع پر پہنچ کر مشتعل لوگوں کو سمجھایا۔

باباصاحب کا مجسمہ دوبارہ بنے گا: آرجے ڈی ایم ایل اے

دیوگھر کے آرجے ڈی ایم ایل اے سریش پاسوان بھی مجسمے کی بے حرمتی پر ناراض لوگوں کو پرسکون کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان پہنچے۔ انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ بابا بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو دوبارہ تعمیر کیا جائے گا اور آس پاس کی زمین حاصل کر کے مجسمہ کو شاندار شکل دی جائے گی۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا چھوٹا مجسمہ بنایا گیا تھا۔ جسے بعد میں ایک عظیم الشان شکل دینے کے بارے میں کہا گیا۔ لیکن اس سے پہلے ہی کچھ سماج دشمن عناصر نے مورتی کو نقصان پہنچایا۔ جس کے بعد اہل علاقہ نے کافی دیر تک ہنگامہ کیا۔ لوگوں نے پولیس سے ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

وزیر حفیظ الحسن موقع پر پہونچے

جیسے ہی وزیر حفیظ الحسن انصاری کو اس واقعہ کی اطلاع ملی، وہ خود دیوپور کے رامودیہ پنچایت کے باریار پور گاؤں پہنچے اور لوگوں سے ملاقات کی۔ وزیر نے مقامی لوگوں سے ملاقات کی اور پورے واقعہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ مورتی کی بے حرمتی کے معاملے پر انہوں نے ڈی سی اور ایس پی کو ہدایت دی ہے کہ جو بھی اس واقعہ کو انجام دیا ہے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اسے قانون کے تحت سخت ترین سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی عظیم شخصیت کے مجسمے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

RIMS ڈائریکٹر کی برطرفی پر وزیر صحت عرفان انصاری کی وضاحت

کہا: افسر کا تبادلہ اور تعیناتی میری ذمہ داری ہے

جدید بھارت نیوز سروس

جامتاڑا، 20 اپریل:۔ وزیر صحت عرفان انصاری نے رمز ڈائریکٹر کو ہٹانے کے سوال پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ وزیر صحت نے کہا کہ محکمہ صحت ان کا اپنا محکمہ ہے۔ کسی بھی افسر کی ٹرانسفر پوسٹنگ اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی ان کے محکمے میں مداخلت کرے گا تو اسے برداشت نہیں کریں گے۔ وزیر عرفان انصاری نے بی جے پی پر قبائلی مسلمانوں اور عیسائیوں کی زمینیں بیچنے کی سازش کا الزام لگایا ہے۔

ہم صحت کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں

وزیر صحت عرفان انصاری نے میڈیا کو بتایا کہ وہ جھارکھنڈ کے صحت کے نظام کو بہتر اور بہتر بنانے کی سمت کام کر رہے ہیں۔ اچھا کام کرنے والا افسر رہے گا اور جو غلط کرے گا وہ ہٹا دیا جائے گا۔ کس کو رکھنا ہے اور کس کو نہیں رکھنا، یہ ان کی اور ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بی جے پی لیڈر سے پوچھا کہ یہ سب کہنے والا وہ کون ہے؟ پچھلے 18 سالوں میں بی جے پی نے ریاست میں نظام کو برباد کیا ہے اور عوام کو سڑکوں پر چھوڑ دیا ہے۔ وزیر صحت نے کہا کہ یہ ان کا خواب ہے کہ ریاست کا صحت کا نظام صحیح طریقے سے کام کرے۔

بی جے پی کے بیان پر جوابی حملہ

درحقیقت رمز ہسپتال کے ڈائریکٹر کو ہٹائے جانے کو لے کر اپوزیشن لیڈروں کے بیانات تیزی سے سامنے آرہے ہیں۔ بی جے پی لیڈر RIMS ڈائرکٹر کو ہٹانے کے بہانے ٹوئٹ اور بیانات دے کر اپوزیشن کے وزیر عرفان انصاری پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہاں وزیر عرفان انصاری نے کہا کہ محکمہ صحت کی ذمہ داری انہیں عوام اور وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے دی ہے۔ افسر کی ٹرانسفر پوسٹنگ اس کی ذمہ داری ہے۔ اس میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔ وزیر عرفان انصاری نے بی جے پی لیڈروں کو ٹوئٹر لیڈر بتایا ہے۔

بی جے پی پر مسلم اور عیسائی قبائل کی زمین بیچنے کی سازش کا الزام

وزیر صحت نے بی جے پی کے وزیر حفیظ الحسن کے شریعت پر بیان اور وقف بورڈ ترمیمی بل کو جھارکھنڈ میں لاگو نہیں کرنے کے بیان پر کھل کر بات کی۔ بی جے پی کے احتجاج پر وزیر عرفان انصاری نے کہا کہ وزیر بی جے پی نے نہیں بنایا۔ انہوں نے ایک بار پھر زور دے کر کہا کہ وقف بورڈ ترمیمی بل کو کسی بھی قیمت پر جھارکھنڈ میں لاگو نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بی جے پی کے خلاف سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ریلوے، سیل، بھیل اور ایئرپورٹ کو بیچنے کا کام کیا ہے۔ اب وہ مسلمانوں، قبائلیوں اور عیسائیوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے کی سازش کر رہی ہے، یہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ضلع کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ضلع دفتر میں اختتام پذیر

موجودہ صورتحال میں پارٹی کو مضبوط کرنا بے حد ضروری: برجندر پرساد

جدید بھارت نیوز سروس

دمکا، 20 اپریل: دمکا ضلع کانگریس کی ورکنگ کمیٹی ضلع صدر مہیش رام چندروشی کی صدارت میں دمکا ضلع کانگریس دفتر میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع انچارج برجیندر پرساد سنگھ بنیادی طور پر موجود تھے۔ کانگریس پارٹی کے تنظیم سازی کے پروگرام کے تحت آج ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جو پورے ہندوستان میں جاری ہے۔ ضلع انچارج برجیندر پرساد سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کی ہدایت پر ضلع کمیٹی کے ساتھ ساتھ ضلع صدر کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ بلاک کمیٹی کو وسعت دینے کے لیے ضروری ہدایات دی گئیں۔ ضلع کانگریس کی میٹنگ ہر مہینے کی یکم تا 15 تاریخ منعقد ہوتی ہے اور تمام ورکنگ ممبران کی حاضری کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح دمکا ضلع کے تمام 10 بلاکس میں 5 تاریخ کو ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں بلاک انچارج بنیادی طور پر موجود ہوں گے اور بلاک میں تخلیق کے پروگرام کو آگے بڑھائیں گے۔ اپریل سے جون تک 3 ماہ یا 100 دن کا ایک طے شدہ پروگرام دیا گیا ہے۔ کارکنان اپنا کام ایمانداری سے مکمل کریں گے۔ آنے والے دنوں میں آئین بچاؤ مہم چلائی جائے گی اور لوگوں کو شامل کر کے ایک بڑی ریلی نکالی جائے گی۔ ضلع صدر مہیش رام چندروشی نے تمام بلاک صدور اور بلاک انچارجوں کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے 5 تاریخ کو ہر بلاک میں میٹنگ کرنے اور لوگوں کے مسائل سننے، پارٹی کی تنظیم کو آگے لے جانے اور پارٹی کے پروگراموں کو صحیح سمت دینے کی اپیل کی۔ یہ کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ راہل گاندھی اور قومی صدر کھڑگے کے ذریعہ دیے گئے پروگراموں کو عوام تک لے جائیں۔ موجودہ حالات میں پارٹی کو منظم و مضبوط کرنا اور راہل گاندھی کے ہاتھ مضبوط کرنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح سے بھارتیہ جنتا پارٹی مسلسل غیر آئینی قوانین بنا رہی ہے اور آئین کو نقصان پہنچا رہی ہے، اسے روکنے کے لیے کانگریس کو منظم ہونا اور لوگوں کو جوڑنے کی ضرورت ہے۔ پروگرام کی نظامت ضلع جنرل سکریٹری سنجیت سنگھ نے کی۔ آج کی میٹنگ میں ریاستی سکریٹری عربی خاتون، پروفیسر منوج ایمبٹ، پریم ساہ، جگل کشور سنگھ، راجیو جیسوال، سبودھ پانڈا، سیتارام منڈل، سنیل ہیمبرم، وویک کمار، انوج کشواہا، آشیش سنگھ، مہادیو یادو، سمیت کئی کانگریسی بنیادی طور پر موجود تھے۔

منت پوری ہونے پر 'بلی' چڑھانے کے دوران حادثہ

بکرے کی بجائے ایک شخص کا ہاتھ کٹ گیا

جدید بھارت نیوز سروس

گوڈا،20 اپریل:۔ چھوریا بابا کا مندر ضلع میں قازیہ ندی کے قریب واقع ہے۔ مندر میں قربانی دیتے ہوئے حادثہ پیش آیا جس میں ایک شخص کی ہتھیلی کٹ گئی۔ پولیس نے زخمی شخص کو ہسپتال پہنچا دیا۔ دراصل، گوڈا ضلع ہیڈکوارٹر میں واقع گوڈا-پرپینتی روڈ پر قازیہ ندی کے کنارے چھوریا بابا کا مندر ہے۔ ہر منگل اور سنیچر کو لوگ پوجا کرنے آتے ہیں اور خواہشات پوری ہونے کے بعد بلی بھی چڑھاتے ہیں۔ سنیچر کے روز بھی ایک عقیدت مند اپنی خواہش پوری ہونے کے بعد بکرے کی بلی چڑھا رہا تھا۔ اس کے دوران بکرے کی بجائے ایک شخص کا ہاتھ تیز دھار ہتھیار کی زد میں آگیا۔ جس کی وجہ سے اس شخص کی ہتھیلی کٹ کر جسم سے الگ ہوگئی۔ واقعہ کے بعد اچانک افراتفری مچ گئی۔ زخمی کو فوری طور پر صدر ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ اس معاملے میں کوئی بھی براہ راست کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔ لیکن سب مانتے ہیں کہ لوگ نشے کی حالت میں تھے۔ عین ممکن ہے کہ اسی وجہ سے واقعہ پیش آیا ہو۔ اس معاملے کو لے کر مفصل تھانے کی پولیس نے پورے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ تھانہ انچارج بی کے ساہ نے بتایا کہ زخمی چیچو یادو کا صدر ہسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ ملزم منٹو یادو کی تلاش جاری ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ماضی میں بھی ایسا ہی ایک واقعہ ہو چکا ہے، جس میں ایک شخص کی جان جاتے جاتے بچ گئی تھی۔ مقامی لوگوں کے مطابق قریب ہی نشے کے عادی افراد کا اجتماع ہوتا ہے اور ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

جے ای ای مینس 2025 میں رحمانی 30 کی شاندار کارکردگی، گزشتہ تین سالوں پر سبقت

پٹنہ 20 اپریل 2025 (راست) رحمانی 30 اپنے تعلیمی سفر کو جے ای ای مینس 2025 میں شاندار نتائج کے ساتھ جاری رکھتے ہوئے ایک اور تعلیمی سنگ میل حاصل کر رہا ہے۔ اس سال 10 طلبہ نے 99 پرسنٹائل اور اس سے زیادہ حاصل کیے ہیں، جو پچھلے 3 سالوں کے ریکارڈ سے زیادہ بہتر ہے اور ادارے کی تعلیمی عمدگی اور مسلسل ترقی کی پختہ عزم کو ثابت کرتے ہیں۔ مجموعی کامیابی کے علاوہ، سبجیکٹ وائز کامیابیاں بھی ادارے کی تعلیمی طاقت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔ حیرت انگیز طور پر 20 طلبہ نے فزکس میں 99 پرسنٹائل اور اس سے زیادہ حاصل کیے، 13 نے کیمسٹری میں اور 12 نے ریاضی میں۔ یہ کامیابیاں رحمانی 30 کے جامع تعلیمی تیاری اور ذاتی نوعیت کی رہنمائی کی عکاسی کرتی ہیں۔

جے ای ای مینس 2025 کے نتائج کے اعداد و شمار:

فزکس 99+ پرسنٹائل-20

کیمسٹری 99+ پرسنٹائل-13

ریاضی 99+ پرسنٹائل-12

تمام سبجیکٹس میں 99+ پرسنٹائل-10

جے ای ای مینس کی اہمیت

جے ای ای مینس صرف ایک داخلہ امتحان نہیں ہے، بلکہ یہ ایک قومی معیار ہے جو ذہنی گہرائی، مستقل مزاجی، اور مسابقتی جذبے کو پرکھتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنا نیشنل انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنالوجی (NITs) اور انڈین انسٹی ٹیوٹس آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (IIITs) جیسے اعلیٰ انجینئرنگ کالجوں کے دروازے کھولتا ہے، اور کئی طالب علموں کے لیے جے ای ای ایڈوانس کے ذریعے آئی آئی ٹیز (IITs) کا راستہ بھی ہے۔ رحمانی 30 کے طلبہ کی غیر معمولی کامیابیاں ادارے کی توجہ مرکوز تعلیمی ماحول اور اس کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہیں کہ وہ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو کامیابی کے نئے راستوں پر رہنمائی فراہم کر رہا ہے۔

وقف قانون کے خلاف مانڈر میں سینکڑوں لوگوں کا اجتماع

یہ قانون نہیں بلکہ مسلم مذہب اور ان کے ثقافتی حقوق پر حملہ ہے: شمشیر عالم

بندھوتر کی اور سریش بیٹھا کو پیش کیا گیا میمورنڈم

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 /اپریل: جھارکھنڈ تنظیم اور مومن کانفرنس کے ذریعہ منعقدہ تحفظ وقف کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ پروگرام کی صدارت جھارکھنڈ تنظیم کے مرکزی ترجمان ثاقب اسلام نے کی اور نظامت مومن کانفرنس کے ضلع صدر محمد تمیم نے کی۔ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اقلیتی کمیشن کے نائب صدر اور جھارکھنڈ تنظیم کے مرکزی صدر شمشیر عالم نے کہا کہ مرکزی حکومت کے ذریعہ لائے گئے سیاہ قانون کے خلاف میں پورے ملک کے مسلم برادری احتجاج کر رہے ہیں۔ کیونکہ وقف ترمیمی ایکٹ 2025 مسلم برادری کے مذہب اور ثقافتی حقوق پر حملہ ہے۔ جسے ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کی مخالفت کیلئے آندولن کی شروعات کی گئی ہے۔ سبھی لوگوں سے اپیل ہے کہ جب یہ قانون واپس نہیں لیا جاتا تب تک پر امن طریقے سے احتجاج کریں۔ شمشیر عالم نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ ایک سازش کے تحت ہماری برادری پر ظلم کر رہی ہے۔ یہ مظاہرے رانچی کے دیگر حصوں میں بھی دیکھے گئے، جہاں مسلم کمیونٹی کے لوگوں نے وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کے خلاف آواز اٹھائی۔ مظاہرین نے کہا کہ یہ قانون آئین اور مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ سابق وزیر بندھوتر کی اور کانکے کے ایم ایل اے سریش کمار بیٹھا کو میمورنڈم پیش کیا گیا۔ میمورنڈم کے ذریعے وقف ایکٹ کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ پروگرام کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی اور وقف ایکٹ دونوں کی مخالفت کی گئی۔ جس میں جھارکھنڈ حکومت کے سابق وزیر بندھوتر کی، ایم ایل اے سریش کمار بیٹھا اور اقلیتی کمیشن کے نائب صدر شمشیر عالم نے بھی شرکت کی۔ بندھوتر کی نے کہا کہ وقف بورڈ ایکٹ کو کسی بھی حالت میں جھارکھنڈ میں لاگو نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ کی وجہ سے پرتشدد واقعات ہو رہے ہیں۔ لوگ جان کی بازی ہار رہے ہیں۔ یہ سبھی لوگ جانتے ہیں۔ بنگال میں مسلسل پرتشدد واقعات ہو رہے ہیں۔ لوگ جان کی بازی ہار رہے ہیں۔ جھارکھنڈ میں بھی لوگ ناراض ہیں۔ سریش کمار بیٹھا نے کہا کہ سب کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ کسی کو تکلیف دینا اچھی بات نہیں۔ اس موقع پر آل مسلم یوتھ ایسوسی ایشن کے لیڈر ایس علی، سابق وزیر بندھوتر کی، ضلع کونسل کے رکن عادل عظیم، رانچی ضلع دیہی اقلیتی کانگریس کے صدر شمیم اختر، انجمن اسلام کے صدر نور اللہ حبیب ندوی، یوتھ صدر شمش الشیخ کے علاوہ سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

ریاستی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کل

سپریم کورٹ پر نشی کانت دوبے کا تبصرہ غیر آئینی اور جمہوریت کے بنیاد ستون پر حملہ: پردیپ یادو

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 /اپریل: ریاستی کانگریس صدر کیشو مہتو کملیش اور کانگریس لیجسلیچر پارٹی لیڈر پردیپ یادو نے ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں کیشو مہتو کملیش نے بتایا کہ بیلگامی کنونشن اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں لیے گئے فیصلے کی روشنی میں 40 روزہ آئین بچاؤ مہم اور دیگر نکات کا مکمل جائزہ لینے کے لیے ریاستی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ 22 اپریل کو طلب کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست، ضلع اور اسمبلی سطح پر آئین بچاؤ ریلی کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں پروگراموں کا تفصیلی خاکہ تیار کیا جائے گا۔ کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر پردیپ یادو نے کہا کہ کانگریس حکومت بی جے پی ایم پی نشی کانت دوبے کے سپریم کورٹ اور چیف جسٹس سنجیو کھنہ کے بارے میں دیے گئے بیان کی سخت مذمت کرتی ہے۔ ان کا بیان اشتعال انگیز اور غیر آئینی ہے جو کہ گہری تشویش کا باعث ہے۔ ان کے تبصرے نہ صرف توہین آمیز ہیں بلکہ جمہوریت کے بنیادی ستون پر بھی براہ راست حملہ ہے۔ یہ بیان صرف عدلیہ کی توہین نہیں بلکہ آئینی اداروں کو دھمکانے اور عدلیہ کی آزادی چھیننے کی کوشش ہے۔ ان کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ یہ بی جے پی قیادت کے کہنے پر دیا گیا ہے، کانگریس کا ماننا ہے کہ ایسا بیان قیادت کی رضامندی کے بغیر کوئی رکن اسمبلی نہیں دے سکتا۔ یہ بی جے پی کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ یہ بیان ملک میں عداوت اور نفرت پھیلانے اور ملک کو انتشار کی طرف دھکیلنے والا ہے۔ اتنے بڑے بیان سے پارٹی کو کنارے لگا کر بی جے پی معاملے سے ہاتھ دھونے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے بعد نشی کانت دوبے کی طرف سے سپریم کورٹ کے اختیار کے بارے میں ڈینگیں مارنا لاعلمی اور کم علمی کی علامت ہے۔ آرٹیکل 13 اور آرٹیکل 25 سمیت آئین کے کئی حصے سپریم کورٹ کو آئین کی بنیادی جذبے کے خلاف بنائے گئے کسی بھی قانون پر نظر ثانی کا اختیار دیتے ہیں۔ اسی طرح کے کیس کا فیصلہ 1973 میں کیسوانند بھارتی بمقابلہ ریاست کیرالہ کے معاملے میں 13 ججوں کی بنچ نے پہلے ہی کیا تھا۔ یہ بیان ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ کانگریس آئین، جمہوریت اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے پابند عہد ہے۔ کانگریس آئین کے تحفظ کے لیے لڑتی رہی ہے اور آگے بھی لڑتی رہے گی۔ سپریم کورٹ کے حوالے سے کہی گئی باتیں توہین عدالت ہیں، یہ فوجداری رٹ کا کیس ہے، ضرورت پڑی تو عدالت سے رجوع کیا جائے گا۔ اگر بی جے پی واقعی اس بیان سے خود کو دور کرنا چاہتی ہے تو اسے اپنے ایم پی کو برخاست کر دینا چاہیے، وزیر اعظم اور بی جے پی لیڈروں کو ملک سے معافی مانگنی چاہیے، تب ہی یقین کیا جا سکتا ہے کہ بی جے پی اس سے دور ہے۔ پریس کانفرنس میں ایم ایل اے سریش بیٹھا، انادی برہما، راکیش سنہا، ستیش پال مجنی، سونال شانتی، گجیندر سنگھ راجن ورما بھی موجود تھے۔

پولرائزیشن اور امتیاز بی جے پی اور مرکزی حکومت کی بنیادی پالیسی

نشی کانت دوبے اپنے جوش، متضاد بیانات اور بے بنیاد دلائل سے حکومت کا دفاع نہیں کر سکتے: بندھوتر کی

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 /اپریل: سابق وزیر، جھارکھنڈ حکومت کی رابطہ کمیٹی کے رکن اور جھارکھنڈ پردیش کانگریس کمیٹی کے ایگزیکیٹو صدر بندھوتر کی نے کہا ہے کہ تمام مذاہب، ذاتوں اور برادریوں کے لوگوں میں پولرائزیشن اور امتیاز کو فروغ دینا بھارتیہ جنتا پارٹی اور مرکزی حکومت کی بنیادی پالیسی بنتی جا رہی ہے، جو کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کا نظریہ ہے۔ شری تر کی نے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے اس الزام کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ مذہبی جنگ کو ہوا دے رہی ہے۔ اپنے متضاد اور بے بنیاد بیانات، آئینی دفعات کی غلط تشریح اور لسانی اشتعال انگیزی سے دوبے جی مودی حکومت اور بھارتیہ جنتا پارٹی کو نہ تو بچا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہندوستانی عدلیہ پر حملہ بول سکتے ہیں۔ بندھوتر کی نے کہا کہ ہندوستان کی تاریخ اور ہماری بنیادی نوعیت ہمدردی، رواداری اور باہمی دوستی کی ہے جہاں تمام مذاہب کے لوگوں کے درمیان باہمی ہم آہنگی ہے اور ایک دوسرے کے مذہب یا مذہبی روایات کو احترام کی نگاہ سے دیکھنا ہماری پہچان ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے کہا کہ ہمارا آئین بھی اسی جذبے سے متاثر ہے اور قانون ساز اسمبلی کے ارکان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ایسی صورت حال آئے گی جب سپریم کورٹ کی طرف سے آئین کے حق میں کہی گئی باتوں اور اس بنیاد پر کیے گئے فیصلوں پر حکومت، اس کے ارکان اور بنیادی طور پر ایگزیکٹو کی طرف سے اتنی سخت تنقید کی جائے گی جس سے ہماری جمہوریت کی جڑیں کمزور ہو جائیں گی۔ بندھوتر کی نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور کوئی بھی آئین سے بالاتر نہیں ہے۔ آئین کے آرٹیکل 53 کے مطابق صدر کو جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اسے نبھانا ہے جبکہ دوسری طرف سپریم کورٹ بھی ایک آئینی ادارہ ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمارے آئین کو غیر جانبداری سے نافذ کرے۔ مسٹر تر کی نے کہا کہ اس بنیادی آئینی ستون کے برعکس نائب صدر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھن کھڑ نے جس انداز میں سپریم کورٹ پر تنقید کی ہے اور اس کے بعد کرن رجیجو، من مشرا، نشی کانت دوبے اور کچھ دیگر وزراء، ممبران پارلیمنٹ اور لیڈروں کے بیانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں کے ذریعہ بہکاوے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ جس سے نہ صرف بھارتیہ جمہوریت کی جڑیں کمزور ہوں گی، بلکہ یہ سپریم کورٹ اور ہمارے آئین کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہے جو کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

عدلیہ پر حملہ بی جے پی کی فاشسٹ سوچ کی علامت: ڈاکٹر عرفان انصاری

رانچی، 20 اپریل (یو این آئی) جھارکھنڈ حکومت کے وزیر اور کانگریس کے سینئر لیڈر ڈاکٹر عرفان انصاری نے گڈا سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے پر سپریم کورٹ کے خلاف ان کے ریمارکس پر سخت حملہ کیا۔ ڈاکٹر انصاری نے آج امتاڑا میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں اسے ہندوستانی جمہوریت، آئین اور عدلیہ کے وقار پر براہ راست حملہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نشی کانت دوبے کا بیان نہ صرف سپریم کورٹ کے وقار کو ٹھیس پہنچانے والا ہے بلکہ یہ جمہوریت کی بنیاد کو بھی ہلانے والا ہے۔ بی جے پی اب عدلیہ کو اپنی کٹھ پتلی بنانا چاہتی ہے۔ یہ بہت خطرناک اشارہ ہے۔ ڈاکٹر انصاری نے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر آج ملک نہیں جاگا تو بی جے پی آئین اور نظم و نسق کو بھی خرید لے گی۔ یہ لوگ ذات پات کا زہر پھیلا کر عدلیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔ انہوں نے صدر اور لوک سبھا کے اسپیکر سے مطالبہ کیا کہ نشی کانت دوبے کو فوری طور پر رکن پارلیمنٹ کے عہدے سے برخاست کیا جائے اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے تین بڑے آئینی اداروں یعنی مقننہ، ایگزیکٹو اور عدلیہ کے درمیان توازن برقرار رکھنا ضروری ہے اور اگر عدلیہ پر ہی حملہ ہوگا تو جمہوریت کا کوئی مطلب نہیں رہے گا۔ اس موقع پر کانگریس کی جامتاڑہ ضلع صدر دیپیکا بسرا، سینئر لیڈر اجیت دوبے، وجے دوبے، نند کشور سنگھ، کرالی چرن سرخیل، نشا پتی ہنسدا، بیربل انصاری، ہرادھن بھوئی، شاہد سمیت بڑی تعداد میں کارکنان اور پارٹی عہدیدار موجود تھے۔

وقف ترمیمی ایکٹ مسلمانوں کی مذہبی خود مختاری کی خلاف ورزی کرتا ہے: ایس علی

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 /اپریل: رانچی کے مزما (مانڈر) علاقے میں منعقدہ "تحفظ وقف کانفرنس" میں آمیا سنگٹھن کے صدر ایس علی نے وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کو ہندوستانی مسلمانوں کی مذہبی خود مختاری اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا۔ ایس علی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ترمیم نہ صرف وقف املاک کی خود مختاری کو ختم کرتی ہے بلکہ مسلمانوں کے مذہبی اور سماجی ڈھانچے میں بھی براہ راست مداخلت کرتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی طرف سے لائے گئے اس قانون سے وقف بورڈ کی آزادی ختم ہو جائے گی اور مذہبی اداروں کا کنٹرول بیرونی مداخلت کا شکار ہو جائے گا۔ انہوں نے خبردار بھی کیا کہ اگر حکومت نے اس قانون کو واپس نہ لیا تو ملک بھر میں احتجاج کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں وقف اداروں کے نمائندوں، مقامی لوگوں اور دانشوروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سبھی نے متفقہ طور پر وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 25 اور 26 کے خلاف ہے۔

نشی کانت دوبے کا سپریم کورٹ پر تبصرہ عدلیہ پر براہ راست حملہ: تنویر احمد

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 /اپریل: سماجی کارکن تنویر احمد نے کہا کہ جھارکھنڈ سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں جو بیان دیا، جس میں انہوں نے کہا کہ "ملک میں ہونے والی تمام خانہ جنگیوں کے لیے چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ ہی ذمہ دار ہیں" انتہائی خطرناک، انتہائی قابل اعتراض، غیر آئینی اور عدلیہ پر براہ راست حملہ ہے۔ یہ براہ راست عدلیہ کی توہین ہے۔ انہوں نے اپنے بیان سے آئین کا قتل کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی سپریم کورٹ اور اس کے چیف جسٹس پر ایک رکن پارلیمنٹ کا اس طرح کا اشتعال انگیز، قابل اعتراض، توہین آمیز بیان اور بے بنیاد الزام نہ صرف ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد کو کمزور کرتا ہے بلکہ یہ آئین کو تباہ اور خراب کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ میں اس بیان کی سخت مذمت کرتا ہوں اور نشی کانت دوبے کو پارلیمنٹ سے فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ یہ بیان نہ صرف عدلیہ بلکہ پورے ملک کی سالمیت اور اتحاد پر حملہ ہے۔ ساتھ ہی، میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، لوک سبھا کے اسپیکر اور سپریم کورٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس خطرناک اور اشتعال انگیز تبصرے کا نوٹس لیں اور نشی کانت دوبے کے خلاف سپریم کورٹ کی توہین اور غداری جیسی سنگین دفعات کے تحت قانونی کارروائی کریں۔ میرا ماننا ہے کہ یہ کوئی عام سیاسی بیان نہیں ہے بلکہ ملک کے عوام کو عدلیہ کے خلاف اکسانے کی دانستہ کوشش ہے۔ ایسے شخص کو رکن اسمبلی رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر سخت ایکشن لیتے ہوئے تاحیات الیکشن لڑنے پر پابندی لگائی جائے۔ یہ بیان معافی کے قابل بھی نہیں ہے۔ ہمارا ملک آئین کے تحت چلتا ہے، اور سپریم کورٹ آئین کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر سپریم کورٹ پر ہی سوالیہ نشان لگا کر حملہ کیا جائے تو عام لوگوں کو انصاف کیسے ملے گا؟ یہ ملک کسی ایک پارٹی یا لیڈر کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کا ملک ہے۔

جھارکھنڈ اسپیس ایپلیکیشن سینٹر تکنیکی ترقی کا مرکز بن رہا ہے

اسرو کے ساتھ مل کر 31 پروجیکٹوں پر کام جاری

JSAC
JHARKHAND SPACE APPLICATION CENTRE
JHARKHAND

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 اپریل:۔ جھارکھنڈ اسٹیٹ اسپیس ایپلی کیشن سینٹر (JSAC) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) کے تعاون سے ریاست میں تکنیکی اختراع اور ترقی کا ایک نیا باب لکھ رہا ہے۔ مرکز اس وقت کل 31 منصوبوں پر کام کر رہا ہے، جس میں اعلیٰ تعلیم، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، زراعت، زمینی ریکارڈ اور دیہی ترقی سے متعلق اہم منصوبے شامل ہیں۔ JSAC موبائل ایپس اور ویب پر مبنی ایپلی کیشنز کے ذریعے کیمپس انفارمیشن سسٹم کو مضبوط بنانے پر کام کر رہا ہے۔ یہ اقدام ریاست میں اعلیٰ تعلیم کو تکنیکی اعتبار سے زیادہ جدید اور شفاف بنانے کی سمت میں سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔

اسرو کے ساتھ مل کر، آسمانی بجلی گرنے کے واقعات کی نگرانی اور پیش گوئی کرنے کا ایک نظام بھی تیار کیا جا رہا ہے، جو ڈیزاسٹر مینجمنٹ کو مزید موثر بنائے گا۔

ڈیجیٹل انڈیا مہم کے تحت، جے ایس اے سی زمینی ریکارڈ کو جدید بنانے، دیہاتوں کے کیڈسٹرل نقشوں کی ڈیجیٹائزیشن اور جیو ریفرینسنگ اور دیہی سڑکوں کی نگرانی کے منصوبے بھی چلا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ٹیلی کام کمپنیوں کو ریاست میں موبائل نیٹ ورک کی توسیع کے لیے زمین کے استعمال کا نقشہ بنا کر بھی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ اب جھارکھنڈ بھی خلا میں ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں حقیقی وقت میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دے گا۔ زرعی پیداوار کی پیشن گوئی، مٹی اور زمین کے کٹاؤ کی نگرانی اور زرعی موسمیات سے متعلق معلومات بھی سیٹلائٹ کے ذریعے فراہم کی جائیں گی۔ پینے کے پانی کی اسکیموں کی نگرانی اور انتظام، سرکاری رجسٹروں کے ڈیٹا کی ڈیجیٹلائزیشن، اور جی آئی ایس پر مبنی نگرانی کے نظام کے ذریعے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کو بھی جے ایس اے سی کے ذریعے مضبوط کیا جا رہا ہے۔ ان پروجیکٹوں کے ذریعے جھارکھنڈ تکنیکی بااختیار بنانے اور اسمارٹ گورننس کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

نیو پرائمری اسکول گڑھوت میں 15 دن سے مڈ ڈے میل بند

پانی کی پریشانی کی وجہ سے کھانا نہیں بن رہا: ہیڈ ماسٹر

جدید بھارت نیوز سروس

پلاموں، 20 اپریل:۔ ضلع کے مناتو بلاک کے نیو پرائمری اسکول گڑھوت میں 15 دنوں سے دوپہر کا کھانا (مڈ ڈے میل) بند کر دیا گیا ہے۔ ہیڈ ماسٹر رام سندر پرساد کے گھر ایم ڈی ایم کا سامان موجود ہونے کے بعد بھی ایسی صورتحال اس لیے پیدا ہو گئے۔ ایسے میں روزانہ دس بچے بھی اسکول نہیں آ رہے ہیں۔ پہلی سے پانچویں جماعت تک داخل ہونے والے بچوں کی تعداد 70 سے زائد ہے۔ جمعے کی دوپہر 12 بجے جب میں اس اسکول میں پہنچے تو دوپہر کا کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ ہیڈ ماسٹر نے پانی کی کمی کا حوالہ دیا لیکن حقیقت کچھ اور تھی۔ مقامی لوگوں اور بچوں نے بتایا کہ کافی عرصے سے دوپہر کا کھانا بند ہے۔ ہیڈ ماسٹر ایم ڈی ایم چاول، دالیں اور دیگر اشیاء گھر پر رکھتے ہیں اور اسے بیچ دیتے ہیں۔ مڈ ڈے میل کی تیاری نہ ہونے کی وجہ سے کبھی 8، کبھی 7 اور کبھی صرف 2 بچے اسکول آتے ہیں۔ اسکول میں ہیڈ ماسٹر سمیت دو اساتذہ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر اکثر اسکول سے غیر حاضر رہتا ہے۔ اسکول کی حالت میں کچھ بہتری اس وقت آئی تھی جب سیکنڈ ٹیچر کوشل کشور ڈانگی ہیڈ ماسٹر تھے۔ بی آر سی کا دفتر نیو پرائمری اسکول گڈھوت سے صرف 5 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ بی آر سی دفتر کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ مسلسل 15 دنوں سے دوپہر کا کھانا بند کر دیا گیا ہے۔ مڈ ڈے میل انچارج اس دفتر میں بیٹھتا ہے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ مڈ ڈے میل کا باقاعدہ معائنہ نہیں ہوتا، اس لیے سستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مناتو بلاک ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسر پرمیشور ساہو نے کہا کہ دوپہر کے کھانے کو روکنے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔

جھارکھنڈ کے سرکاری اسکول میں پرائیویٹ اسکول جیسا تجربہ!

پہلے ڈیمو کلاس کریں، پھر داخلہ لیں

جدید بھارت نیوز سروس

ہزاری باغ، 20 اپریل:۔ بڑے نجی تعلیمی اداروں کی طرح اب سرکاری اسکولوں کے اساتذہ بھی طلبہ کو اسکول سے جوڑنے کے لیے ڈیمو کلاسز کا انعقاد کر رہے ہیں۔ شاید، پروجیکٹ چرہی گرلز ہائی اسکول جھارکھنڈ کا پہلا ایسا سرکاری اسکول ہے جہاں اساتذہ اسکول میں طالبات کو داخل کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ استاد گاؤں اور قصبوں کا دورہ کر رہا ہے اور طلباء اور ان کے خاندانوں کو اسکول کی ڈیمو کلاسز کے بارے میں بتا رہا ہے۔

ورکنگ ڈیمو کلاس ماڈل

اساتذہ والدین سے وعدہ کر رہے ہیں کہ اگر اسکول کی طرف سے دی جانے والی تعلیم اچھی نہیں ہے تو وہ داخلہ نہ لیں۔ صورتحال یہ ہے کہ جن اسکولوں میں صرف چند طلبہ کو داخلہ ملتا تھا، ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اساتذہ کی محنت رنگ لے رہی ہے۔ ہزاری باغ کی ڈی سی نینسی سہائے نے بھی ان اساتذہ کے حوصلے بلند کرنے کی کوشش میں ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ڈیمو کلاس سے طلباء میں جوش و خروش بڑھ گیا

8 ویں بورڈ کے امتحان کے بعد بچے گھر پر ہی رہتے ہیں۔ نتائج آنے کے بعد وہ داخلے کی تیاری کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں بچوں کو وقت اور تعلیم کے صحیح استعمال سے آگاہ کرنے کے لیے ڈیمو کلاسز کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ڈیمو کلاسز بچوں کو اسکول اور وہاں فراہم کیے جانے والے تعلیمی نظام کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے طلباء اسکول آتے ہیں اور مکمل بے خوفی اور اعتماد کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ چرہی کے پراجیکٹ گرلز ہائی اسکول کی ڈیمو کلاس میں حصہ لینے والی طالبات بھی بہت پر جوش ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہائی اسکول میں پڑھنا مڈل اسکول میں پڑھنے سے الگ ہی خوشی ہے۔ اساتذہ مختلف اوقات میں مختلف موضوعات پر معلومات فراہم کرتے ہیں، اس طرح مطالعے میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

سرکاری اسکول میں پرائیویٹ اسکول جیسا تجربہ

بڑے بڑے نجی تعلیمی ادارے میں جہاں ڈیمو کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ طلباء کو پہلے بتایا جاتا ہے کہ انہیں کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔ اگر طالب علم مطمئن ہو جائے تو وہ ادارے میں داخلہ لے لیتا ہے۔ سرکاری سکولوں میں یہ روایت نہیں ہے۔ پروجیکٹ گرلز ہائی اسکول چرہی کی ٹیچر نے سچ کر دکھایا۔ ڈیمو کلاس کے نام پر طلباء کو بولی جانے والی انگلش، جنرل نالج اور سوشل اسٹڈیز کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء میں تعلیم کی طرف دلچسپی پیدا کرنے اور پڑھائی کو آسان بنانے کے لیے موسیقی کی کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ طلباء سے پوچھا جاتا ہے کہ اسکول کیسا ہے؟ طلباء مطمئن ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ اسکول میں داخلہ لے لیا۔

NTPC کے چٹی باریاتو کول پروجیکٹ میں ایک اور قدیم قبیلہ گیتا برہور کی موت

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 اپریل:۔ قدیم قبائلی برادری کے درگا برہور اور کیرانی برہور اس سے قبل NTPC کے چٹی باریاتو کوئلے کی کان کنی کے منصوبے کے لیے کان کنی کا کام کرنے والی کمپنی، Ritwik-AMR کی کان کنی کے منفی اثرات کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔ اب ایک بار پھر جمعہ کی دیر رات 34 سالہ گیتا دیوی برہور، بیوی ویفا برہور، ساکن پاگار برہور ٹولہ کی موت ہو گئی۔ متوفی کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ انہیں پچھلے کچھ دنوں سے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی اور خون کی الٹیاں بھی ہو رہی تھیں۔ اہل خانہ اسے شیخ بھکھاری میڈیکل اسپتال لے گئے، لیکن مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی۔ واضح رہے کہ مذکورہ منصوبہ اپنے افتتاح کے بعد سے ہی تنازعات کا شکار ہے۔ یہ الزام ہے کہ این ٹی پی سی نے کان کنی، ماحولیات اور عام لوگوں کے حفاظتی معیارات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلد بازی میں کان کنی کا کام شروع کیا تھا۔ جس کے بعد اب تک قدیم قبائلی برادری کے تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ گیتا برہور کی موت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب قومی انسانی حقوق کمیشن نے اس معاملے میں سخت کارروائی کی ہے۔ کمیشن نے سخت تبصرہ کیا ہے اور این ٹی پی سی کے سی ایم ڈی اور ہزاری باغ ڈی سی سے وضاحت طلب کی ہے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن نے کہا ہے کہ اگرچہ کان کنی این ٹی پی سی کے ذریعہ کی جا رہی ہے لیکن یہ جائز نہیں ہے۔ کیس کے حقائق اور مشترکہ معائنہ کمیٹی کی رپورٹ کمیشن کو یہ ماننے پر مجبور کرتی ہے کہ این ٹی پی سی اور ضلع انتظامیہ نے کان کنی کی سرگرمیوں کو برہور قبائلیوں کی زندگیوں اور بہبود پر ترجیح دی ہے۔ مسائل اور جان و مال کے نقصان کے باوجود چٹی باریاتو کان کنی پروجیکٹ میں کان کنی کا کام بلا روک ٹوک جاری ہے۔

ریلوے ٹکٹ گھوٹالہ: ہر 15 دن بعد بینک اکاؤنٹس سے ڈیٹا ملایا جا رہا ہے

جدید بھارت نیوز سروس

پلاموں، 20 اپریل:۔ ریلوے ٹکٹ گھوٹالے کا پتہ چلنے کے بعد، ہر 15 دن بعد ڈیٹا بینک اکاؤنٹ سے ملایا جا رہا ہے۔ ہر 15 دن بعد، ریلوے حکام بینکوں کا دورہ کرتے ہیں اور ٹکٹوں کی فروخت کی رقم کی تصدیق کرتے ہیں۔ جارسر ریلوے کے دھنباد ریلوے ڈویژن کے پلامو، گڑھوا اور لاتیہار کے علاقوں میں ریلوے ٹکٹ گھوٹالہ کا پتہ چلا ہے۔ ریلوے ٹکٹ گھوٹالے کے پورے معاملے میں الگ الگ ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ سی ٹی آئی وکاس کمار نے کہا کہ ہر 15 دن بعد بینک کھاتوں کو میچ اور مانیٹر کیا جا رہا ہے۔ دراصل، ریلوے ٹکٹوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم بینک کھاتوں میں جمع ہوتی ہے۔ پلامو اور گڑھوا کے علاقوں میں دو مختلف ایجنسیاں ریلوے ٹکٹوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو بینک میں جمع کرانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ ایجنسی کے لوگ سٹیشن سے پیسے اکٹھے کر کے ریلوے کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کراتے ہیں۔ ایجنسی نے رقم جمع کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو ملازم رکھا تھا۔ ملازمت کرنے والے افراد کو بائیکر کہا جاتا ہے۔ یہ بائیک سوار ٹکٹ کے پیسے لے کر بھاگ گئے۔ بائیک سواروں نے گڑھوا میں 2 کروڑ 16 لاکھ روپے، رمنا میں 1 لاکھ روپے، گڑھوا ٹاؤن میں 46 لاکھ روپے، لاتیہار کے بارواڈیہ میں 90 لاکھ روپے اور پلاموں کے ڈالتون گنج ریلوے اسٹیشن پر 12 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کی ہے۔ بائیک سواروں نے اس گھوٹالے کے لیے جعلی بینک واؤچر بھی تیار کیے تھے۔

اقوال زریں

دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو!
بہت جلد تم ماتم کدہ کی حقیقت کو
از خود تسلیم کرلو گے۔
(حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

روزنامہ جدید بھارت

سوموار ۲۱ اپریل ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۲ شوال المکرم ۱۴۴۶ھ

کیا انہیں سزا نہیں ملنی چاہیے؟

ملک کی عدالت عالیہ ملک کے آئین کی نگہبان ہے، اس میں کسی کو بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ جہاں تک یہ سوال اٹھانے کی بات ہے کہ ملک کا نظام عوامی جمہوری حکومت کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور چونکہ حکومت اکثریت کی بنیاد پر بنتی ہے تو اسے قانون بنانے کا اختیار ہے، کوئی اعتراض نہیں۔ حکومت قانون بنائے لیکن کوئی بھی قانون جو حکومت بنائے گی، وہ ملک کے عوام کے مفاد میں ہونی چاہیے، اگر حکومت کوئی ایسا قانون بناتی ہے، جس سے ملک کے کسی ایک طبقے کو اپنی حق تلفی کئے جانے کا احساس ہوتا ہے تو، تو ایسے قانون کے خلاف اس طبقے کو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں جا کر اپنے لئے انصاف مانگنے کا پورا حق ہے اور یہ حق اسے آئین کے ذریعے دیا گیا ہے۔ آئین نے عدلیہ کو ایسے قانون کا جائزہ لینے اور اس پر روک لگانے کا پورا حق حاصل ہے۔

پوری دنیا نے دیکھا کہ پچھلے برس ہمارے ملک کی عدالت عالیہ نے طویل سنوائی کے بعد مودی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے سیاسی پارٹیوں کیلئے خفیہ چندہ لینے کے قانون کو غیر آئینی قرار دے کر مسترد کردیا۔ سپریم کورٹ نے انتخابی بانڈ سکیم کو غیر آئینی قرار دے دیا۔ عدالت نے یہ فیصلہ اس لیے دیا کیونکہ یہ اسکیم شہریوں کے معلومات کے حق کی خلاف ورزی کرتی ہے، جس سے اظہار رائے کی آزادی متاثر ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ الیکٹورل بانڈ اسکیم میں شفافیت کا فقدان ہے اور یہ جاننا مشکل ہے کہ کس نے سیاسی جماعت کو چندہ دیا اور کتنا۔ اس کے علاوہ عدالت نے کہا کہ یہ اسکیم منی لانڈرنگ اور ٹیکس چوری کو فروغ دے سکتی ہے۔ اس فیصلے کا مطلب ہے کہ سیاسی جماعتیں اب انتخابی بانڈز کے ذریعے گمنام عطیات قبول نہیں کر سکتیں، جس سے شفافیت بڑھے گی اور شہریوں کو یہ جاننے کا حق حاصل ہوگا کہ کس نے سیاسی جماعتوں کو چندہ دیا ہے۔ پوچھا جاسکتا ہے کہ انتخابی بانڈ کا قانون بھی تو پارلیمنٹ میں حکومت نے ہی بنایا تھا، تب پھر سپریم کورٹ نے اس قانون کو کیوں مسترد کردیا؟ اس سوال کا سیدھا جواب یہ ہے کہ پارلیمنٹ میں حکومت کوئی بھی قانون بنالے، اگر کسی کو لگتا ہے کہ یہ قانون عوامی مفاد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ اسے عدالت میں چیلنج کرسکتا ہے اور عدالت سنوائی کر کے اس پر اپنا فیصلہ سنا سکتی ہے۔ الیکٹورل بانڈ کے قانون میں ایس اہی ہوا ہے۔

ابھی عدالت عالیہ کے سامنے وقف ترمیمی قانون 2025 کا مقدمہ ہے۔ 85 سے زائد تنظیموں، اداروں اور لوگوں نے اس قانون کے خلاف عدالت عالیہ میں عرضی داخل کی ہے اور پہلی سنوائی کے بعد عدالت عالیہ نے اس قانون کی کئی شقوں پر حکومت کے جواب داخل کرنے تک عارضی پابندی لگادی ہے۔ عدالت عالیہ کے اس قدم سے بی جے پی کا حکمران ٹولا بوکھلاہٹ کا شکار ہوگیا ہے۔ اور بی جے پی کے بڑے لیڈران سمیت ان کا پورا ٹرول گروپ عدالت عالیہ اور ملک کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال کرنے میں مصروف ہے، جو یقیناً ملک کی عدلیہ کی توہین ہے۔

جھارکھنڈ کے گوڈا سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک میں مذہبی جنگ بھڑکانے کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے۔ اس کے ساتھ ہی بی جے پی کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ دنیش شرما نے کہا کہ ہندوستان کے آئین کے مطابق کوئی بھی لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو حکم نہیں دے سکتا۔ ان دونوں رہنماؤں کے بیانات نے سیاست کو گرما دیا ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش نے کہا ہے کہ بی جے پی سپریم کورٹ کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم، بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کا بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ نشی کانت دوبے اور دنیش شرما کی طرف سے عدلیہ اور ملک کے چیف جسٹس کے بارے میں دیئے گئے بیانات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ گوڈا، بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے کہا تھا، "ملک میں مذہبی جنگ بھڑکانے کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے، سپریم کورٹ اپنی حدود سے باہر جارہی ہے، اگر ہمیں ہر چیز کے لیے سپریم کورٹ جانا ہے، تو پارلیمنٹ اور اسمبلی کا کوئی مطلب نہیں، انہیں بند کردینا چاہیے۔" اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اس ملک میں ہونے والی تمام خانہ جنگیوں کے ذمہ دار چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ صاحب ہیں۔" اس کے بعد اتر پردیش سے بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن دنیش شرما نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے سپریم کورٹ میں دیئے گئے بیان پر کہا کہ 'جب بابا صاحب امبیڈکر نے آئین بنایا تو اس میں مقننہ اور عدلیہ کے حقوق کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ پارٹی نے بی جے پی کے دونوں ممبران پارلیمنٹ کے بیانات سے خود کو الگ کرلیا ہے۔ پارٹی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر جے پی نڈا نے انسٹاگرام پر اس بارے میں پوسٹ کیا۔ انہوں نے لکھا، "بی جے پی ممبران پارلیمنٹ نشی کانت دوبے اور دنیش شرما کی طرف سے عدلیہ اور ملک کے چیف جسٹس پر جو بیانات دیئے گئے ہیں، ان سے بھارتیہ جنتا پارٹی کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ ان کے ذاتی بیانات ہیں، لیکن بی جے پی نہ تو ایسے بیانات سے متفق ہے اور نہ ہی کبھی ایسے بیانات کی حمایت کرتی ہے۔ بی جے پی ان بیانات کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہے۔" انہوں نے لکھا" بھارتیہ جنتا پارٹی نے ہمیشہ عدلیہ کا احترام کیا ہے اور اس کے احکامات اور تجاویز کو بخوشی قبول کیا ہے کیونکہ ایک پارٹی کے طور پر، ہم سمجھتے ہیں کہ سپریم کورٹ سمیت ملک کی تمام عدالتیں ہماری جمہوریت کا اٹوٹ حصہ ہیں اور آئین کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط ستون ہیں۔ میں نے ان دونوں کو اور باقی تمام لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسے بیانات نہ دیں۔"

سوال یہ ہے کہ نشی کانت دوبے اور دنیش شرما نے عدلیہ کی توہین کر کے جو جرم کیا ہے اس کیلئے کیا انہیں سزا نہیں ملنی چاہیے۔ بی جے پی صدر لاکھ کہتے رہیں کہ ان دونوں کے بیان سے بی جے پی کا کوئی لینا دینا نہیں ہے، اس سے ان دونوں کا جرم کم نہیں ہوجاتا۔

کانگریس پارٹی نے کھل کر ان کی مذمت کی ہے۔ کانگریس کے ترجمان جے رام رمیش نے ہفتہ کی رات صحافیوں کو بتایا کہ بی جے پی سپریم کورٹ کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "آئینی اہلکار، وزراء اور بی جے پی کے ممبران پارلیمنٹ بھی سپریم کورٹ کے خلاف بولنے میں مصروف ہیں۔ کیونکہ سپریم کورٹ بھی کہہ رہی ہے کہ قانون بناتے وقت آئین کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف نہ جائیں۔ اگر یہ آئین کے خلاف ہے تو ہم اس قانون کو قبول نہیں کرسکتے۔" "کانگریس پارٹی چاہتی ہے کہ سپریم کورٹ آزاد، غیر جانبدار ہو اور آئین کے ذریعہ اس کو دیئے گئے حقوق کا مکمل احترام کیا جائے۔ لیکن یہ بالکل واضح ہے کہ جان بوجھ کر مختلف آوازیں اٹھائی جارہی ہیں اور سپریم کورٹ کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انتخابی بانڈز سے لے کر وقف بورڈ تک، سپریم کورٹ نے حکومت سے کہا ہے کہ اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ غیر آئینی ہے۔"

اے آئی ایم آئی ایم کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے حیدرآباد میں ایک جلسہ عام میں کہا کہ بی جے پی 'عدالت کو دھمکی دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ" بی جے پی آئین کے حوالے سے دھوکہ دہی کی مرتکب ہو رہی ہے اور لوگوں کو ڈرا رہی ہے، مذہبی جنگ کی دھمکی دے رہی ہے۔ مسٹر مودی، ہمیں بتائیں کہ کون جنونی ہوگیا ہے؟ آپ اقتدار میں ہیں اور آپ کے لوگ جنونی ہو گئے ہیں اور اتنے جنونی ہو گئے ہیں کہ عدالت کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔" "مودی جی، اگر آپ نے دھمکیاں دینے والوں کو نہیں روکا تو ملک کمزور ہوجائے گا اور ملک آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

حکومتِ ہند کے وقف قانون کے امتیازی ہونے کی آٹھ وجوہات

ترجمہ: خورشید عالم داؤد قاسمی

(جناب ابھیشیک سنگھوی صاحب امریکہ کی صف اول کی "ہارورڈ یونیورسٹی" سے تعلیم یافتہ، سپریم کورٹ آف انڈیا کے سینئر وکیل، چار بار کے رکن پارلیمنٹ اور کانگریس پارٹی کے ترجمان ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ وقف ترمیمی بل 2025 کی ترامیم سے آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور وقف کے انتظامی معاملات میں مسلمانوں کی نمائندگی کو شدید طور پر محدود کردیا گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کے مضمون کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔)

اصلاحات کے نام پر متعارف کیے جانے والا "وقف (ترمیمی) ایکٹ 2024"، دراصل ایک پسماندہ قدم ہے جو آئینی ضمانتوں، مذہبی خودمختاری اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم عدالتی اصولوں کو کمزور کرتا ہے۔ یہ قانون سازی کے (ناجائز) تجاوز کی ایک واضح مثال ہے، جسے انتظامی کارکردگی کے پردے میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

پہلی وجہ: یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 25 اور 26، (اور) خاص طور پر آرٹیکل 26 کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے، جو نہ صرف مذہب کو آزادانہ طور پر ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق دیتا ہے؛ بلکہ مذہبی امور کو خودمختار انداز میں چلانے کا حق بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ حقوق مطلق نہیں ہیں؛ لیکن وہ اتنے کمزور بھی نہیں ہیں کہ قانون سازی کے ذریعے مذہبی اداروں کی خودمختاری کو بنیادی طور پر چھین لیا جائے۔

سپریم کورٹ نے آزادی کے ابتدائی دو عشرے ہی میں، رتی لال گاندھی اور تلکایت گوونداللال جی مہاراج جیسے مقدمات میں توثیق کی ہے کہ کوئی بھی ایسا قانون جو مذہبی گروہوں کو اپنے مذہبی امور خود چلانے کا حق (ان سے) چھین لے، وہ قانون آئین کے خلاف ہے۔ موجودہ ایکٹ کی بالکل وہی کوشش ہے۔

آئینی حقوق زیبائش کے لیے نہیں ہوتے ہیں کہ (وہ) صرف قانون کی کتابوں کی زینت بنے رہیں؛ جب کہ عملی طور پر انھیں باقاعدہ کمزور کیا جاتا رہے۔ یہ حقوق دراصل ریاستی مداخلت کے خلاف بنیادی پر تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ ان ضمانتوں کو نظر انداز کر کے،

تحریر: جناب ابھیشیک سنگھوی صاحب

صرف آئین کے حاشیے کو نہیں چھوتا؛ بلکہ آئین کی بنیاد پر حملہ کرتا ہے۔

دوسری وجہ: اس ایکٹ کی دفعہ 11 جمہوری شمولیت کو ریاستی وقف بورڈوں کی تشکیل میں عملی طور پر ختم کر دیتی ہے۔ اس دفعہ کے تحت سو فی صد ارکان کی تقرری ریاستی حکومت کی نامزدگی سے کرنے کی پابندی ہے۔ اس پورے عمل کو صرف ایک انتظامی کارروائی بنا دیتی ہے، جو (مسلم) برادری سے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق چھین رہا ہے۔

اگر پورا بورڈ ہی حکومت کا ایک توسیعی ادارہ بن جائے؛ تو ادارہ جاتی خودمختاری میں آخر کیا باقی رہ جاتا ہے؟

تیسری وجہ: یہ ایکٹ ایک عجیب و غریب صورت حال کی اجازت دیتا ہے کہ وقف بورڈ کے گیارہ میں سے کم از کم ممکنہ طور پر صرف تین ارکان مسلمان ہو سکتے ہیں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کسی ہندو مندر بورڈ میں غیر ہندو افراد اکثریت میں ہوں؟ یا کسی سکھ گردوارہ کمیٹی میں غیر سکھوں کا غلبہ ہو؟

یہ آئین کے آرٹیکل 26 میں محفوظ مذہبی خود انحصاری کے تصور کی صریح مسخ شدہ شکل ہے۔ ایسا بندوبست صرف غیر حساس ہی نہیں؛ بلکہ بنیادی طور پر آئینی برابری اور کمیونٹی کی عزت نفس دونوں کے خلاف ہے۔ قانون صرف الفاظ میں برابر نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ روح اور عملی طور پر بھی برابری کو یقینی بنائے۔ مساوات کو ایک ہاتھ سے نافذ کر کے، دوسرے ہاتھ سے حقوق چھین لینا کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔

چوتھی وجہ: یہ ترمیم وقف بورڈ کے ارکان سے، اپنے چیئرمین کو عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعے ہٹانے کا حق چھینتی ہے۔ یہ داخلی جمہوریت اور ادارہ جاتی جوابدہی کے اصول کی واضح طور پر توہین ہے۔

خودمختاری بغیر جوابدہی کہ بیکار ہے؛ لیکن خود مختاری کے بغیر جوابدہی جبر و استبداد ہے۔

پانچویں وجہ: پہلے (کی وقف ایکٹ) کی دفعات کے تحت، وقف بورڈ کے سی ای او کا مسلمان ہونا اور بورڈ کے دو مجوزہ ناموں میں سے (کسی ایک کا) منتخب ہونا ضروری تھا۔ (موجودہ) دفعہ پندرہ ان دونوں شرائط کو خارج کر چکی ہے۔ اس سے انتخاب میں کمیونٹی کا کردار تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ (اس کا) واحد مقصد ریاستی کنٹرول کو مزید مضبوط کرنا ہے، جہاں مقصد صرف کنٹرول، کنٹرول اور مزید کنٹرول ہے۔

جب دیگر مذہبی اداروں میں اسی نوعیت کا کردار کمیونٹی کی مرکزیت اور احترام کے ساتھ برقرار رہے؛ تو (یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ) صرف ایک کمیونٹی کو ہی ایسی کمی کیوں برداشت کرنی چاہیے؟ انتظامی سہولت کسی کے شناخت کو مٹانے کے لیے بہانہ نہیں بن سکتا ہے۔

چھٹی وجہ: مختلف ایکٹس، جیسے: کرناٹک ہندو مذہبی اداروں کا ایکٹ، شری جگن ناتھ مندر ایکٹ، ماتا ویشنو دیوی درگاہ ایکٹ، تمل نادو مذہبی اوقاف ایکٹ، کاشی وشوناتھ مندر ایکٹ، سکھ گردوارہ ایکٹ اور دیگر کئی ایکٹس اپنے متعلقہ مذہبی کمیونٹیوں کی خود مختاری کو برقرار رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی باہری افراد کو غالب کردار دینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

پھر کیوں مسلمانوں کے مذہبی اداروں کے ساتھ مختلف طریقے سے برتاؤ کیا جائے؟ کیا آئینی مساوات صرف ایک طرفہ راستہ ہے؟

ساتویں وجہ: یہ ایکٹ 'وقف بائی یوزر' کے اصول پر حملہ کرتا ہے، جس کی جڑ اسلامی روایات میں گہری ہے اور سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے رام جنم بھومی فیصلے میں اس کی تائید کی تھی۔ سپریم کورٹ نے یہ بات دوبارہ دہرائی ہے کہ بھی دستاویزات کی عدم موجودگی میں بھی وقف کو طویل عرصے سے عوامی مذہبی استعمال کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

اس اصول کو مستقبل میں غیر قانونی بنانے کی کوشش کر کے، یہ ایکٹ ایک خطرناک مثال قائم کرتا ہے کہ مذہبی اصولوں کو قانون کے ذریعے ختم کر دیا جائے، جو کہ واضح طور پر آئین کے خلاف سمجھا جائے گا۔

آٹھویں وجہ: دفعہ 3 ایک غیر واضح شرط متعارف کراتی ہے کہ جائیداد وقف کرنے والا شخص نہ صرف پانچ سال تک مسلمان ہونا چاہیے؛ بلکہ وقف کرنے میں کوئی "حکمت، تدبیر، جتن، چالاکی" استعمال نہ کی ہو۔ اس لفظ سے کیا مراد ہے؟ کون اس کی وضاحت کرے گا؟ کس بنیاد پر؟ یہ شرط انتظامی خود مختاری، ہراسانی اور لامتناہی قانونی مقدمات کے دروازے کھول دیتی ہے۔

اتنی مبہم، موضوعی اور ذاتی تشریح کی جانے والی اصطلاح، صرف وقف کا دعویٰ کرنے والے کو حکومتی محکموں کے لامتناہی بیوروکریسی کے دائرے میں گھماتی رہے گی۔ اس طرح قانون سازی میں ابہام، حادثاتی طور نہیں؛ بلکہ جان بوجھ کر کی جانے والی ایک تدبیر ہے۔ یہ مستقل عدم تحفظ پیدا کرتی ہے اور ریاستی اجازت پر مستقل انحصار قائم کرتی ہے۔

ان ترامیم کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ ایک کمیونٹی کے اپنے مذہبی امور کو خود چلانے کے حق میں کمی آئی ہے، اگر مکمل طور پر نہ مٹا دیا جائے۔ اس (ایکٹ) سے ایک خطرناک مثال قائم ہوتی ہے، جو ہندوستان کے ہر اقلیتی ادارے کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

آئین اکثریت کی منظوری کی شرط پر حقوق فراہم نہیں کرتا۔ یہ دراصل اکثریتی حکمرانی کے خلاف حفاظتی تدابیر کی جگہ ہے؛ تاکہ اقلیتی کے حقوق کو ریاستی طاقت کے بے جا استعمال سے بچایا جاسکے۔ یہ ایکٹ اصلاح نہیں؛ بلکہ انتقام ہے۔ یہ معقولیت نہیں؛ بلکہ انتقام ہے۔

جیسے ایک شاعر نے بڑے بلیغ انداز میں کہا ہے: "زمین میری ہے، گھر میرا ہے، عبادتیں میری ہیں، وراثت میری ہے--- پھر بھی جو کچھ پہلے سے میرا ہے، اس پر میرا حق ہونے کا مجھ سے ثبوت مانگا جاتا ہے۔" ایسی قانون سازی، جو اصلاحات کے پردے میں چھپی ہوتی ہے، نظام سے بے دخلی کے آلات بن جاتی ہے۔ یہ (اصلاحات) صرف اور صرف شکوک، تفریق، عدم اعتماد اور مایوسی پیدا کرتی ہیں۔

وقف پر حکومتی قبضے کے مہلک اثرات

گزشتہ سے پیوستہ

موجودہ صورتحال میں ایک اور خطرناک رجحان سامنے آرہا ہے وہ ہے مسلمانوں کی خاموشی یا کمزوری۔ بہت سے لوگ بدعنوانی کی خبریں سن کر یہ ماننے لگتے ہیں کہ واقعی حکومت کو کچھ کنٹرول حاصل ہونا چاہیے، تاکہ "نظم" قائم ہو سکے۔ لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ نظم کی آڑ میں کیا کچھ دائمی طور پر چھینا جارہا ہے۔ مسلمان اگر آج اپنی جڑوں کو نہ پہچانیں، اپنے اداروں کا دفاع نہ کریں، تو کل شاید وہ ان اداروں کو صرف کتابوں میں پڑھا کریں گے۔

اسی لیے اس وقت نہ صرف قانونی بلکہ علمی، فکری، سماجی اور دینی سطح پر اس تحریک کی ضرورت ہے جو وقف کی شناخت کو بچا سکے۔ علماء، وکلاء، مفکرین اور نوجوان نسل کو اس سازش کو بے نقاب کرنا ہوگا، جو ایک تہذیبی اثاثے کے خلاف کی جارہی ہے۔ وقف محض زمین کا معاملہ نہیں یہ عقیدے کا سوال ہے، تہذیب کا سوال ہے، اور امت کی خودمختاری کا سوال ہے

وقف کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے، اور یہ محض انتظامی معاملہ نہیں بلکہ ایک شرعی عبادت ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں وقف کے کئی عملی نمونے موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے خیبر کی ایک زمین کو اللہ کی راہ میں وقف کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ نہ وہ بیچی جائے، نہ کسی کو ہبہ کی جائے، اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہو۔ یہ بنیادی اصول تمام فقہاء نے تسلیم کیے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل سب کے ہاں وقف کی حیثیت مستقل، مقدس اور ناقابل تصرف ہے۔

جب کوئی زمین یا جائیداد اللہ کی راہ میں وقف کی جاتی ہے، تو وہ ملکِ خدا بن جاتی ہے، اور انسانی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہی طور پر وقف پر ریاست کا کنٹرول صرف نگہبانی یا عدالتی دائرے تک محدود ہو سکتا ہے، ملکیتی دائرے تک نہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ وقف ایکٹ، جو حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ وقف جائیدادوں کی نگرانی کے نام پر عملی قبضہ کرے، اسلامی فقہ کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔

اس میں شک نہیں کہ وقتاً فوقتاً وقف بورڈز میں بدعنوانی کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا علاج "قانونی قبضہ" ہے یا ادارہ جاتی اصلاح؟ اگر واقعی حکومت شفافیت چاہتی ہے تو وہ مسلمانوں کو خود اپنے اندر احتسابی نظام قائم کرنے کی اجازت دے، آزاد وقف عدالتیں قائم کی جائیں، علماء، وکلاء اور ماہرین پر مشتمل غیر سیاسی بورڈز تشکیل دیے جائیں، نہ کہ ان بورڈز کو سرکاری کارندوں کا اڈہ بنا دیا جائے، جو وقف کے حقیقی مقصد سے ناآشنا ہوں اور جن کی وفاداری اسلام سے نہیں بلکہ اقتدار سے جڑی ہو۔

یہ بھی غور طلب بات ہے کہ جس ملک میں بدعنوانی کا دائرہ پارلیمنٹ سے لے کر پنچایت تک پھیلا ہوا ہے، جہاں عدلیہ، پولیس، اور تعلیم جیسے بنیادی ادارے بھی کرپشن کی زد میں ہیں، وہاں صرف وقف کو نشانہ عبرت بنانا دراصل ایک خاص ذہنیت کا مظہر ہے۔ یہ ذہنیت مسلمانوں کو اجتماعی، دینی اور سماجی طور پر کمزور دیکھنا چاہتی ہے۔ وقف اس قوم کی اجتماعی طاقت کا ایک مظہر ہے اسے ختم کرنا دراصل مسلم خودداری کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔

آئینی سطح پر دیکھا جائے تو بھارت کا آئین تمام مذہبی طبقات کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، ان کا انتظام سنبھالنے اور اپنی مرضی سے چلانے کا حق دیتا ہے۔ آرٹیکل ۲۶ کے تحت ہر مذہبی گروہ کو "freedom to manage religious affairs" حاصل ہے۔ یہ حق صرف پوجا پاٹھ تک محدود نہیں بلکہ اس میں اثاثوں، جائیداد، اور مالی نظم ونسق کا اختیار بھی شامل ہے۔ جب حکومت وقف پر قبضے کی قانونی راہیں تلاش کرتی ہے تو وہ نہ صرف اسلامی فقہ بلکہ بھارتی آئین کے ان اصولوں کی بھی خلاف ورزی کرتی ہے۔

اور اگر پھر بھی کوئی اس حق کو صرف اس بنا پر چیلنج کرے کہ وقف بورڈ میں بدعنوانی ہے، تو ہم پوچھتے ہیں: کیا ہندو مذہبی اداروں میں بدعنوانی نہیں؟ تروپتی دیوستھانم، جگن ناتھ مندر، اور سومناتھ جیسے ادارے کروڑوں روپے کا چندہ جمع کرتے ہیں۔ ان اداروں میں بھی کئی بار مالی بے ضابطگیوں کی خبریں آچکی ہیں، لیکن آج تک حکومت نے وہاں کوئی "قومیاتی" قانون نافذ نہیں کیا۔ یہ مذہبی ادارے آج بھی اپنے ٹرسٹیز اور پنڈتوں کے ذریعے چل رہے ہیں، آزادانہ فیصلے لے رہے ہیں، اور سرکاری مداخلت سے آزاد ہیں۔ تو پھر مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو کیوں غلام بنایا جارہا ہے؟

اس کا جواب صاف ہے: حکومت کا اصل مسئلہ بدعنوانی نہیں بلکہ خودمختاری ہے۔ مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ اپنے مذہبی ادارے خود چلائیں، اپنی جائیداد خود سنبھالیں، اپنے تعلیمی ادارے خود بنائیں کیونکہ یہی ادارے وہ بنیاد ہیں جن پر قوم کی دینی، علمی، اور سماجی شناخت قائم ہوتی ہے۔ جب یہ بنیادیں کمزور ہوں گی، تو قوم خود بہ خود کمزور ہوجائے گی۔

یہ حکمت عملی کوئی نئی نہیں، بلکہ استعمار کا آزمودہ حربہ ہے۔ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں قدم رکھا، تو اس نے بھی یہی حکمت عملی اپنائی: پہلے مقامی ریاستوں میں کمزوریاں تلاش کرو، پھر ان کمزوریوں کو جواز بنا کر قانونی قبضہ کرو، اور آخر کار ان ریاستوں کی خودمختاری سلب کرلو۔ آج یہی کام "جمہوری" پردے میں، قانون سازی کے ذریعے، وقف اداروں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ وقف کے ادارے صرف ماضی کی یادگاریں نہیں، بلکہ مستقبل کے لیے ایک امید ہیں۔ آج بھی لاکھوں طلبہ دینی مدارس میں وقف کی بنیاد پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یتیم بچے وقف کے سہارے پل رہے ہیں، مساجد، قبرستان، مدارس، اور خانقاہیں وقف کی وجہ سے قائم ودائم ہیں۔ اگر ان اداروں پر سرکاری کنٹرول مکمل ہوگیا، تو نہ صرف ان کی آزادی ختم ہوجائے گی، بلکہ ان کا نظریاتی تشخص بھی مٹ جائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ معاملہ صرف زمینوں یا جائیداد کا نہیں بلکہ امت کی خودی اور وقار کا ہے۔ جب کوئی قوم اپنی شناخت کے اداروں پر کنٹرول کھو دیتی ہے، تو اس کی زبان، اس کا لباس، اس کی عبادات اور اس کی تعلیم سب کچھ اغیار کے رحم وکرم پر آجاتا ہے۔ وقف دراصل ایک اجتماعی عبادت ہے، جو امت کے روحانی اور تمدنی وقار کا نشان ہے۔ اس پر حملہ دراصل ایک پوری تہذیب پر حملہ ہے۔

یہ ایک گہری نظریاتی جنگ کا حصہ ہے۔ اس وقت جو رجحان دکھائی دیتا ہے، وہ صرف ایک اقلیت کو اقتدار کے کنارے دھکیلنے کا نہیں بلکہ اس کی تہذیبی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا ہے۔ وقف اس تہذیبی بنیاد کا ایک ستون ہے اور اس ستون کو گرانے کی شعوری کوشش کی جارہی ہے۔

یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ بی جے پی حکومت نے اپنے اقتدار کے دوران مندروں کے تحفظ اور فروغ کے لیے مختلف ریاستوں میں بڑے فیصلے کیے ہیں۔ اتر پردیش، مدھیہ پردیش، گجرات، اور مہاراشٹر میں متعدد مندر سرکاری امداد، زمینوں کی واپسی، اور نذرانے کی وصولی کے مکمل اختیار کے ساتھ پنڈتوں اور ہندو ٹرسٹیز کے زیر انتظام ہیں۔ اگر ہندو حکومتیں اپنے مذہبی ادارے خود چلا سکتی ہیں، تو مسلمانوں کو یہ حق کیوں حاصل نہ ہو؟ کیوں وقف بورڈز کو سرکاری کنٹرول کے تحت لایا جاتا ہے، کیوں وقف کی زمینوں کو ترقی کے نام پر بلڈرز کو دے دیا جاتا ہے، اور کیوں عوام کی آواز کو دبادیا جاتا ہے؟

یہ تضاد دراصل اس حکومت کی دوغلی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف اقلیتوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ "قومی دھارے" میں شامل ہوں، اور دوسری طرف ان کے تمام خودمختار اداروں کو زبردستی قوم کے نام پر ہڑپ کرلیا جاتا ہے۔ اگر قوم کی تعمیر واقعی مدنظر ہوتی تو حکومت وقف کو ایک طاقتور، خودمختار اور شفاف ادارہ بنانے میں مدد کرتی، نا کہ اسے کمزور کر کے زمینوں کے سودے کرتی۔

یہاں ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ موجودہ حکومت نے معاشی سطح پر جو پالیسیاں اپنائی ہیں، وہ بڑی حد تک کارپوریٹ مفادات کے گرد گھومتی ہیں۔ ریئل اسٹیٹ، انفرااسٹرکچر، اور اربن ڈیولپمنٹ میں وقف زمینوں کی حیثیت بہت اہم ہے۔ وقف کی لاکھوں ایکڑ زمین بھارت بھر میں قیمتی علاقوں میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جائیدادیں صرف مذہبی یا فلاحی ادارے کی نظر سے نہیں دیکھی جاتیں، بلکہ سرمایہ دار طبقے کے لیے یہ سونے کی کان ہیں۔ وقف بورڈ کو بدنام کرنے کا مقصد ان زمینوں کو خالی کرانا اور بلڈرز کے حوالے کرنا ہے۔

ممبئی کے قلب میں واقع انبانی کا اینٹیلا محل اسی سازش کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ وقف کی زمین پر کھڑا یہ عالی شان قصر، جہاں ہر منزل سونے کے فرش اور ماربل کی دیواروں سے مزین ہے، آج تک وقف بورڈ کو کرایہ نہیں دے رہا۔ کیا حکومت کو یہ نظر نہیں آتا؟ اگر وہ واقعی وقف کی خیر خواہ ہے تو وہ اینٹیلا کو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے کرایہ ادا کرنے پر مجبور کیوں نہیں کرتی؟ کیوں انبانی سے ایک نذیر قائم نہیں کی جاتی؟ اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ حکومت کی نیت وقف کی اصلاح نہیں بلکہ قبضہ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اس صورت حال میں کیا کریں؟ سب سے پہلے تو ہمیں اس مغالطے سے باہر آنا ہوگا کہ صرف قانونی چارہ جوئی یا عدالتوں کے ذریعے ہم اپنے حق کو بچا سکتے ہیں۔ عدلیہ کا حال بھی کسی سے چھپا نہیں، جہاں مذہبی اقلیتوں کے مقدمات اکثر برسوں تک زیر التوا رہتے ہیں اور فیصلے طاقتور فریقین کے حق میں آتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت سب سے اہم ضرورت عوامی شعور بیدار کرنے کی ہے۔

مساجد، مدارس، خانقاہیں، اور محلے کے امام وخطباء کو یہ پیغام عام کرنا چاہیے کہ وقف ایک دینی امانت ہے اور اس پر حملہ ہمارے دین، ہماری تہذیب اور ہماری اجتماعی شناخت پر حملہ ہے۔ نوجوان طبقے کو خاص طور پر اس مہم کا حصہ بنانا ہوگا، کیونکہ وہی قوم کا مستقبل ہیں۔ سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلز، پبلک تقریریں اور مقامی سطح پر عوامی تحریکات کے ذریعے اس ایشو کو قومی سطح پر اٹھانا ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو وقف کے اداروں میں شفافیت لانی ہوگی۔ یہ درست ہے کہ بدعنوانی کے الزامات بعض صورتوں میں درست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا علاج خود احتسابی سے کیا جائے، نہ کہ خود سپردگی سے۔ ہمیں آزاد، غیر سرکاری، علماء و ماہرین پر مشتمل وقف نگرانی کمیٹیاں قائم کرنی ہوں گی، جو وقف بورڈ کے اقدامات پر نظر رکھ سکیں، ان کی رپورٹنگ کریں، اور عوام کو اعتماد میں لے سکیں۔

تیسری بات، ایک متحدہ محاذ کی ضرورت ہے۔ علماء، دانشور، وکلاء، سوشل ورکرز، اور سیاستدان سب کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہوگا۔ وقف صرف کسی ایک فرقے یا مدرسے کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ ہند کا مسئلہ ہے۔ اس پر اتحاد اور تنظیم ہی اصل قوت بن سکتی ہے۔

اور سب سے آخر میں، یہ یاد رکھنا ہوگا کہ تاریخ ان قوموں کو یاد رکھتی ہے جو اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے کھڑی ہوگئیں، چاہے ان کے پاس وسائل کم ہوں، مگر ایمان، اخلاص، اور جدوجہد زیادہ ہو۔ وقف پر حملہ دراصل ہمارے دین پر، ہماری شناخت پر، اور ہمارے مستقبل پر حملہ ہے۔

(یہ مضمون نگار کی نجی رائے ہے) (جاری)

شیطان کی کوٹھری

مرزا غالب رمضان کے مہینے میں دہلی کے محلے قاسم جان کی ایک کوٹھری میں بیٹھے پچیسی کھیل رہے تھے۔ میرٹھ سے ان کے شاگرد مفتی شیفتہ دہلی آئے تو مرزا صاحب سے ملنے گلی قاسم جان آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ رمضان کے متبرک مہینے میں مرزا پچیسی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے اعتراض کیا: مرزا صاحب ہم نے سنا ہے کہ رمضان میں شیطان بند کردیا جاتا ہے۔ مرزا غالب نے جواب دیا مفتی صاحب آپ نے ٹھیک سنا ہے۔ شیطان جہاں قید کیا جاتا ہے، وہ کوٹھری یہی ہے۔

دلی کے گدھے

مرزا غالب شطرنج کے بڑے شوقین تھے۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوری دلی میں نئے نئے آئے تھے۔ غالب کو پتہ چلا کہ وہ بھی شطرنج کے اچھے کھلاڑی ہیں تو انہیں دعوت دی اور کھانے کے بعد شطرنج کی بساط بچھادی۔ ادھر سے کچھ کوڑا کرکٹ ڈھونے والے گدھے گزرے تو مولانا نے کہا دلی میں گدھے بہت ہیں! مرزا غالب نے سر اٹھا کر دیکھا اور بولے ہاں بھائی، باہر سے آجاتے ہیں۔

غموں کا دور بھی آئے تو مسکرا کر جیو

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

زندگی میں بہت سارے ایسے مواقع آتے ہیں جب آدمی پر خوشی یا غمی کا غلبہ ہوتا ہے ان دونوں موقع سے آدمی بے خود ہوجاتا ہے، اپنے میں نہیں رہتا، یہ انسانی سرشت ہے، شریعت چاہتی ہے کہ ان دونوں موقعوں سے بھی آدمی قابو میں رہے، بے پناہ خوشی کے موقع سے وہ لہو ولعب میں مبتلا نہ ہو اور غم کی پُروائی اسے مایوسی میں مبتلا نہ کرے، اسے احساس رہے کہ معاملہ خوشی کا ہو یا غمی کا، سب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں، وہ حکیم ہے، اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتا، اللہ ایک معتدل زندگی گذارنے کی تلقین کرتا ہے، اسی لیے وہ زیادہ ہنسنے کو منع کرتا ہے اور ہنسنے کے بجائے اللہ کے سامنے رونے کا حکم دیتا ہے، کم ہنسو اور زیادہ روؤ؛ جو اعمال ہم کرتے ہیں، اس کا تقاضہ یہی ہے، اسی طرح وہ ناامید ہونے کو بھی پسند نہیں کرتا اور بندے کو حکم دیتا ہے کہ اسے اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ ناامید وہی ہوتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے۔

اس اعتدال، توازن کے ساتھ جب زندگی گذرتی ہے تو غم کے موقع سے بھی خوشی کا پہلو نکل آتا ہے، مثلاً آپ کثیر العیال ہیں اور رزق کی تنگی کا سامنا ہے، دن بھر محنت کرتے ہیں، کوئی آپ کے کان میں سرگوشی کرتا ہے کہ یہ ساری پریشانی زیادہ بچوں کی وجہ سے ہے، اگر ہم دو بچوں کے باپ ہوتے تو شاید ان مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑتا، پھر آپ سوچتے ہیں کہ میرے آنگن میں جو بچوں کی کلکاریاں اور گھروں میں روشنی ہے وہ ان بچوں کے ہی دم قدم سے ہے، اگر یہ بچے نہ ہوتے تو گھر کیسا ویران لگتا، یہ پریشانی میں خوشی کی بات نکل آئی، یہ سوچ کر آپ کے ذہن ودماغ پر جو بوجھ تھا وہ اتر جائے گا، آپ سوچیں گے کہ کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے، یہ بچے اپنے ساتھ دو کمانے والا ہاتھ اور ایک سوچنے والا دماغ بھی لے کر آئے ہیں، یہ بڑے ہوں گے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہوجائیں گے، میرا خیال رکھیں یا نہیں، لیکن اپنی زندگی گذارنے کے وہ لائق ہوجائیں گے تو میرا بوجھ ہلکا ہو جائے گا، گھر میں آپ کی بیوی کو بھی ان بچوں کی وجہ سے دن بھر کام میں لگا رہنا پڑتا ہے، بچوں کے کپڑے دھونا، اسکول جانے کے پہلے انہیں ناشتہ کھلا کر تیار کرنا، دن کا کھانا ساتھ کرنا، اسکول سے لوٹیں تو پھر سے ان کاموں پر لگ جانا، جسمانی، دماغی ہر طرح کی مشقت کا سامنا ہے، لیکن اگر آپ کی بیوی عقل مند ہے تو اس میں اس کے لیے خوشی کا بھی پہلو ہے کہ وہ بچے اس کی ممتا کو تسکین دیتے ہیں اور عورت کو دنیاوی اعتبار سے اپنے جینے کا ایک مقصد سمجھ میں آتا ہے، وہ ان بچوں کے لیے جیتی ہے اور ان کی ترقیات دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔

کسی کا شوہر بہت خراٹے لیتا ہے، وہ ان خراٹوں کی آواز سے رات بھر سو نہیں پاتی ہے، اسے اس صورت حال سے پریشانی ہے، لیکن وہ اس پریشانی میں خوشی کا پہلو ڈھونڈھتی ہے کہ یہ کتنی اچھی بات ہے کہ میرے شوہر میرے پاس رہتے ہیں اور ان کے خراٹے ہمیں ان کے پاس ہونے کا احساس دلاتے رہتے ہیں، وہ ہم سے دور ہوتے، کہیں پردیس میں رہتے تو میں کیسی تنہائی محسوس کرتی، اور زندگی کس قدر بے رس اور بے مزہ ہوتی، خراٹے ان کی زندگی کا ثبوت ہیں اور اس کا بھی کہ وہ میرے پاس موجود ہیں۔

آپ کی آمدنی محدود ہے اور ہر مہینے آپ کو بجلی، پانی، گیس وغیرہ کا بل جمع کرنا پڑتا ہے، اس کا بوجھ آپ کی جیب پر پڑتا ہے، جو آپ کو ملول کرتا ہے، لیکن خوشی کا یہ پہلو اس میں ہے کہ یہ چیزیں آپ کو مہیا ہیں، ذرا تصور کیجئے ایسی آبادی کا جہاں ابھی بجلی نہیں پہونچی ہے، پانی کی سطح زیر زمین اس قدر نیچے چلی گئی ہو کہ آپ پینے کے پانی کے لیے پریشان ہو رہے ہیں، ایندھن کے لیے آپ پریشان ہیں، گیس نہیں مل رہا ہے، ایسے میں آپ کی زندگی کس قدر دشوار ہوتی، لیکن ان چیزوں کی سہولت نے آپ کی زندگی کو کس قدر خوشگوار بنادیا ہے۔

آپ کا لڑکا روز صبح اٹھ کر اپنی ماں سے جھگڑا کرتا ہے، کہ مچھر اور کھٹمل نے مجھے رات بھر سونے نہیں دیا، جھگڑا بری چیز ہے، اسے نہیں کرنا چاہیے، لیکن اس کا خوشگوار پہلو یہ بھی ہے کہ وہ رات بھر گھر پر رہتا ہے، آپ کے پڑوس میں رہ رہے نوجوانوں کی طرح آوارہ گردی نہیں کرتا، وہ بری صحبت میں مبتلا نہیں ہے، وہ مچھر، کھٹمل کے آزار برداشت کرتا ہے، لیکن رات گھر ہی میں گزارتا ہے، ذرا سوچیے جو بچے رات رات بھر گھر سے باہر رہتے ہیں، ان کے گارجین کو کس قدر کلفت اٹھانی ہوتی ہے، خود ان بچوں کی صحبت ایسے لوگوں سے ہوجاتی ہے جو بعد میں خاندان کے لیے ننگ وعار کا سبب ہوجاتا ہے، کبھی کبھی وہ ان کاموں میں مبتلا ہوجاتا ہے جو تھانے پولیس تک اسے پہونچا دیتا ہے اور آپ وکیلوں کے چکر لگانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

ایک آدمی ہوسپیٹل میں پڑا ہوا ہے، یقیناً یہ اس کے لیے تکلیف دہ ہے، اسی درمیان اس کے گاؤں میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آگیا، گاؤں کے لوگ اس میں ماخوذ ہوگیے، اور نئی ابتلا و آزمائش سے دو چار ہوئے، ایسے میں اس مریض کے لیے یہ موقع ہے کہ وہ سوچے کہ ہمارا بستر مرض پر پڑا رہنا ہمارے لیے اچھا تھا، اگر ہم بھی گاؤں میں ہوتے تو دوسروں کے ساتھ ہم بھی ملوث ہوجاتے اور ہمیں بھی ان مسائل کا سامنا کرنا پڑتا، جس سے گاؤں کے لوگ جوجھ رہے ہیں۔

یہ اور اس قسم کی بہت ساری مثالیں آپ کو مل جائیں گی جو غم ناک اور المناک موقعوں سے بھی آپ کے ذہن میں یک گونہ خوشی کا احساس جگائیں گی اور آپ اللہ کے فیصلے پر راضی ہونے کے لیے اپنے کو تیار کرسکیں گے، اللہ کے فیصلے پر راضی تو ہر حال میں ہونا اور رہنا ہے، اس سے مفر نہیں، لیکن رضا کا ایک درجہ نفسی خوشی ہے اور ایک بجبر واکراہ اور ظاہر ہے دونوں کا جو فرق ہے وہ ہر ایک پر واضح ہے، خوش رہنے کے اس فارمولے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کا ذہن نئے منصوبوں کے بنانے اور عملی پیش رفت کے لیے تیار رہتا ہے، اس کے برعکس جب غم والم کی کیفیت ذہن ودماغ پر طاری ہو تو مایوسی کا غلبہ ہوتا ہے اور مایوس انسان ڈپریشن اور احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا ہے، مایوسی اور ڈپریشن کے ساتھ تعمیری کاموں کا نہ تو کوئی منصوبہ ذہن میں آتا ہے اور نہ ہی کام کو آگے بڑھانے کا حوصلہ انسان اپنے اندر پاتا ہے، اس لیے خوش رہیے، نہیں رہ پاتے تو خوش رہنا سیکھیے، بامقصد زندگی گذارنے کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے۔ ایک عربی شاعر نے بڑی اچھی بات کہی کہ جب مصائب تم پر شدید ہوں تو سورہ الم نشرح میں غور کرو، تمہیں معلوم ہوگا کہ عسر (پریشانی اور تنگی) دو آسانیوں کے درمیان ہے، یعنی کوئی پریشانی جو آتی ہے اس کے پہلے بھی آسانی کا دور گذرتا ہے اور بعد میں بھی آسانیاں آنے والی ہوتی ہیں، اس زاویے سے غور کریں گے تو غموں کے دور میں بھی مسکرا کر جینا آجائے گا۔

****

ناول، داستاں کی ارتقائی صورت

ناز قادری

قصہ گوئی سے انسان کی دلچسپی ایک جبلی تقاضا ہے۔ کوئی قوم و جماعت اور عہد وتہذیب ایسی نہیں جس میں کسی نہ کسی شکل میں قصہ گوئی کا سراغ نہ ملتا ہو۔ انسان جیسے جیسے تہذیب وتمدن سے ہم کنار ہوا اور عروج وارتقائی منزلیں طے کرتا رہا، ویسے ویسے قصہ کہانی کا انداز اور معیار بدلتا گیا۔ ابتدا میں یہ قصے کہانیاں زبانی کہی اور سنی جاتی تھیں لیکن تعلیم وہنر سے تحریر میں آنے لگیں۔

کہا جاتا ہے کہ کہانیوں کا وجود اس وقت سے ہے جب سے انسان نے سماجی زندگی بسر کرنا شروع کی یا شاید اتنا ہی کہنا کافی ہو کہ کہانیاں اس وقت سے پائی جاتی ہیں جب سے انسان ہے، کیوں کہ انسان کا تصور سماجی زندگی کے بغیر کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کہانیوں کی پیدائش اور ارتقائی حیثیت سماجی ہے۔ کہانیوں کے سلسلے میں کہانی کہنے، سننے، لکھنے اور پڑھنے والے کا وجود لازمی ہے۔ یہ بات اس کی سماجی حیثیت کو متعین کرتی ہے۔

انسان کی ابتدا سے لے کر ارتقا تک افسانہ وافسوں کا سلسلہ پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ فلسفیانہ نقطہ نظر ہو کہ مذہبی انداز فکر یا سائنسی زاویہ نگاہ سب کے سب اس کائنات میں انسان کی ابتدا کے متعلق کچھ ایسے ہی نظریات پیش کرتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح قصہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ جب سے انسانی سماج کا سراغ ملتا ہے، تب سے قصوں اور کہانیوں کے وجود کا پتہ بھی چلتا ہے۔ عمرانیات کے محققین و ماہرین اس نظریہ پر متفق ہیں۔ نفسیاتی تحلیل وتجزیہ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسانی ذہن قصے اور کہانیوں سے دلچسپی لینے میں فطری طور پر مجبور ہیں۔

قصے کہانی کی بنیاد حیرت، خوف، مسرت اور کشمکش پر ہوتی ہے اور یہ ساری کیفیات ذہن انسانی سے وابستہ ہیں یعنی انسان کے نفسیاتی عوامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب قصہ گوئی انسانی زندگی سے اتنے گہرے طور پر ہم آہنگ ہے تو کسی بھی سماج میں خواہ وہ پتھر کے عہد کا سماج ہی کیوں نہ ہو، اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ اس نظریہ کو کائناتی صداقت حاصل ہے، اسی لیے کہا گیا کہ قصہ اور کہانی انسانی جبلت کی ضرورت اور تکمیل ہے۔ ادب اور زندگی کے روابط و تعلقات پر خاصی بحثیں ہو چکی ہیں۔ دنیا کی بڑی زبان اور بڑے ادب کے تخلیقی اور تنقیدی ماہرین نے ادب اور زندگی کو ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار دیا ہے۔

انہوں نے اس رائے سے بھی اتفاق کیا ہے کہ ہر ادب اپنے زمانے کی تہذیبی وثقافتی، معاشی واقتصادی، سیاسی اور سماجی زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور نقاد بھی۔ ادب، زندگی سے جتنا بھی آفاقی طور پر وابستہ ہو اس کی سب سے صحیح تعریف یہی ہے کہ یہ جمالیاتی سطح پر زندگی کی تنقید پیش کرتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ زندگی ارتقا کا ایک سلسلہ ہے، بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ساتھ تہذیبی اقدار ومعیار بدل جاتے ہیں اور زندگی کے ساتھ ساتھ ادب بھی ارتقائی راہ پر گامزن ہے۔

ظاہر ہے کہ جمالیاتی تصورات ونظریات بھی ارتقائی عمل اور ردعمل سے گزرتے ہیں، جس عہد کی سماجی زندگی جیسی ہوگی اسی مناسبت سے اس عہد کے جمالیاتی تصورات ونظریات ہوں گے اور اسی طرح کی فنی تخلیقات بھی معرض وجود میں آئیں گی۔ اردو زبان وادب کے ہر دور میں قصہ کہانیوں میں دلچسپی لی جاتی رہی ہے۔ ناول نگاری سے بہت پہلے اردو زبان میں قصہ اور کہانی کی ادبی ہیئتیں موجود ہیں، جن میں مقبول ترین صنف نثر میں داستان اور نظم میں داستانی مثنویاں ہیں۔

داستانوں کے علاوہ تمثیل، ڈرامے اور چھوٹے چھوٹے مذہبی قصے بھی ناول سے قبل ملتے ہیں لیکن ناول سے پہلے، جس صنف ادب نے اس عہد کی سماجی زندگی کو کہانی اور قصہ گوئی کے دائروں میں اسیر کیا وہ داستان ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ناول، داستان کی ارتقائی صورت ہے تو شاید غلط نہ ہو، اس لیے کہ داستان اور ناول کے فنی تقاضوں میں بڑی مماثلت ملتی ہے۔ بعض نقاد فن تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ملاوجہی کی داستان "سب رس" میں بھی ناول کا انداز ملتا ہے۔

عصر حاضر کے ناقدین ادب نے داستان کی صنفی حیثیت میں بہت سی خامیاں تلاش کیں لیکن یہ حضرات اس حقیقت کو فراموش کر گئے کہ ادب صرف معنوی طور پر زندگی سے متعلق نہیں ہوتا بلکہ ہیئتی سطح پر بھی زندگی سے متعلق ہوتا ہے یعنی سماجی نظام کی نوعیت صنف کی ہیئت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہر تکنیک اپنی تھیم کے اعتبار سے کروٹیں بدلتی ہیں۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت داستانی عہد کے سماجی نظام اور فن داستان کی خصوصیت کو سامنے رکھ کر پیش کیا جاسکتا ہے۔

تمام داستان نگاروں میں میر امن کو سالار قافلہ کی حیثیت حاصل تھی۔ میر امن کی داستان "باغ و بہار" جس کا سال تصنیف 2-1810 عیسوی ہے، اردو میں داستانوں کی سب سے اہم نمائندہ ہے اور داستان کے فنی تقاضوں پر بڑی حد تک مکمل اترتی ہے۔ اس عہد میں داستانوں کے فنی اصول واقدار کی تنظیم تعیین ہو چکی تھی۔ داستان گوئی کے فنی تقاضوں میں قصہ گوئی، دلچسپی کا عنصر، واقعہ طرازی، کردار سازی، فضابندی، جذبات نگاری، منظر کشی، مکالمہ اسلوب اور پلاٹ کو اہمیت دی جاتی ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ ناول میں زمان ومکان کو ایک فنی قدر کی حیثیت حاصل ہے، مگر داستان کے فنی تقاضوں میں اس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ بعض ناقدین نے مذرلنگ کا سہارا لیا ہے لیکن اس رائے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ، داستان میں زمان ومکان کو کم ہی سہی مگر اہمیت دی جاتی ہے اور ایک فنی قدر کی حیثیت سے اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر خارجی سطح پر سوچیں تو داستان اور ناول کے درمیان ایک واضح خط امتیاز کھینچنا کار مشکل نظر آتا ہے۔

اس حقیقت سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے کہ داستانیں اپنے عہد اور ہم عصر سماجی اور معاشی حالات کی آئینہ دار اور عکاس ہوتی ہیں۔ اس روشنی میں ناول کی بہترین تعریف یہی ہے کہ، ناول قصہ گوئی کی اس نثری صنف کا نام ہے، جس میں عہد جدید کی سماجی اور طبقاتی کشمکش کو سنگ میل کی حیثیت ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ ناول کا فن داستان کے فن کا اگلا قدم ہے، یہ باہر سے نہیں آیا ہے۔ عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ اردو میں ناول انگریزی ادب کی دین ہے۔ یہ مجموعی حقیقت کا ایک جزوی پہلو ہے، حقیقت کل نہیں ہے۔ ہاں، انگریزی ادب کی قربت نے اس پودے کی آبیاری میں زبردست حصہ لیا ہے۔ دراصل ناول کا فن اردو میں قصہ گوئی کی فطری نشو ونما کی تخلیق ہے اور یہ صنف فطری طور پر داستان کے بطن سے پیدا ہوئی ہے۔

نمائش پسندی کے دور میں ادب

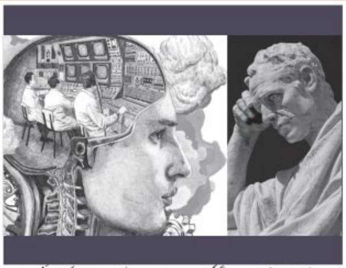

ویسے تو خیر ابھی خدا جانے اور کیا کیا سامنے آنا ہے، لیکن اس اکیسویں صدی کے بارے میں اتنی بات تو پوری طرح واضح ہوگئی ہے کہ یہ نمائش پسندی کا زمانہ ہے۔ یہ اس عہد جدید کی انسانی زندگی کی وہ حقیقت ہے کہ جسے جھٹلانا تو رہا ایک طرف، چھپانا تک ممکن نہیں۔ خود کو نمایاں کرنے کی خواہش بھی یوں تو انسانی فطرت میں داخل ہے، لیکن آج ہم جس سطح پر اس کا اظہار دیکھ رہے ہیں، اس کی کوئی توجیہ یا کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ وہ بنیادی عنصر ہے جو اس دور کے انسانی مزاج اور اس کے رویوں کی تشکیل میں سب سے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اب کوئی اور مانے یا نہ مانے، ہم ادیب شاعر لوگوں کو تو بہرحال یہ سچائی تسلیم کیے ہی بنے گی۔

نمائش پسندی ایسی کوئی نئی چیز نہیں ہے کہ جو اس سے پہلے کبھی تھی ہی نہیں اور اچانک اس دور میں پیدا ہوگئی۔ نہیں، بہت پرانی ہے یہ، شاید قابیل کے زمانے سے چلی آتی ہے۔ تاہم پہلے کے وقتوں اور معاشروں میں اس کا تناسب وہ نہیں تھا جو آج ہے۔ اب سے پہلے معاشرے کے کچھ فی صد لوگ اس میں مبتلا ہوتے تھے لیکن آج یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید کچھ فی صد ہی بہ مشکل اس سے بچ پاتے ہوں۔

آج یہ کسی خطے یا سماج کا مسئلہ بھی نہیں ہے، بلکہ چھوت چھات سے پھیلنے والے جراثیم کی طرح نمائش پسندی بھی ایک ایسی وبا ہے جو اس دور میں فرسٹ ورلڈ کی اقتداری اشرافیہ سے لے کر تھرڈ ورلڈ کے مفلس اور مجہول افراد تک پھیلتی چلی گئی ہے۔ اس پھیلاؤ میں بڑا اہم حصہ ہے الیکٹرونک میڈیا کا اور اس سے بھی کہیں بڑا اور موثر کردار ہے سوشل میڈیا کا۔ ثبوت کے لیے ترقی یافتہ ممالک سے لے کر پس ماندہ اقوام تک سیاسی، سماجی، علمی حتیٰ کہ مذہبی منظرنامے تک جہاں چاہے نظر ڈال لیجیے، پے درپے مثالیں دستیاب ہوں گی، اور وہ بھی کسی چھان پھٹک کے بغیر۔

انسانی تہذیب وتمدن اور اخلاق واقدار کا یہ طول طویل سفر آخر کیوں اور کیسے ایک ایسی ڈگر پر آنکلا کہ اس کی منزل ہی بدل جائے، یہ ایک الگ اور تفصیل طلب سوال ہے۔ اس کے لیے ماضی قریب میں گزرے بیانیے، مہا بیانیے اور حال میں جاری مابعد نو آبادیاتی تناظر تک، بہت کچھ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سب چیزیں یک جا اور اپنی کلیت میں ہی ان حقائق کو واضح کرسکتی ہیں جو اس عہد کے انسان اور اس کی روح کا احوال ہمیں سنائیں۔

تاہم اس امر کو مسلسل نظر میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان سب بیانیوں، مہابیانیوں اور اس مابعد نو آبادیاتی تناظر میں بھی سب کچھ سچائی پر مبنی نہیں ہے۔ اس میں بھی بہت جھوٹ اور کھوٹ ہے، لیکن اس کو دیکھے پرکھے بنا اور مکمل چھان بین کے بغیر اس سچ تک نہیں پہنچا جاسکتا جو اس عہد کے اصل انسان سے ہمیں ملادے۔ نمائش پسندی کے اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ دراصل اس سچ کی تلاش ہی تو ہے۔ سچ جو آج مفقود ہے اور اگر کہیں ہے بھی تو سات پردوں کے پیچھے اور بڑی مخدوش حالت اور معمولی حیثیت میں۔

یوں دیکھا جائے تو ادب وشعر، بلکہ جملہ فنون لطیفہ کا سارا کاروبار ہی اظہار کی خواہش سے تعلق رکھتا ہے۔ اب یہ اظہار کی خواہش کیا ہے؟ اس کے پیچھے بھی تو خود کو سامنے لانے یا نمایاں ہونے کی جستجو ہوتی ہے، یعنی وہی نمائش پسندی۔ نہیں، بالکل نہیں۔ نمایاں ہونے کی خواہش اور نمائش پسندی میں بہت فرق ہے۔ فن کار خود کو جب نمایاں کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کو نہیں، اپنے فن کو سامنے لاتا ہے۔

اپنے جذبے، احساس، خیال اور شعور کو ابھارتا ہے۔ ذاتی طور پر تو وہ کہیں پس منظر میں ہوتا ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس کے جذبہ وشعور کی تشکیل وتعمیر میں ایک حصہ اس کے عہد کا، اس کی تہذیب اور سماج کا بھی ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو فن کار اور اس کا معاشرہ دونوں جانتے اور تسلیم کرتے ہیں۔

اس طرح فن کار کے نمایاں ہونے میں ایک طرف عصری شعور نمایاں ہوتا ہے اور دوسری طرف وہ ازلی ابدی حقیقتیں بھی اس کے یہاں راہ پاتی ہیں جو نوع انسانی کی تجربی صداقتوں کو عہد بہ عہد آگے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ فن کار کی نمایاں ہونے والی خواہش کا یہ وہ اثباتی رخ ہے جو دراصل ایک انسانی صداقت کو ابھارتا ہے۔ فن کار کی ذات کی نمائش کا ذریعہ نہیں بنتا۔ اب دیکھیے، میر صاحب کہتے ہیں:

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہہ شیشہ گری کا

آخر اس میں میر صاحب کی ذات کتنی نمائش پسند محسوس ہورہی ہے۔ خیر یہ تو شعر ہی کچھ اس قسم کا ہے کہ جس میں بات ساری توجہ حاصل کرلیتی ہے اور فن کار کی ذات خود ہی نظروں سے محو ہوجاتی ہے۔ یہ شعر ملاحظہ کریں:

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

یہاں تو فن کار سر تا پا ہمارے سامنے ہے کہ ساری بات اس نے خود کو بنیاد بنا کر کی ہے، کیا یہاں اس کی ذات کی نمائش ہورہی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہاں بھی تمام تر توجہ زنداں پر، جنوں اور اس کی شورش پر مرکوز ہوجاتی ہے، فن کار کی ذات تو پھر کہیں پس منظر میں چلی جاتی ہے۔ اور اس طرح اوجھل ہوتی ہے کہ پڑھنے والے کو اس کا دھیان تک نہیں رہتا۔

بتائیے اب کہ اس میں بھلا کسی نمائش پسندی کا کوئی شائبہ بھی ہے؟ نظیر کا شعر،

یوں تو ہم کچھ نہ تھے پر مثل انار ومہتاب
جب ہمیں آگ لگائی تو تماشا نکلا

اب غور کیجیے، آگ ہمیں لگائی گئی ہے اور تماشا بھی ہمارے اندر سے نکلا ہے، لیکن دکھائی دے رہے ہیں، انار، مہتاب، آگ اور اس کے بعد کا پورا تماشا۔ یعنی سب کچھ نظر آرہا ہے، لیکن نظر نہیں آرہے تو بس ایک ہم۔ وجہ یہ ہے کہ اظہار، ابلاغ اور شناخت حاصل کرنے اور نمایاں ہونے کے سارے عوامل اپنی جگہ، لیکن ادب وفن میں نمائش پسندی کے لیے رتی برابر گنجائش نہیں ہوتی۔ یہ دراصل ان کے مزاج، ان کی فطرت کے منافی ہے۔ یہاں تو صرف خیال، احساس اور شعور نمایاں ہوتا ہے۔

اب رہی بات ادیب کی خود مرکزیت، اظہار پسندی اور عینیت کی تو ہمیں صاف صاف لفظوں میں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ تو ادیب کی شخصیت کے لازمی عناصر ہیں۔ ان کے بغیر تو وہ ادب تخلیق ہی نہیں کرسکتا۔ ہمارے یہاں غالب کے بارے میں تو بہت لکھا گیا ہے، لیکن ذرا دیکھیے تو اندازہ ہوگا کہ خود مرکزیت اور عینیت جیسی میر کے یہاں نظر آتی ہے، وہ تو غالب سے بھی سوا ہے، اور ایسا صرف ہمارے یہاں نہیں ساری دنیا میں ادب وشعر تخلیق کرنے والوں کا ایسا ہی معاملہ رہا ہے اور ہمیشہ سے۔

رومانٹک پوئٹری کے پورے عہد کو انگریزی میں دیکھ لیجیے۔ بائرن، ٹینی سن، شیلے، کیٹس، ورڈز ورتھ کون ان میں سے خود پسند اور شہرت کا خواہاں نہیں تھا۔ خود پسندی اور شہرت وجاہ کی خواہش کا عالم یہ کہ آپ کہہ اٹھیں کہ الاماں! ایک فلاں کی کھوپڑی میں شراب پینا چاہتا ہے، دوسرا شیکسپیئر کو پیچھے اپنی گرد میں دیکھنا چاہتا ہے۔ تیسرے کا دماغ یہ کہ وہ اس مقام پر ہو کہ کوئی اسے اپنا دوست کہنے کی جرأت نہ کرسکے۔

آپ کہیں گے، یہ نفسیاتی مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے، لیکن ادیب شاعر اعصابی سطح پر نارمل آدمی ہوتا بھی کب ہے۔ ایک حد تک یہ ابنارملیٹی ہی تو اصل میں اس کے اندر وہ احساس پیدا کرتی ہے جو اسے اظہار کی اعلیٰ سے اعلیٰ تر سطح کی طرف لے جاتا ہے۔ سلیم احمد نے اقبال کی شاعری کو خوف مرگ سے لڑنے کا حاصل بتایا تھا۔

اگر ایسا ہے تو پھر ایک اقبال ہی کیا، دنیا کے کس بڑے شاعر نے شہرت عام و بقاے دوام کی آرزو کا چراغ دل میں روشن نہیں رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ برائی اس خواہش میں نہیں ہے، بلکہ خواہش کا محور بدل جانے میں ہے۔ اگر یہ آرزو فن کار کے فن کو بلندی کی طرف لے جارہی ہے تو بڑی کارآمد شے ہے، لیکن اگر یہ اس کا دھیان فن سے ہٹا کر دنیا کی طرف لگادے تو پھر وہ فن کار نہیں۔

عہد جدید میں نمائش پسندی کا رویہ کوئی اثباتی پہلو نہیں رکھتا۔ عام آدمی کو تو چھوڑیے، یہ فن کار کے اندر بھی کوئی کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس کے دل میں فنی برتری کی خواہش پیدا کر رہا ہے اور نہ ہی تکمیلیت کے جذبے کو بیدار کر رہا ہے۔ یہ اسے اپنے فن کے بارے میں تو کچھ سوچنے کی تحریک دیتا ہی نہیں۔ اس کے برعکس اس کی توجہ اپنی ذات پر مرکوز کرتا ہے، اور ذات کے بھی وجودی اور خارجی رخ تک۔

پہلے یہ کام اداکاروں کی زندگی میں ہوتا تھا۔ وہ فیس ویلیو کے لوگ سمجھے جاتے تھے اور اسی پر ان کی ساری ساکھ اور کیریئر کا انحصار ہوتا تھا۔ کمرشلائز ہونے والے کھیلوں کے کھلاڑی بھی بعد ازاں فیس ویلیو کے حامل ہوگئے۔ ان کی شخصیت بھی اسی پہلو سے نمایاں ہونے لگی۔ عہد جدید کے اس مظہر نے جس کا نام سوشل میڈیا ہے، آج ادیب اور شاعر کو بھی اداکاروں اور کھلاڑیوں کی صف میں لاکھڑا کیا ہے۔ مشاعرے کے عروج کے زمانے میں تو ہمارا شاعر پھر بھی کچھ نہ کچھ نمایاں اور پاپولر ہونے والی شخصیت کا مالک تھا، لیکن افسانہ نگار اور نقاد تو کبھی اس چکر میں ہی نہیں پڑے تھے۔ سوشل میڈیا کا ریلا آج ان کو بھی بہالے جانے کے درپے ہے۔

بات ادیب، شاعر اور نقاد تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ عہد جدید کے اس چلن نے تو ایک سادہ لوح اور عام آدمی کے اندر بھی اداکار اور کھلاڑی کا التباس پیدا کرکے، اسے ذاتی اور وجودی نمائش میں اس طرح مبتلا کیا ہے کہ اسے یہی سماجی زندگی کا مقصود ومنتہیٰ معلوم ہورہا ہے۔ خارجی اظہار کا یہی رویہ اب اصل زندگی سمجھا جارہا ہے۔ اس ریلے کا بہاؤ اس قدر شدید، بلکہ طوفانی قسم کا ہے کہ آپ ترقی یافتہ اور خوش حال معاشروں کے ساتھ پس ماندہ ملکوں کے عوام کو بھی اس میں اسی طرح بہتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں، بلکہ موخر الذکر زیادہ شدومد سے اس میں مگن نظر آتے ہیں۔

اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقی زندگی میں کمی اور محرومی کی تلافی اس کے ذریعے کرنے کے خواہاں ہیں۔ ظاہر ہے، وہ تو ہرگز ممکن نہیں ہے، لیکن آدمی کا دھیان وقتی طور پر یہ خارجی مشاغل ان سے ہٹا ضرور دیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آدمی جب بھی پلٹ کر حقیقی زندگی اور اس کے مسائل کا سامنا کرتا ہے تو اس کی تلخی میں اضافہ محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نتیجہ فرسٹریشن میں اضافے کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عہد جدید کی ان اشیا اور مشاغل نے آدمی کی زندگی میں ایسا دھوکا پیدا کیا ہے کہ جب اس کی اصلیت کھلتی ہے تو زندگی کی لایعنیت، محرومی، تنہائی اور اداسی کا احساس ناقابل برداشت حد تک بڑھ جاتا ہے۔

چناں چہ آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ذہنی امراض اور خودکشی کے رجحان میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہورہا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے لوگ مستقل ایک بھری پری محفل میں خود کو پاتے ہیں۔ ہر وقت رونق کے مرکز میں اور آوازوں کے ہجوم کے درمیان، لیکن حقیقی زندگی میں ایک محلے، بلکہ ایک گھر میں رہنے والے لوگوں کے مابین بھی اتنے فاصلے پیدا ہوگئے ہیں کہ آدمی سے آدمی کی ملاقات ہی نہیں ہوپاتی، ایک کی آواز دوسرے تک پہنچتی ہی نہیں۔

جب بیماری، آزاری یا کسی اور وجہ سے حقیقتاً آدمی کو آدمی کی ضرورت ہوتی ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سارا مجمع تو اس کے موبائل، ٹیبلٹ یا لیپ ٹاپ کی اسکرین پر تھا، اصل میں تو وہ تنہائی اور سناٹے کی لپیٹ میں ہے۔ اس کے عملی مظاہرے آئے دن دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایک شخص کی علالت کی خبر پر عیادت کرنے والوں کی تعداد تو بہت ہوتی ہے، لیکن اس کے پاس آکر، اس کا ہاتھ تھام کر اپنے رشتے کی حرارت کا احساس دلانے والے پانچ فی صد بھی نہیں ہوتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رشتے اور تعلقات بھی اس عہد کے انسان کی خارجی زندگی کا دکھاوا ہوکر رہ گئے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس دور میں ادیب اور شاعر کیا کرسکتے ہیں؟ سچ پوچھیے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نمائش پسندی کے اس امڈتے سیلاب کے آگے اپنے معاشرے کو بچانے کے لیے کوئی بند باندھ سکتے ہیں۔ سیاست داں، سول سرونٹس، مصلح، سماجی کارکن، ڈاکٹر، انجینئر سب مل کر بھی وہ نہیں کرسکتے جو کام ادیب شاعر کرسکتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ صلاحیت قدرت نے سب سے بڑھ کر انھی کو بخشی ہوتی ہے کہ معاشرے کے تغیرات کے عقب میں کارفرما محرکات کو دیکھ سکیں۔

یہی نہیں، بلکہ ان کی نظر انسانی احساس کی بدلتی ہوئی ان صورتوں کو بھی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ گہرائی میں جاکر دیکھ سکتی ہے جو اس کے لاشعور اور تحت الشعور میں تہ در تہ پیدا ہوتی ہیں۔ جن کا خود انسان اور اس کے سماج کو بھی کہیں بہت بعد میں جاکر اندازہ ہوتا ہے۔

تاہم یہ کام اس وقت ہوسکتا ہے جب ادیب شاعر کو اس عہد میں اپنے کردار کے تقاضے اور فن کے مطالبے کا شعور ہو۔ یہ شعور اس کے اندر اس نمائش پسندی سے اغماض پیدا کرتے ہوئے اس کی ذہنی، فکری اور تخلیقی شخصیت کو متحرک کرے گا اور معاشرے میں اپنے اصل کردار کی طرف مائل۔

صحتِ زباں: بہوؤں، بچھوؤں، بھالوؤں، خالوؤں کا درست املا

ہمارے ایک دوست کہتے ہیں کہ جب پہلے بیٹے کی شادی کی تو گھر میں بہو آگئی اور دوسرے بیٹے کی شادی کی تو گھر میں "بہو بہو" ہوگئی۔ نہیں صاحب! ان کا مذاق اپنی جگہ، نہ تو ہم دو بہوؤں کی آپس کی لڑائی کو کسی آواز سے تشبیہ دے رہے ہیں نہ انھیں بچھوؤں سے ملا رہے ہیں۔

اس تحریر کا عنوان دیکھ کر کچھ لوگوں کو یہ گمان بھی ہوا ہوگا کہ ہم خالوؤں کو بھالوؤں سے ملا رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ غرض صرف یہ کرنا ہے کہ اردو کے بعض الفاظ کے املا میں بعض لوگ بالخصوص طالب علم الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ان میں کتنے واؤ (و) آئیں گے اور ہمزہ کہاں لگے گا، بلکہ ہمزہ لگے گا بھی یا نہیں، مثلاً بہوؤں، بچھوؤں، آلوؤں، بھالوؤں، خالوؤں وغیرہ میں۔

اس سلسلے میں جو اصول اردو املا کے دو بڑے ماہروں یعنی عبدالستار صدیقی اور رشید حسن خان نے بتائے ہیں ان کو مختصراً یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ:

اردو میں جب کوئی اسم اپنی اصلی حالت میں قائم رہتا ہے تو اسے قائم حالت کہتے ہیں اور جب اسم کے بعد کوئی حرف ربط آجائے (مثلاً نے، کو، پر، تک، سے) تو اس کی حالت بدل جاتی ہے اور اس بدلی ہوئی حالت کو محرف حالت کہتے ہیں۔

اس محرف حالت میں لفظ کا تلفظ اور املا بدل جاتا ہے، مثلاً اگر کسی مذکر اسم کا آخری حرف الف ہو تو محرف حالت میں واحد کی صورت میں الف کی جگہ 'ے' آجائے گا اور جمع کی صورت میں الف کی جگہ 'وں'۔

مثال کے طور پر 'بکرا' اسم مذکر ہے۔ اس کی جمع ہے بکرے۔ لیکن لفظ 'بکرا' کے بعد کوئی حرف ربط آجائے تو واحد ہوتے ہوئے بھی بکرا کے بجائے بکرے بولا جائے گا، مثلاً ایک بکرے نے، ایک بکرے کو، ایک بکرے پر (یہاں بکرے کا لفظ جمع نہیں ہے بلکہ واحد ہے اور محرف حالت میں ہے)۔ البتہ جمع کی محرف حالت میں یہ 'بکروں' ہوجائے گا۔

مثال کے طور پر:

واحد: ایک بکرا بھاگا۔ ایک بکرے نے چارا کھایا۔
جمع: دو بکرے بھاگے۔ دو بکروں نے چارا کھایا۔

گویا مذکر اسم کی جمع اگر محرف حالت میں آئے تو اس کے آخر میں سے 'ے' نکال کر اس کی جگہ 'وں' لگا دیتے ہیں۔ جیسے: لڑکا لڑکے لڑکوں۔ مرغا، مرغے، مرغوں۔ بڈھا، بڈھے، بڈھوں۔

اسی لیے جن الفاظ کا آخری حرف واؤ (و) ہو جب ان کی جمع محرف حالت میں آئے گی تو اس میں دو (۲) واؤ (و) لکھے جائیں گے اور دوسرے واؤ کے اوپر ہمزہ لکھا جائے گا۔ جیسے:

۔ آلو سے آلوؤں، مثلاً: آلوؤں کو ابال لو۔ ('کو' حرف ربط ہے)
۔ بھالو سے بھالوؤں، مثلاً: چڑیا گھر میں بھالوؤں نے بچوں کو ڈرا دیا۔ ('نے' حرف ربط ہے)
۔ خالو سے خالوؤں، مثلاً: اس نے اپنے تینوں خالوؤں سے عیدی لی۔ ('سے' حرف ربط ہے)

اسی طرح: بچھو سے بچھوؤں، ہندو سے ہندوؤں، وغیرہ۔ دوسری مثالیں یہ ہیں: آنسوؤں، چاقوؤں، بازوؤں، ٹٹوؤں، زانوؤں، جھاڑوؤں، سادھوؤں، اُلوؤں، پہلوؤں، جادوؤں، چُلوؤں، ڈاکوؤں۔

فقیرن-

حفصہ انور

آج محسوس ہوا جیسے۔۔!!
دروازہ کھول دیا گیا ہو۔۔۔!!
اجازت دے دی گئی ہو۔۔۔!!
کانوں میں حرف نما سرگوشیاں مکمل حصار میں لے چکی ہوں۔۔!!

آج شاید ایک لمبی تھکن کے بعد بولنے کا دن تھا، آج شاید وقت کا ماضی کے پنوں سے الجھنے اور پھر سارے دھاگوں کے سلجھنے کا دن تھا، وہ بولتا گیا اور میری سماعت لمحہ لمحہ سمٹتی گئی۔۔،

آخری رات آپا جب میں بستر پر نیم دراز تھا ہمیشہ کی طرح میں نے اسکے نمبر پر ایک ٹیکسٹ چھوڑا،

کیا کر رہی ہو؟

ہمیشہ کی طرح پرانی اچھی عادت، وہ مجھے کبھی انتظار نہیں کرواتی تھی، جھٹ سے جواب آیا۔۔،

صبح دس بجے کے قریب ناران جانے کا ارادہ ہے تو بس پیکنگ کر رہی ہوں، حسب معمول ایک دو باتوں کے بات رابطہ ٹوٹ جاتا تھا شاید وہ حد سے زیادہ خاموش ہوگئی تھی یا میرے الفاظ کسی کی سکیوں میں الجھے مجھ سے ہی روٹھ چکے تھے، فون رکھتے ہی ایک خیال میرے آس پاس منڈلانے لگا تو پھر تہیہ ہوگیا تھا میرا ناران اس سے پہلے جانا اسے وہیں وادیوں میں پھر سے پانا ان پہاڑوں میں کہانی کو پھر سے دہرانا جو بخت روٹھ چکا اسے پھر سے منانا تھا۔۔، میں اپنے سفر کے مطابق گھر سے نکلا اسکی دی ہوئی چین جو پہلے پہل میری الماری کے کونے میں دبکی پڑی رہتی تھی وہ اب میرے دل کے قریب کہیں بہت پاس جڑی مجھ سے بندھی ہوئی تھی۔۔، ڈارک براؤن جیکٹ میرا لکی کلر اسے میں ساتھ لینا کیسے بھول سکتا تھا آخر کو آج مجھے حق بخت کی اشد ضرورت تھی،

میں ناران پونہچا تو تقریباً ساڑھے دس کا ٹائم تھا،

انداز ن وہ بھی اب تک انھی وادیوں کا حصہ بن چکی ہوگی، یقیناً ہواؤں نے جھوم کر اسے خوش آمدید کہا ہوگا۔۔،

مسئلہ یہ بھی تھا کہ میں اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا اور اب اتنی ساری لڑکیوں میں اسے کہاں ڈھونڈوں، اتنا تو میں جان گیا تھا گزرے چار سالوں میں کہ وہ عبایا اوڑھے بغیر گھر سے نکلا نہیں کرتی، سو مجھے عبائے میں موجود وہاں ہر لڑکی کو دیکھنا پڑتا تھا، سورج ڈھل جاتا تو میری قسمت بھی ڈھل جاتی مجھے اسے غروب وزوال سے پہلے کھوجنا تھا،

در در ڈھونڈتا بھٹکتا اور کہیں اندر سے ان وادیوں کے سحر سے خوف زدہ بھی تھا میں خود کھو گیا تو اسے کہاں تلاش پاؤں گا۔ تھک ہار کے میں نے اس کے نمبر پر ٹیکسٹ کیا۔۔!! کہاں ہو؟

بس۔۔!! چند گھنٹوں میں ہی تھک گئے؟

حیرانی حد سے سوا تھی اور اگلے میسج پر تو شاید میں بھی برف کے پہاڑوں کا منجمد سا حصہ بن گیا تھا۔۔۔، اور ڈارک براؤن جیکٹ اس کلر کی جان اب بھی نہیں چھوڑی تم نے۔۔۔ یقیناً آج بھی الماری براؤن رنگوں سے ہی سجا رکھی ہوگی۔۔۔ میں دیوانہ وار اپنے ارد گرد دیکھنے لگا ہزار چہرے ہزار لوگ ان سب میں وہ کہاں؟

سانسوں کی رفتار زیادہ تھی یا میرے قدموں کی، شاید اندازنا ممکن تھا، ڈوبتی پھنسی سانسوں میں خون کی تیز گردش میں ذہن کے پردوں میں بس یہی بات مرکز بنی رہی۔۔۔، وہ آج بھی مجھ تک مجھ سے پہلے رسائی پا گئی میری محبت آج بھی اسکی خوشبو پہچان پانے سے قاصر تھی، کیسا انتقام تھا وہ نفرت میں آگے تھی محبت میں اول تھی ہجر میں صابر تھی اور میں کہاں تھا۔۔؟؟

میں اسے پھر سے ٹیکسٹ کیا۔۔!!

نظر آو خدارا میرے سامنے تو آو یوں میری بات سنے بغیر اوجھل نا ہو جانا وہی کئی بار کی گئی منت میں نے پھر سے دہرائی۔۔!!

اور ایک عرصے بعد میں نے اسکی کھلکھلاہٹ سنی تھی وہ شاید ہنسی تھی کہیں اندر تک نمی میں گھلتی ہنسی جیسی،

ارے یہ کون منت کر رہا ہے کسی فقیرن کی؟

جس کو خالی ہاتھ کبھی سفر پہ بھیج دیا تھا جب تم نے ہم دونوں کے بیچ ایک آری ترچھی لکیر کھینچ دی تھی۔۔۔، جب موسم ابر آلود تھا لیکن مٹی میں کھینچی گئی وہ لکیر اتنی گہری تھی کہ اسے آس پاس اڑتی دھول اسے مٹا نہیں پا رہی تھی۔

۔۔فقیرن کو حکم ہوا تھا لکیر سے آگے قدم نہیں بڑھانا بس واپس پلٹ جانا ہے۔۔،

تب وہ لکیر مجھے دو حصوں میں بانٹ رہی تھی میرا دل ہتھیلی میں تھامے تم دنیا نما جنگل میں گم ہو رہے تھے۔۔۔، خوابوں کا وہ دیا جسے ہتھیلی کے حصار سے بجھنے سے بچا لینا تھا تم نے وہ اپنے فیصلوں سے ہی بجھا دیا تھا۔۔۔،

اور آج۔۔۔؟؟

کوئی مجھ سے نظر آجانے کی ضد لگا رہا ہے؟

اگر مجھے نا ملی تو دیکھ لینا انھیں وادیوں میں میری قبر بنے گی۔۔۔!!

وہ کہنے لگی جس نے میری محبت کا مقبرہ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہو وہ یہاں خود مقبرہ بن جائے تو ناحق تو نہیں گا قرض تو سب چکاتے ہیں نا۔۔۔!!

کیا کبھی سنا نہیں تم نے محبتوں کے قرض جان لیوا ہی ہوتے ہیں۔۔!!

میں جانتا تھا وہ اتنی ظالم نہیں تھی یہ بے حسی میری عطا تھی، وہ تو معصوم تھی محبتوں میں گوندھی۔۔۔ یہ تلخی تو میری دی گئی تھی جو اسکی ذات میں کسی پختہ جڑ کی طرح بس چکی تھی۔۔۔،

آخر اسے مجھ پر رحم آہی گیا۔۔،

کہنے لگی اوپر کی جانب دیکھو پل کی ریلنگ سے تمہاری سمت جھکی لڑکی ادھر ہے فقیرن۔۔۔، جو تمہاری منتظر تھی جس کے تم منتظر ہو۔۔!!

سانسوں کو ترتیب دیتا اور منظر کی دھندلاہٹ کو کف سے مٹاتا میں اسکی جانب اور وہ میری جانب بڑھتی رہی۔۔،

کچھ فاصلے پہ کھڑے وہ مجھے دیکھ رہی تھی، میں نے وہاں برف سے دل بنایا تھا معافی کا انداز اپنایا تھا۔۔۔،

یقین تھا اسکی انگلیوں کے پور برف پہ بنے دل پر لہر کی مانند رقص کریں گے مگر شاید آج فیصلے کا دن تھا آج انتقام کا دن تھا۔۔۔، اسنے محبت سے بنے دل کو پیروں سے کچل دیا اور میری جانب بڑھتی رہی۔۔۔،

میں شل تھا اپنی جگہ کیونکہ آج اسکے بولنے کا دن آج اسکے فیصلوں نے فاصلہ متعین کرنا تھا۔۔۔،

وہ مجھ سے رخ موڑ چکی تھی۔۔۔، بتایا نا وہ معصوم تھی محبت سے محبت نا ہونے کا جھوٹ میری جانب دیکھ کر کیسے بول سکتی تھی۔۔!!

کہیں اندر ذرا دل خوش فہم ہو رہا تھا۔۔۔،

پھر اسنے بولنا شروع کیا۔۔،

مجھے نفرت ہے ان لوگوں سے جو امید کے دیے تھما کر خود ہی بجھا جاتے ہیں۔۔۔ جو پہلے تو محبت کے قصیدے پڑھواتے ہیں عہدوں کو موتی کی مالا میں پروتے ہیں جب دنیا محبت کا تماشہ دیکھ لیتی ہے تو اسی محبت پر تھوک جاتے ہیں۔۔۔ بولتے بولتے اسنے میرے ہاتھوں میں سیاہ فائل تھما دی تھی۔

۔تم نے مجھے اس دن خالی ہاتھ لٹایا تھا نا تم نے مجھے بے سروسامان چھوڑا تھا نا لو دیکھو آج تمہاری فقیرن تمھیں خالی ہاتھ نہیں بھیج رہی یہ تمام عمر تمھیں مجھ میں الجھنے سے بعض رکھے گا، دیکھنا جس محبت کو محبت نے محبت کی بددعا دی تھی یہ جب پوری ہوئی تو سب اداس ہوگیا،

وہ روتے روتے ہنستی اور پھر رونے لگ جاتی، روتے روتے کہنے لگی مجھے تم سے محبت ہے۔ فقیرن کو اپنی محبت سے فقط محبت ہے۔

۔مگر یہ سیاہ فائل ایک ایسی حقیقت ہے جس سے منہ موڑنا میرے بس میں نہیں ہے۔۔،

اس نے مجھے معاف کیا تھا وہ مجھے معاف کر رہی تھی، دل پاؤں تلے روند کر بھی میرے دل کا مان اسنے رکھ لیا تھا امید کا سرا تھما دیا تھا۔۔،

وہ مجھے معاف کرتے کرتے واپس کیوں پلٹ رہی تھی اسکے قدم پیچھے کی جانب کیوں بڑھ رہے تھے؟

میں سمجھنے سے قاصر تھا،

وہ فائل میرے ہاتھ میں تھما گئی اور شام کے ڈھلتے سائے میں دھندلی پڑنے لگی۔۔،

میں نے جھٹ سے فائل کے سارے پنے کھول لئے ایک ایک کر کے صفحے پلٹے اور ان صفحوں نے زندگی کی بچی امید و نوید بھی چھین لی، جھٹ سے سارے پرندے شجر چھوڑ گے ہوا تھم گئی اور سانس منجمد کر دی گئی میرا وجود پتھر میں بدلتا جا رہا تھا اعصاب شل اور ہر چیز ساکن پڑ گئی تھی۔۔،

میری محبت بیمار تھی وہ زندگی کی چند بکھری سانسیں لے رہی تھی یہ فائل کسی عجیب سے مرض کی تشخیص کر رہی تھی۔۔،

مرض سے نجات کے دن قریب تھے۔۔،

فقط چند دن!

آپا۔۔؟

اس کے بعد سے اب تک میں کیا چند دن گزر چکے ہیں؟

آج تاریخ 30 ہی ہے نا۔۔!!

میں اسکا علاج کروالوں گا دیکھ لینا آپ۔۔، وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔!

کاش آپا اسے بتا پاتی کہ وہ چند دن سال پہلے ختم ہو گے تھے تاریخ پرانی ہی ہے مگر سال بدل چکا تھا۔۔!!

****

غزل

شاہینہ خاتون شبنم
موبائل 6299842159

نمودِ عشق کی سب لذتیں بیکار ہوجانا
ترا تیر نظر میرے جگر کے پار ہوجانا
اگر تم خواب غفلت سے کبھی بیدار ہوجانا
ہزاروں راستے پھر دیکھنا ہموار ہوجانا
شہیدوں کو بقا ہے یہ ہمارے رب کا وعدہ ہے
شہادت جب کبھی آواز دے تیار ہوجانا
خدا جانے کہ اس کی بدگمانی بڑھ گئی کتنی
ہمارے واسطے اس کا صلیب ودار ہوجانا
وصال یار ایسا ہے کہاں سب کے نصیبوں میں
ٹپک کر پھول پر شبنم کا اشک بار ہوجانا

قطعہ بعنوان "علم"

علم بڑھتا ہے اگر بٹتا ہے
قیمتی شے ہے مگر سستا ہے
علم انمول خزانہ ٹھہرا
ہر نصیبا میں کہاں رہتا ہے

خطاب عالم- khatabalamshaz97@gmail.com

عدلیہ اور پریس جمہوریت کے دو اہم ستون ہیں اور دونوں پر حملے ہو رہے ہیں

میڈیا فار یونٹی ایوارڈز 2025 میں جسٹس مدن بی لوکر کا کلیدی خطبہ

نئی دہلی، 20 اپریل (یو این آئی) ہندوستان میں صحافت کی دگرگوں حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس (ریٹائرڈ) مدن بی لوکر نے کہا کہ عدلیہ اور پریس 'ہماری جمہوریت کے دو اہم ستون ہیں اور دونوں کو اہم کردار ادا کرنا چاہئے' یہ بات انہوں نے نئی دنیا فاؤنڈیشن کے میڈیا فار یونٹی ایوارڈز 2025 میں کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ "آزادی صحافت اور عدلیہ کی آزادی دونوں پر حملے ہو رہے ہیں"۔ "عدلیہ کو ایک مختلف قسم کا حملہ محسوس ہوا، اور یہ کیسوانند بھارتی کے فیصلے سے نکلا (ہندوستانی آئین کے بنیادی ڈھانچے کے نظریے پر (لیکن اس کے فوراً بعد، 1975 میں ہمیں ایمرجنسی کا سامنا کرنا پڑا اور پریس کو شدید حملے کا نشانہ بنایا گیا۔عدلیہ اور پریس دونوں کو سخت امتحان کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے بعد کچھ تاریخی فیصلے آئے اور عدلیہ اور پریس دونوں کی واپسی ہوئی، "سپریم کورٹ کے سابق جج نے کہا کہ آج پھر پریس کی آزادی اور عدلیہ کی آزادی پر حملہ ہو رہا ہے۔ پریس اور عدلیہ کی آزادی پر حملے کا انداز مختلف ہے لیکن حملہ جاری ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ جیل میں صحافیوں سمیت بڑی تعداد میں لوگ ہیں۔ جسٹس لوکور نے عمر خالد اور گلفشاں کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ کہا کہ یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ انہیں ضمانت کیوں نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ اس لیے ہے کہ عدلیہ ان لوگوں کو ضمانت دینے سے ڈرتی ہے حالانکہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے؟ یہ کچھ سوالات ہیں جو ہمیں پوچھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ملک کی موجودہ صورتحال کو ہنگامی صورتحال سے تشبیہ دی اور کہا کہ "آزادی صحافت اور عدلیہ کی آزادی دونوں ہی حملے کی زد میں ہیں"۔ سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ہندوستانی میڈیا کی گرتی ہوئی شاخ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستانی میڈیا کی معتبریت کا یہ حال ہوگیا ہے کہ اس کی رینکنگ گرتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 180 میں ہماری رینکنگ 159 ہے۔ ہم اپنے پڑوسی ملک سے بھی نیچے ہیں۔ انہوں نے میڈیا کے زوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا والے ہر روز رات نو بجے قوم کو بتانے لگ جاتے ہیں کہ صورت حال کیا ہے۔ اگر وہ صحیح صورت حال بتاتے تو ہماری رینکنگ اچھی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ بہت سے چھوٹے ممالک کی رینکنگ ہندوستان سے اچھی ہے۔ انہوں نے ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی میڈیا کی جو کچھ بھی تھوڑی بہت عزت ہے وہ آپ کی وجہ سے ہے۔ اس صورت حال میں بھی آپ نے سچ کا دامن تھامے رکھا ہے۔

نئی دنیا فاؤنڈیشن کے سربراہ شاہد صدیقی نے افتتاحی خطبہ پیش کیا۔

ایوارڈ حاصل کرنے والے سینئر صحافی دی وائر کے بانی ایڈیٹر سدھارتھ وردراجن نے بھی میڈیا کی صورت حال افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آج صحافیوں کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جارہی ہے۔ انہوں نے صدیق کپن، پربیر پرکائستھ، جموں وکشمیر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں صحافیوں کے لئے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ پربھاش جوشی ایوارڈ حاصل کرنے والے اوم تھانوی نے بھی صحافت کی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ جسٹس لوکور، ایس وائی قریشی اور شاہد صدیقی اور میرا ہیمنگ نے نئی دنیا فاؤنڈیشن ایوارڈ ز کئی ممتاز صحافیوں کو دیے جن میں سوہاسینی حیدر، ڈپلومیٹک ایڈیٹر، دی ہندو بھی شامل ہیں۔ محترمہ حیدر کو جسٹس لوکور اور آنجہانی کلدیپ نیر کی پوتی مندرا نیر سے 'انگریزی صحافت میں ان کی شراکت' کے لیے کلدیپ نیر میڈیا یونٹی ایوارڈ ملا۔ محترمہ حیدر نے ایوارڈ حاصل کرنے پر کہا، میں اس پلیٹ فارم کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جو میرے پاس ہے، جوکہ دی ہندو اخبار ہے۔ یہ ایک ایسے اخبار کی زندہ مثال ہے جس کے لیے تکثیریت ایمان کا مضمون ہے۔۔ دیگر ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں تجربہ کار صحافی ارون شوری اور مرنال پانڈے، دی وائر کے بانی ایڈیٹر سدھارتھ وردراجن؛ فلم ساز انوبھو سنہا، صحافی پریتی چودھری، نوین سوری؛ تھیٹر کے چراغ ایم کے رینا؛ اور انڈیالو پروجیکٹ شامل ہیں۔

وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں جن 5 عرضیوں کی سماعت ہوگی

ان میں مہاراشٹر کے جمیل مرچنٹ کی درخواست بھی شامل

ممبئی، 20 اپریل (یو این آئی(ممبئی کے سماجی کارکن محمد جمیل مرچنٹ ان پانچ افراد میں شامل ہیں جن کی جانب سے حالیہ منظور شدہ اور نافذ العمل وقف (ترمیمی (ایکٹ کے خلاف دائر کردہ درخواستوں پر سپریم کورٹ سماعت کرے گی۔ جمیل مرچنٹ عوامی فلاحی مقاصد کے لیے جانے جاتے ہیں اور مہاراشٹر سے اس معاملے میں واحد درخواست گزار ہیں۔ سپریم کورٹ جن پانچ درخواستوں پر سماعت کرے گی، ان میں جمعیت العلماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری محمد فضل الرحیم، منی پور نیشنل پیپلز پارٹی کے ایم ایل اے شیخ نورالحسن، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اور حیدرآباد سے لوک سبھا رکن اسد الدین اویسی اور محمد جمیل مرچنٹ شامل ہیں۔ مولانا ارشد مدنی ایک ممتاز اسلامی اسکالر اور ملک بھر میں مسلم کمیونٹی کی اہم آواز مانے جاتے ہیں۔ محمد فضل الرحیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری کے طور پر دینی اور قانونی امور میں متحرک کردار ادا کر رہے ہیں۔ شیخ نورالحسن منی پور سے ایم ایل اے ہیں، جب کہ اویسی ملک کے ایک سینئر پارلیمنٹرین ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم سیاست کے اہم نمائندہ بھی ہیں۔

جمیل مرچنٹ نے اس پیشرفت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "میں خوش قسمت ہوں اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اویسی اور دیگر اہم شخصیات کے درمیان ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کا موقع ملا ہے۔" واضح رہے کہ ممبئی کے رہائشی محمد جمیل مرچنٹ نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کردی ہے۔ یہ عرضی اس نئے قانون کو چیلنج کرنے والی مہاراشٹر سے پہلی درخواست ہے۔ محمد جمیل مرچنٹ، جو ایک غیر سیاسی شخصیت ہیں اور دو مساجد کے ذمہ دار بھی ہیں، کی جانب سے دائر کردہ عرضی میں وزارت داخلہ، وزارت اقلیتی امور، اور وزارت قانون و انصاف کے ذریعے یونین آف انڈیا کو فریق بنایا گیا ہے۔ اس درخواست میں وکیل اعجاز مقبول اور وکیل برہان بخاری بطور وکلائے صفائی پیش ہوئے ہیں۔ عرضی گزار نے درخواست میں مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ وقف (ترمیمی (ایکٹ 2025 کی دفعات کو غیر آئینی قرار دے یا کوئی ایسا حکم جاری کرے جو موجودہ حالات میں مناسب اور موزوں ہو۔ اس درخواست میں کے ایس پٹسوامی بمقابلہ یونین آف انڈیا کیس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ جمیل مرچنٹ اس سے قبل مہاراشٹر کے وزیر اور بی جے پی لیڈر نتیش رانے کے خلاف نفرت انگیز تقریر اور رام گری مہاراج کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز تبصرے کے خلاف بھی درخواستیں دائر کرچکے ہیں۔ واضح رہے کہ وقف (ترمیمی (ایکٹ 2025 نے سابقہ وقف ایکٹ 1995 کی جگہ لے لی ہے اور اب اسے یونیفائیڈ مینجمنٹ ایمپاورمنٹ ایفیشینسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ، 2025 جسے "UMEED" کے طور پر جانا جا رہا ہے۔ نئے ایکٹ کے تحت وقف بورڈ میں غیر مسلم افراد کی نمائندگی متعارف کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بل میں یہ شق بھی شامل ہے کہ وقف کے طور پر شناخت کی گئی کسی بھی سرکاری جائیداد کو ختم کر دیا جائے گا۔ مزید یہ کہ وقف بورڈ کو اب یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ وہ کسی جائیداد کے وقف ہونے کے بارے میں انکوائری کرے یا اس کا تعین کرے۔ یہ اختیارات اب مرکزی حکومت کو حاصل ہوں گے، جو اکاؤنٹس کی رجسٹریشن، اشاعت اور آڈٹ سے متعلق ضوابط ترتیب دے سکتی ہے۔ بورڈ اب سی اے جی یا کسی نامزد افسر کے ذریعے وقف کھاتوں کے آڈٹ کا حکم دے سکتا ہے۔

پی ایم مودی نے ایسٹر پر مبارکباد پیش کی

نئی دہلی، 20 اپریل (یو این آئی(وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو ایسٹر کے موقع پر ہم وطنوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ ایسٹر خاص ہے کیونکہ جبلی سال پوری دنیا میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جارہا ہے۔ دعا ہے کہ یہ مقدس موقع ہر فرد میں امید، تجدید اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے۔ چاروں طرف خوشیاں اور ہم آہنگی ہو۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مسٹر مودی نے کہا" ۔ سب کو ایسٹر مبارک ہو۔ یہ ایسٹر خاص ہے کیونکہ جبلی سال پوری دنیا میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جارہا ہے۔ دعا ہے کہ یہ مبارک موقع ہر ایک میں امید، تجدید اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے۔ چاروں طرف خوشی اور ہم آہنگی ہو" ایسٹر ایک عیسائی تہوار ہے جو جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جی اٹھنے کی علامت ہے۔ بہت سے عیسائیوں کے لیے ایسٹر موت پر زندگی کی فتح کا جشن ہے۔

بھارت نے پاکستان کے ذریعہ اسلامی تعاون تنظیم کے پلیٹ فارم کے غلط استعمال پر سخت ردعمل ظاہر کیا

نئی دہلی۔ 20/اپریل۔ ایم این این۔ بھارتی وزارت خارجہ نے پاکستان کی جانب سے اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے پلیٹ فارم کے غلط استعمال پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پاکستان کی ایک "پرانے وقتوں کی عادت" بن چکی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان اپنے داخلی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے اور بھارت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا پھیلانے کے لیے بین الاقوامی فورمز، خاص طور پر او آئی سی کا استعمال کرتا رہا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ جموں وکشمیر اور لداخ بھارت کے اٹوٹ انگ ہیں اور پاکستان کا کوئی بھی پروپیگنڈا اس حقیقت کو بدل نہیں سکتا۔ بیان میں کہا گیا کہ اسلامی تعاون تنظیم کو ایسے مقاصد کے لیے استعمال کرنا او آئی سی کے بنیادی اصولوں اور مقاصد کے منافی ہے۔ بھارت نے ہمیشہ او آئی سی کے رکن ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو اہمیت دی ہے اور امید ظاہر کی کہ تنظیم کو بیرونی عناصر کے اثر و رسوخ سے محفوظ رکھا جائے گا۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور بین الاقوامی برادری میں اپنی ساکھ بہتر بنانے کے لیے تعمیری رویہ اپنانا چاہیے۔

اے پی کا نیا دارالحکومت امراوتی قابل تجدید توانائی سے چلنے والا دنیا کا پہلا شہر بنے گا

حیدرآباد 20 اپریل (یو این آئی) آندھرا پردیش کا دارالحکومت امراوتی تاریخ رقم کرنے تیار ہے کیونکہ یہ پوری طرح سے قابل تجدید توانائی سے چلنے والا دنیا کا پہلا شہر بننے کا ہدف رکھتا ہے، کیونکہ ٹاؤن پلانرس ایک انتہائی جدید لیکن ماحولیاتی طور پر پائیدار 'عوام کا دارالحکومت' بنانا چاہتے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ 2,700 میگاواٹ سبز توانائی کو استعمال کرنے کے ایک پرجوش منصوبہ کے ساتھ، شہر کا مقصد اپنی تمام بجلی کی ضروریات کو شمسی، ہوا اور پن بجلی جیسے پائیدار ذرائع سے پورا کرنا ہے۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کا خواب نیا دارالحکومت کا منصوبہ صاف توانائی اور آب وہوا کے لئے ہندوستان کے وسیع عزم کے ساتھ مضبوطی سے ہم آہنگ ہے۔ دریائے کرشنا کے کنارے گرین فیلڈ کیپٹل سٹی کا سنگ بنیاد وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ اس مہینے میں رکھنے کی امید ہے۔ 65,000 کروڑ روپے کا یہ منصوبہ 217 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، جس میں آندھرا پردیش کیپٹل ریجن کا رقبہ 8,352 مربع کلومیٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا سب سے نیا دارالحکومت، وجئے واڑہ اور گنٹور کے درمیان آنے والا، نہ صرف سبز شہری منصوبہ بندی میں ہندوستان کی اختراع کو ظاہر کرے گا بلکہ عالمی صاف توانائی کی منتقلی میں اس کی قیادت کو بھی تقویت دے گا۔

سدارامیا نے روہت ویمولا ایکٹ کی تجویز پر راہل کو خط لکھا

بنگلورو، 20 اپریل (یو این آئی(کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو خط لکھ کر تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیاز پر ان کی تشویش کے تئیں اظہار یکجہتی کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے روہت ویمولا کے نام سے ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے۔ ایک خط میں مسٹر سدارامیا نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل کے ہفتہ کو 16 اپریل کو لکھے گئے پچھلے خط کا جواب دیا، جس میں مسٹر راہل نے بی آر امبیڈکر کے ساتھ ہوئے امتیازی سلوک اور پسماندہ طبقات کی مسلسل حالت زار کا حوالہ دیا تھا۔ مسٹر راہل گاندھی کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر سدارامیا نے لکھا"، میں بھی آپ کے جذبات میں دل کی گہرائیوں سے شریک ہوں۔ ہمیں دلتوں، قبائلیوں اور پسماندہ طبقات کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے ہاتھ ملانا چاہیے۔" انہوں نے کہا"، کسی بھی بچے یا بالغ کو اس شرمندگی اور بدنامی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے جس کا سامنا بابا صاحب کو کرنا پڑا۔" وزیر اعلیٰ نے مساوات پر مبنی معاشرے کی تعمیر کے لیے اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے قانونی مشیروں کو 'روہت ویمولا ایکٹ' کا مسودہ تیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ایک مجوزہ قانون جس کا مقصد پوری ریاست کے تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو روکنا ہے۔ انہوں نے کہا"، یہ قانون ایک رکاوٹ کا کام کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مظلوم طبقات کو ہمارے تعلیمی نظام میں مزید کسی قسم کے امتیاز کا سامنا نہ کرنا پڑے۔" قابل ذکر ہے کہ یہ قدم پورے ملک میں حالیہ کئی واقعات کے پیش نظر سماجی انصاف اور شمولیت، خاص طور پر تعلیمی مقامات پر، کے حوالہ سے کانگریس پارٹی کے اندر بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان اٹھایا گیا ہے۔ جنوری 2016 میں، حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی (ایچ سی یو (کے 26 سالہ ریسرچ اسکالر روہت ویمولا نے ذات پات کے امتیاز کا الزام لگاتے ہوئے خودکشی کرلی تھی۔

زراعت میں ہندوستان-برازیل تعاون کی مضبوط شروعات

نئی دہلی، 20 اپریل (یو این آئی(مرکزی زراعت اور کسانوں کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان کے برازیل کے دورے سے دونوں ممالک کے درمیان زراعت کے شعبے میں تعاون کی مضبوط شروعات ہوئی ہے۔ برکس ممالک کے وزرائے زراعت کی 15ویں میٹنگ میں شرکت کے لیے برازیلیا کا دورہ کرنے والے مسٹر چوہان نے برازیل کے فارموں کا دورہ کیا اور ہندوستانی تناظر میں زرعی ٹیکنالوجی کا جائزہ لیا اور اسے سمجھا۔ انہوں نے ٹماٹر، سویابین اور مکئی کی کاشت میں خصوصی دلچسپی ظاہر کی اور ہندوستان میں اس کے عمل اور مشینیں لگانے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ہندوستان میں سویابین کی پیداوار اور برآمد کو فروغ دینے کے امکانات تلاش کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی کسانوں کو زراعت کے میکانائزیشن کے فوائد فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی ضروری ہے۔ یہ دورہ مرکزی وزیر کی قیادت میں ہندوستانی وفد کی شرکت کے ساتھ ہندوستان اور برازیل کے درمیان زرعی تجارت، ٹیکنالوجی اور اختراع کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ مسٹر چوہان کا برازیل کا دورہ صرف ایک سفارتی نہیں ہے بلکہ ہندوستانی زراعت کے لیے تکنیکی اختراع، پیداوار میں اضافے اور عالمی شراکت داری کے لیے ایک ٹھوس پہل ہے، جس سے کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ برازیلیا میں برکس کے وزرائے زراعت کی 15ویں میٹنگ میں ہندوستان کے وزرائے زراعت اور سینئر عہدیداروں کے ساتھ ساتھ میزبان برازیل اور برکس کے رکن ممالک بشمول روس، چین، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، مصر، متحدہ عرب امارات، ایتھوپیا، انڈونیشیا اور ایران نے شرکت کی۔ مسٹر چوہان کا یہ دورہ ہندوستان اور برازیل کے درمیان زرعی تعاون کو ایک نئی سمت دے گا۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان زرعی تجارت کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے برازیل کے ساتھ موسمیاتی لچکدار سویابین کی اقسام، میکانائزیشن، درست کھیتی اور پائیدار زرعی طریقوں کے بارے میں علم کا اشتراک کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے برازیل کے زرعی ماڈل، میکانائزیشن، آبپاشی اور تحقیق سے سیکھنے اور اسے ہندوستانی زراعت میں لاگو کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی تاکہ ہمارے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ فوائد فراہم کیے جاسکیں۔

نیتاجی سبھاش چندر بوس کو 'موئرنگ ڈے'، پرخراج عقیدت

نئی دہلی، 20 اپریل (یو این آئی(نیتاجی سبھاش چندر بوس کی 129ویں یوم پیدائش کے موقع پر قومی راجدھانی دہلی میں اتوار کو آئی این اے ٹرسٹ کی طرف سے 'موئرنگ ڈے، عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مرکزی وزیر مملکت برائے ہاؤسنگ اور شہری امور ٹوکن ساہو تھے۔ اس موقع پر دہلی حکومت کے کابینی وزیر رویندر اندراج سنگھ اور شوبھت یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر کنور شیکھر وجیندر بحیثیت مہمان خصوصی موجود تھے۔ اس کے علاوہ آئی این اے ٹرسٹ کے چیئرمین بریگیڈیئر آر ایس چکارا، ٹرسٹی دنیش سنگھ، ڈاکٹر ندھی کمار اور اسٹریٹجک ایڈوائزر مندیپ مکھرجی بھی اپنی موجودگی کے ساتھ موجود تھے۔ معروف رقاصہ اور راجیہ سبھا کی رکن سونل مان سنگھ علامتی طور پر ثقافتی سرپرست کے طور پر پروگرام میں موجود تھیں۔ تقریب کا آغاز چراغ جلانے اور 'وندے ماترم' کے گانے سے ہوا۔ اس کے بعد 19ویں آئی این اے میموریل لیکچر میں مسٹر سنگھ نے نیتاجی کی جدوجہد کو سماجی انصاف اور عزت نفس کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "موئرنگ محض ایک فوجی فتح نہیں تھی بلکہ ہندوستانیوں کی آزادی کی خواہش کا اخلاقی اعلان تھا۔" مسٹر ساہو نے کہا کہ "سمارٹ سٹی اور سستی ہاؤسنگ اسکیمیں نیتاجی کے ویژن کے مطابق ہیں۔ موئرنگ کو "شہری نشاۃ ثانیہ کا لمحہ" قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر وجیندر نے کہا کہ نیتاجی کی میراث کو تعلیم اور قیادت کی تربیت کے ذریعے نئی نسل تک پہنچانا چاہیے۔ پروگرام میں مہمانوں کو آئی این اے کیپ پہنا کر ان کی عزت افزائی کی گئی۔ "قدم قدم بڑھائے جا" کے گانے نے آزاد ہند فوج کے جذبے کو زندہ کیا۔ آئی این اے ٹرسٹ کے چیئرمین بریگیڈیئر چھیکارہ نے کہا کہ "نیتاجی کی زندگی ماضی نہیں بلکہ مستقبل کے لیے رہنما ہے۔ ہم نوجوانوں کو متاثر کرنے کے لیے نیتاجی سبھاش ملٹری اسکول اور حب الوطنی کے پروگرام چلا رہے ہیں۔ "انہوں نے کہا کہ "آزادی صرف فتح نہیں بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔"

بھارت اور فرانس 28 اپریل کو رافیل-میرین لڑاکا طیاروں کے لیے اب تک کے سب سے بڑے معاہدے پر دستخط کریں گے

نئی دہلی۔ 20/اپریل۔ ایم این این۔ ہندوستان اور فرانس کے درمیان 28 اپریل کو ہندوستانی بحریہ کو 26 رافیل میرین طیاروں کی فروخت کے معاہدے پر دستخط ہونے کا امکان ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ دستخطی تقریب کے دوران دونوں اطراف کے سینئر حکام موجود ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق یہ تقریب ساؤتھ بلاک میں وزارت دفاع کے ہیڈکوارٹر کے باہر بھی منعقد کرنے کا منصوبہ ہے۔ توقع ہے کہ فرانسیسی وزیر اتوار کو اس کے لیے ہندوستان پہنچیں گے۔ ہندوستان نے اس ماہ کے شروع میں 9 اپریل کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت سے حکومت کے معاہدے کے تحت کابینہ کمیٹی برائے سلامتی کی میٹنگ میں فرانس کے ساتھ 26 رافیل-میرین لڑاکا طیاروں کے لئے اپنے اب تک کے سب سے بڑے دفاعی سودے کو منظوری دی۔ حکومت سے حکومت کے اس معاہدے میں 22 سنگل سیٹر اور چار ٹوئن سیٹر جیٹ طیارے شامل ہوں گے۔ ساتھ ہی بیڑے کی دیکھ بھال، لاجسٹک سپورٹ، اہلکاروں کی تربیت، اور مقامی اجزاء کی تیاری کے لیے ایک جامع پیکج بھی شامل ہوگا۔ یہ جنگجو INS وکرانت سے کام کریں گے اور موجودہ مگ 29K بیڑے کی مدد کریں گے۔ ہندوستانی فضائیہ کے پاس پہلے سے ہی 36 طیاروں کا بیڑا ہے جسے 2016 میں ایک علیحدہ معاہدے کے تحت حاصل کیا گیا تھا۔

مایا کو کاٹنے کا کام پرمہاوتار پرمہنس یوگانند جی کی طرف سے دی گئی ایک تکنیک ہے

اس پر مسلسل مشق کرنے، اس کے اسباق پڑھنے اور گروپ مراقبہ کرنے سے بری عادتیں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں: برہمچاری اتلانند

کرشن بہاری مشرا

رانچی 20 اپریل: وہم کو ختم کرنے کا کام ایک تکنیک ہے جسے پرمہاوتار پرمہانس یوگانند جی نے بتایا ہے۔ ان تکنیکوں کو مسلسل مشق کرنے، ان کے اسباق کو پڑھنے اور گروپ مراقبہ کرنے سے، آپ خود کو بری عادتوں سے آزاد کرلیں گے۔ اس کے بعد آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ روحانی راستے پر کہاں پہنچ گئے ہیں۔ برہمچاری اتلانند نے یہ باتیں آج یوگدا ستسنگ آشرم میں یوگدا عقیدت مندوں کے درمیان اتوار کے ستسنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری عادات کا ہماری زندگی پر خاص اثر پڑتا ہے۔ اس لیے وہ عادات جو ہم میں داخلی تبدیلی کے لیے پیوست ہو چکی ہیں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ دراصل عادات کیا ہیں؟ دراصل عادتیں وہ چیزیں ہیں جو ہم بار بار کرتے ہیں، یہ بار بار ہماری عادتیں بن جاتی ہیں۔ جو برا بھی ہو سکتا ہے اور اچھا بھی۔ انہوں نے کہا کہ اچھی عادات ہماری روحانی راہوں کو روشن کرتی ہیں، ہمیں بہتر بناتی ہیں، جب کہ بری عادتیں ہماری روحانی راہوں میں رکاوٹیں کھڑی کر کے ہمیں الہی راستے سے منحرف کر دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم بری عادات کو دور کرنا چاہتے ہیں تو اس کا بہترین حل مراقبہ ہے۔ برہمچاری اتلانند نے کہا کہ ہم سب عادتوں کی وجہ سے بہت سے کام کرتے ہیں۔ ہماری زندگی انہی عادات کی وجہ سے چلتی ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے۔ ان عادات کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے بری عادتیں ہم پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہیں کہ ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ کب ہماری زندگی تباہ ہونے لگی یا کب ہم راہِ خدا سے بھٹک گئے۔ انہوں نے کہا کہ اچھی عادتیں ہماری دوست ہیں اور بری عادتیں ہماری دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک کو عادات کا تجزیہ کرنا سیکھنا چاہیے۔ کن عادتوں کی وجہ سے ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں اور کن عادتوں کی وجہ سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ چونکہ یہ عادات آپ کی ہیں اس لیے کوئی دوسرا ان کا تجزیہ نہیں کرے گا، اس لیے خود ان کا تجزیہ کریں اور اپنے آپ کو بہتر صورتحال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم بری عادتوں سے آسانی سے بچ سکتے ہیں۔ اگر ہم گروجی کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ انہوں نے کہا کہ گروجی نے کہا ہے کہ جب تک ہم نئے ماحول میں اپنی اچھی عادات کو مکمل طور پر نہیں اپنا لیتے، ہمیں خود کو اپنی پرانی بری عادتوں کے ساتھ رابطہ نہیں ہونے دینا چاہیے۔ جیسے ہی ہم اچھی عادتیں اپنا لیں گے، وہ بری عادتیں خود بخود ہم سے دور ہو جائیں گی۔ پھر اس کا ہم پر کوئی سائیڈ ایفیکٹ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر ہم اچھی عادتیں اپنا لیں اور خود کو بری عادات کے زیر اثر رکھیں تو یقیناً ہمیں کوئی کامیابی نہیں ملے گی۔ برہمچاری اتولانند نے اس پر سب کے سامنے ایک خوبصورت مثال پیش کی، جو قابل تعریف تھی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ صرف وہی بری عادتوں پر قابو پا سکتا ہے۔ جس کی قوت ارادی مضبوط ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپنی زندگی میں پسند اور ناپسند کو زیادہ اہمیت نہ دیں کیونکہ یہ بھی بری عادتوں کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مضبوط قوت ارادی کے بغیر آپ اپنے دماغ پر قابو نہیں پا سکتے۔ مضبوط قوت ارادی سے ہی ہم ہر قسم کے مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی بری عادتوں سے چھٹکارا پانا چاہتا ہے تو اسے کریا یوگا کی مشق کرنی چاہئے۔ کریا یوگا کی مشق کے بعد اسے خود کو الہی محبت سے بھرنا پڑے گا۔ ایسا کرنے سے انسان خود محسوس کرے گا کہ وہ بری عادتوں سے نجات کی راہ پر آگے بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ وہ جھوٹ بولنے کی عادت نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر آپ کی صحت خراب ہے تو ایسے لوگوں سے رابطے میں رہیں جو اچھی صحت کے حامل ہیں۔ اگر آپ منفی خیالات سے بھرے ہوئے ہیں، تو ایسے لوگوں سے رابطہ کریں جو مثبت خیالات سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ کھانا، شراب نوشی، کسی سے جھگڑا، جھوٹ بولنا، غصہ آنا، یہ تمام عادتیں بری عادتیں سمجھی جاتی ہیں۔ اگر آپ بری عادتیں کا کھانا نہیں کھلائیں گے تو یہ بری عادتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اس کو ختم کرنے کا ایک اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر روز اس کے بارے میں سوچیں کہ آپ نے آج کیا غلط کیا اور جیسے ہی آپ کو غلط کام کا پتہ چل جائے، اپنی مضبوط قوت ارادی سے اسے فوراً ختم کرنا شروع کر دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ غلط چیزیں آپ کی عادات میں شامل نہیں ہوں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہتر ہو گا کہ آپ گروجی کو اس کام میں شامل کریں اور ان سے دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔ وہ ضرور آپ کی مدد کریں گے۔ آپ کے راستے کو روشن کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اچھی عادتیں کیا ہیں؟ ستسنگ کرنا، مراقبہ کرنا، سچ بولنا، کسی کی مدد کرنا، گرو کے بتائے ہوئے اسباق کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا، بکواس نہ کرنا، عاجزی اختیار کرنا، خدا اور گرو کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا، ہمیشہ لینے کے بجائے دینے پر یقین رکھنا، خود غرضی کی بجائے بے لوث خدمت میں مشغول رہنا، یہ تمام عادتیں اچھی عادتیں ہیں۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بے لوث خدمت کا پھل اوپر سے ملتا ہے۔ یہ ملنا ہی ملنا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ خدمت ہے۔ جو اللہ کو بہت پسند ہے۔

-مصنف بہار-جھارکھنڈ کے سینئر صحافی اور Vidrohi24 کے ایڈیٹر ہیں۔

جگتدل پیام انسانیت کا جشن اعلیٰ حضرت اور تیسرا شاندار نعتیہ مقابلہ

ہوڑہ 20 اپریل): راست (گزشتہ 18 اپریل 2025، بعد نماز عشاء، جگتدل پیام انسانیت سوسائٹی کے زیر اہتمام، رستم گمٹی جگتدل میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی ولادت کی مناسبت سے ایک بابرکت نعتیہ مقابلہ منعقد ہوا۔ مقابلے میں کل 10 نعت خواں حضرات نے نعتیہ کلام کو عقیدت و محبت سے پیش کیا۔ مہمانان خصوصی اور جج حضرات میں مولانا کلام حسین، جواں سال معروف شاعر علی شاہد دلکش، معروف نعت خواں نور الہدیٰ پیکر، معروف مداح خیر الوریٰ ناظر حسین، بلبلِ باغ محسن کائنات و معروف نعت خواں توفیق رضا، اور قاری و سابق فوجی محمد نظام الدین صاحب کی تشریف آوری ہوئی۔ مذکورہ بابرکت پر گرام محلے کے نوجوانان اور جگتدل پیام انسانیت سوسائٹی کے روح رواں کی محنت سے بڑا کامیاب رہا۔ واقعی یہ نعتیہ مقابلہ آنے والی نسلوں میں عشقِ رسول ﷺ اور محبت اعلیٰ حضرت کو فروغ دینے کا ایک خوبصورت ذریعہ ثابت ہوگا۔ کل پانچ امیدواروں کو پہلا تا پانچواں مقام حاصل کرے پر انعامات نوازے گئے۔

نیتن یاہو کا غزہ جنگ کے 'نازک مرحلے' کا اعلان

حماس کی جنگ بندی شرائط مسترد: قیدیوں کو واپس لانے کے لیے نیتن یاہو پر شدید دباؤ

تل ابیب 20 اپریل (ایجنسی): اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے حماس کے مطالبات کو تسلیم کیے بغیر غزہ سے بقیہ اسرائیلی قیدیوں کو وطن واپس لانے کا عزم کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ فلسطینی سرزمین پر فوجی مہم ایک "نازک مرحلے" میں داخل ہو چکی ہے۔ حماس جو غزہ جنگ کے مستقل خاتمے کی خواہاں ہے، نے جنگ بندی کی نئی تجویز مسترد کر دی جس کے بعد اپنے پہلے تبصرے میں نیتن یاہو نے کہا، "مجھے یقین ہے کہ ہم حماس کی مرضی کے سامنے ہتھیار ڈالے بغیر اپنے قیدیوں کو گھر واپس لا سکتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم مہم کے ایک نازک مرحلے پر ہیں اور اس وقت ہمیں جیتنے کے لیے صبر اور عزم کی ضرورت ہے۔"

'نیتن یاہو کے پاس کوئی منصوبہ نہیں'

دریں اثناء ایک اسرائیلی مہم گروپ نے ہفتے کے روز وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو پر زور دیا کہ وہ غزہ سے قیدیوں کو واپس لانے کے لیے ایک معاہدہ یقینی بنائیں خواہ اس کا مطلب جنگ کا خاتمہ ہی ہو۔ قیدیوں اور لاپتہ خاندانوں کے فورم نے ایک بیان میں کہا، "نیتن یاہو کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ آج رات ہم نے لامتناہی گفتگو سنی کہ کیا نہ کریں۔ ہم اپنے وزیر اعظم سے یہ سننا چاہتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیے۔" نیز بیان میں کہا گیا، "ایک واضح، قابل عمل اور فوری حل یہ ہے جو ابھی حاصل کیا جا سکتا ہے: ایک معاہدہ طے کریں جس سے سب گھر واپس آجائیں -- خواہ اس کا مطلب لڑائی روکنا ہی ہو۔"

مسجد اقصیٰ پر بمباری کے اسرائیلی منصوبے کے بارے میں فلسطینی انتباہ

فلسطینی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز اسرائیلی تنظیموں کی جانب سے مشرقی القدس میں مسجد اقصیٰ پر بمباری کے منصوبے کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ فلسطینی نیوز اینڈ انفارمیشن ایجنسی "وفا" کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں وزارت نے ان تنظیموں سے وابستہ پلیٹ فارمز پر پھیلائی جانے والی تنبیہ کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ اس انتباہ میں مسجد اقصیٰ کو اڑا دینے اور تباہ کرنے اور اس کی جگہ مبینہ ہیکل کی تعمیر کی بات کی گئی تھی۔

وزارت خارجہ نے ان کالوں کو مقبوضہ بیت المقدس میں عیسائی اور اسلامی مقدس مقامات کو نشانہ بنانے کے لیے ایک منظم اشتعال انگیزی قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے اسرائیل کے حکمران غزہ کی پٹی میں کیے جانے والے جنگی جرائم پر کمزور بین الاقوامی رد عمل کے تناظر میں اب خود کو اپنے توسیع پسندانہ اور نسل پرستانہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے قابل محسوس کر رہے ہیں۔ وزارت نے بین الاقوامی برادری اور اس کے متعلقہ اقوام متحدہ کے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ اس اشتعال انگیزی سے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ نمٹا جائے۔ اسرائیلی حکومت کی طرف سے ہمارے لوگوں کو تنہا کرنے کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی قانون کے تحت مطلوبہ اقدامات کیے جائیں۔

عالمی برادری امن کے لیے اسرائیل کو بین الاقوامی اور علاقائی خواہشات پر عمل کرنے اور بین الاقوامی قانونی قراردادوں کی تعمیل کرنے پر مجبور کریں۔ واضح رہے اسرائیلی آباد کاروں نے گذشتہ ہفتے یہودیوں کے مذہبی تہوار کی چھٹی کے دوران اسرائیلی فورسز کی حفاظت میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا بول دیا تھا۔ غزہ میں جنگ کے متوازی طور پر اسرائیلی فوج اور آباد کاروں نے مشرقی القدس اور مغربی کنارے میں اپنی وحشیانہ کارروائیاں بڑھا دی ہیں۔ سات اکتوبر 2023 سے غزہ میں قتل عام جاری ہے اور اسی دوران صہیونی فورسز نے مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے میں 952 فلسطینیوں کو شہید اور سات ہزار سے زیادہ کو زخمی کر دیا ہے۔ فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق 16 ہزار فلسطینیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ اسرائیلی فورسز نے غزہ کی پٹی پر نسل کشی پر مبنی کارروائیاں کر کے 167000 فلسطینیوں کو شہید یا زخمی کر دیا ہے۔

حوثیوں کا بحیرہ احمر میں دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنانے کا اعلان

گروپ نے اسرائیل کو نشانہ بنانے کا بھی اعلان کیا، راس عیسیٰ بندرگاہ پر مزید حملوں کے عزم کا اظہار

بیروت، 20 اپریل (ایجنسی): حوثیوں نے اسرائیل اور دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں پر حملے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ راس عیسیٰ کی بندرگاہ پر امریکی فضائی حملے میں 74 افراد کے جاں بحق ہونے کے اعلان کے ایک دن بعد حوثی گروپ نے امریکہ اور اسرائیل کے مزید اہداف پر حملے کرنے کے عزم کا اظہار بھی کر ڈالا ہے۔ حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ ساری نے صنعاء میں ایک مظاہرے کے دوران ایک تقریر میں کہا کہ انہوں نے ایک بیلسٹک میزائل سے تل ابیب کے بن گوریون ہوائی اڈے کے آس پاس میں ایک فوجی ہدف کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے امریکی طیارہ بردار بحری جہاز ٹرومین اور وِنسن اور بحیرہ احمر میں ان سے منسلک لڑاکا طیاروں کو متعدد میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بناتے ہوئے دوہرا فوجی آپریشن کیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بحیرہ عرب میں پہنچنے کے بعد وِنسن کیریئر کو پہلی مرتبہ نشانہ بنایا گیا ہے۔ یحییٰ ساری نے حوثی ٹھکانوں پر مسلسل امریکی حملوں کے باوجود تصادم، ہدف سازی، مشغولیت اور تصادم کی کارروائیوں۔ کو مزید انجام دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ اسرائیلی فوج نے جمعہ کی صبح اعلان کیا کہ اس نے یمن سے فائر کیے گئے ایک میزائل کو ناکارہ بنا دیا ہے۔ اس میزائل کی وجہ سے کئی علاقوں میں سائرن بجنا شروع ہو گئے تھے۔ امریکی فوج نے جمعرات کو کہا تھا کہ اس کی افواج نے حوثیوں کو سپلائی اور فنڈنگ روکنے کے لیے راس عیسیٰ بندرگاہ کو تباہ کر دیا ہے۔ نومبر 2023 سے حوثیوں نے بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر درجنوں میزائل حملے کیے ہیں اور اسرائیل میں مقامات کو نشانہ بنایا ہے۔ تاہم حوثیوں کے ان حملوں سے اسرائیل کو کوئی قابل ذکر بڑا نقصان نہیں ہوا ہے۔

امریکہ میں ہزاروں ٹرمپ مخالف مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے

واشنگٹن، 20 اپریل (یو این آئی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف اس ماہ ملک بھر میں ہزاروں مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے اور ان کے حالیہ اقدامات کی مذمت کی اور انہیں امریکہ کے بنیادی جمہوری اصولوں کے لیے خطرہ قرار دیا۔ بی بی سی کے مطابق "50501" کے نام سے جانا جانے والا یہ احتجاج امریکی انقلابی جنگ کے آغاز کی 250 ویں سالگرہ کے موقع پر "50 احتجاج، 50 ریاستیں، 1 تحریک" کے لیے تھا۔ نیویارک سے لے کر سان فرانسسکو، واشنگٹن، شکاگو، رہوڈ آئی لینڈ، میری لینڈ، وسکونسن، ٹینیسی، ساؤتھ کیرولائنا، مین ہٹن، بوسٹن وغیرہ تک کئی علاقوں میں صدر کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ ہفتے کے روز ہونے والے مظاہروں میں مسٹر ٹرمپ کے متعدد اقدامات پر توجہ دی گئی، جن میں حکومتی کارکردگی کو کم کرنے کے اقدامات، امریکی سرکاری ملازمتوں اور دیگر اخراجات میں کٹوتی اور ایل سلواڈور کے شہری ابریگو گارشیا کو واپس کرنے میں انتظامیہ کی ہچکچاہٹ شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ کچھ مظاہرے امریکی انقلابی جنگ کے جذبے سے متاثر تھے، جن میں "نو کنگز" کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

امریکی ریاست نبراسکا میں چھوٹا طیارہ دریا میں گرنے سے تین افراد ہلاک

لاس اینجلس، 20 اپریل (یو این آئی) امریکہ کی وسط مغربی ریاست نبراسکا میں جمعہ کی رات ایک چھوٹا طیارہ دریا میں گرنے سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ ڈوج کاؤنٹی شیرف کے دفتر کے مطابق ایک چھوٹا طیارہ فریمونٹ کے جنوب میں دریائے پلیٹ کے ساتھ پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ طیارہ دریا میں گر گیا۔ طیارے میں سوار تینوں افراد کی شناخت ہو گئی ہے۔ دفتر نے ہفتہ کو ایک بیان جاری کیا جس میں متاثرین کے اہل خانہ اور ڈاج کاؤنٹی کمیونٹی کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ حادثے کی تحقیقات امریکی فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن اور نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کریں گے۔

چین نے ہنگامی انسانی امداد کی ساتویں کھیپ میانمار بھیجی

ینگون، 20 اپریل (یو این آئی) چینی حکومت کی طرف سے بھیجی گئی ہنگامی انسانی امداد کی ساتویں کھیپ اتوار کو میانمار کے ینگون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچی۔ میانمار میں 28 مارچ کو آنے والے 7.9 شدت کے زلزلے کے بعد سے اب تک 3,726 افراد ہلاک اور 5,105 زخمی ہو چکے ہیں، جب کہ 129 افراد لاپتہ ہیں۔ چینی حکومت کی طرف سے بھیجی گئی 95 ٹن ہنگامی امداد کی ساتویں کھیپ ینگون پہنچ گئی، جس میں اموکسیلن، پیراسیٹامول، آئبوپروفین جیسی ضروری ادویات شامل ہیں۔

زیلنسکی نے چین پر روس کو ہتھیار فراہم کرنے کا الزام لگایا

کیف۔ 20 اپریل (ایم این این): یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے جمعرات کو کہا کہ چین روس کو ہتھیار اور بارود فراہم کر رہا ہے۔ پہلی بار اس نے کھلے عام بیجنگ پر ماسکو کے لیے براہ راست فوجی مدد کا الزام لگایا ہے۔ یوکرائنی رہنما نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ان کی حکومت کو یہ انٹیلی جنس بھی ہے کہ چین روسی سرزمین پر ہتھیار تیار کر رہا ہے اور وہ اگلے ہفتے مزید تفصیلات فراہم کر سکیں گے۔ چین جس کے پاس دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت ہے، یوکرین میں ماسکو کی تین سالہ جنگ کے دوران روس کے ساتھ قریبی اقتصادی تعلقات رہے ہیں۔ لیکن اس نے غیر جانبداری کی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور جنگ میں کسی بھی قسم کی شمولیت سے انکار کیا ہے۔

چین کے معاشی اور فوجی عزائم کا مقابلہ کرنے کے لیے امریکہ۔ جاپان کے قریبی تعاون کی مضبوط بانا چاہئے: امریکی ایلچی

ٹوکیو۔ 20 اپریل (ایم این این): جاپان میں نئے تعینات ہونے والے امریکی سفیر، جارج گلاس، ٹوکیو پہنچے ہیں اور انہوں نے چین کے معاشی اور فوجی عزائم کا مقابلہ کرنے کے لیے امریکہ-جاپان کے قریبی تعاون کی مضبوط خواہش پر زور دیا ہے، بشمول اس کے قرض دینے کے طریقوں اور تجارتی قوانین کو روکنے کی کوششیں۔ گلاس نے جاپان پر موجودہ امریکی محصولات کے باوجود ایک نئے تجارتی معاہدے کے بارے میں امید کا اظہار کیا، اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ چین کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا اور امریکہ-جاپان اتحاد کو مضبوط کرنا اولین ترجیحات ہیں، اس کے ساتھ ساتھ امریکی اور جاپانی شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانا۔ اس تعاون میں اہم فوجی تعاون شامل ہے، جاپان میں امریکی فوجیوں کی خاطر خواہ موجودگی کا فائدہ اٹھانا اور چین کی طرف سے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے جاری جاپانی فوجی توسیع، جو دونوں ممالک کے درمیان مضبوط ہوتے ہوئے اسٹریٹجک اور سیکورٹی تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔

بدھ مت کی زندگی کی رہائی کے طریقوں پر چین کا بڑھتا ہوا کنٹرول

بیجنگ۔ 20 اپریل۔ ایم این این۔ چینی حکومت، یونائیٹڈ فرنٹ اور بدھسٹ ایسوسی ایشن آف چائنا کے ذریعے، بدھ مت کی زندگی کی رہائی کے طریقہ کار پر ضوابط کو سخت کر رہی ہے، تجارتی کاری اور ماحولیاتی اثرات کے بارے میں خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے، اسے 'نظریاتی تفہیم' کے مسئلے کے طور پر تیار کر رہی ہے۔ ایک حالیہ میٹنگ میں ماحولیاتی تہذیب اور سوشلسٹ بنیادی اقدار کے بارے میں شی جن پنگ کی فکر کے ساتھ زندگی کی رہائی پر زور دیا گیا، جس کے لیے مختلف سرکاری محکموں کی جانب سے عمل اور نگرانی کی منظوری سے متعلق قوانین اور ضوابط کی پابندی ضروری ہے۔ زندگی کی رہائی پر واضح طور پر پابندی عائد نہیں کرتے ہوئے، نئے اقدامات کا مقصد بدھ مت کے معاملات پر کنٹرول کو مضبوط بنانا ہے، اس عمل کے بارے میں خدشات کو بدھ مت کی سرگرمیوں کی وسیع تر نگرانی اور ضابطے کے بہانے کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ یہ اقدام چینی کمیونسٹ پارٹی کے ملک کے اندر مذہبی طریقوں پر بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور کنٹرول کے وسیع رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔

شمالی غزہ میں اسرائیلی فوجی ہلاک، 3 شدید زخمی

یروشلم، 20 اپریل (یو این آئی): اسرائیل ڈیفنس فورس (آئی ڈی ایف) نے ایک بیان میں کہا کہ اس کا ایک فوجی جوان ہفتہ کے روز شمالی غزہ کی پٹی کے بیت حنون میں ہلاک ہو گیا اور تین دیگر شدید زخمی ہو گئے بیان کے مطابق، ہلاک ہونے والا سپاہی 35 سالہ غالب سلیمان النصاصرہ تھا، جو جنوبی اسرائیل کے شہر راحہ کا باشندہ 35 سالہ ٹریکر تھا بیان میں مزید کہا گیا کہ ایک دوسرے آئی ڈی ایف ٹریکر اور دو خواتین فوجی شدید زخمی ہوئے۔ اسرائیل کے چینل 12 نیوز نے اطلاع دی ہے کہ حماس کے عسکریت پسند مخفی سرنگ کے شافٹ سے نکلے اور آئی ڈی ایف فورس پر آر پی جی فائر کیا جس سے دو خواتین فوجی زخمی ہو گئیں۔

سعودی عرب سے 4700 پاکستانی بھکاریوں کو ملک بدر کیا گیا

گجرات (پاکستان)، 20 اپریل (ایم این این): وفاقی وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کا کہنا ہے کہ پاکستان میں تقریباً 22 ملین بھکاری ہیں جو کم از کم 42 ارب روپے سالانہ کماتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ان کی بڑھتی ہوئی آبادی بیرون ملک میں پاکستان کی امیج کو خراب کر رہی ہے۔" وہ ہفتہ کو اپنے آبائی شہر سیالکوٹ میں پاکستان ریڈی میڈ گارمنٹس مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن (PRGMEA) کے اراکین سے گفتگو کر رہے تھے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے بھکاریوں کی ملک بدری کے حالیہ اعداد و شمار کا اشتراک کرتے ہوئے، مسٹر آصف نے کہا کہ اکیلے سعودی عرب نے کم از کم 4,700 پاکستانی بھکاریوں کو ملک بدر کیا ہے۔ فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) جس نے گزشتہ سال ایک پارلیمانی باڈی کو بریفنگ دی تھی کے مطابق 2024 کو ختم ہونے والے گزشتہ تین سالوں کے دوران سعودی عرب کی جانب سے 4000 بھکاریوں کو ملک بدر کیا گیا۔ سعودی عرب میں انسداد بھیک مانگنے کا ضابطہ لوگوں کو بھیک مانگنے یا بھیک مانگنے والے نیٹ ورکس میں حصہ لینے سے روکنے کے لیے بنایا گیا ہے، مالی جرمانے اور قید جیسی سزائیں دی جاتی ہیں۔ بھیک مانگنے میں ملوث غیر ملکی افراد کو سزا پوری کرنے کے بعد ملک بدری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایف آئی اے کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ حالیہ دنوں میں جنوبی پنجاب، کراچی اور اندرون سندھ کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے پیشہ ور بھکاریوں کو مختلف مشرق وسطیٰ ممالک سے ڈی پورٹ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار جب یہ بھکاری واپس آتے ہیں تو ان کے نام ایف آئی اے امیگریشن کی پاسپورٹ کنٹرول لسٹ (پی سی ایل) میں ڈال دیے جاتے ہیں تاکہ ان پر دوبارہ پاکستان سے باہر سفر کرنے پر پابندی لگائی جا سکے۔ انہوں نے سیالکوٹ کے تاجر برادری سے کہا کہ وہ معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے اپنا بینک قائم کریں۔ اس موقع پر سیالکوٹ سے مسلم لیگ ن کے اراکین اسمبلی، چیئرمین پی آر جی ایم اے اعجاز کھوکھر اور دیگر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف اور ان کی کابینہ کمیونٹی کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہے۔ قبل ازیں پی آر جی ایم اے کے سربراہ نے اپنی ایسوسی ایشن کے مطالبات کا چارٹر پیش کیا۔

امریکی محصولات سے عرب کے غیر تیل کی برآمدات کو خطرہ

بیروت، 20 اپریل (یو این آئی): امریکی تجارتی تحفظ پسندی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے عرب معیشتیں زبردست دباؤ کا شکار ہیں، جس سے 22 بلین امریکی ڈالر کی غیر تیل کی برآمدات کو خطرہ ہے یہ بات ہفتہ کو اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کمیشن برائے مغربی ایشیا (ای ایس سی ڈبلیو اے) کی طرف سے جاری کردہ پالیسی بیان میں کہی گئی اردن اس سلسلے میں سب سے زیادہ غیر محفوظ ملک کے طور پر ابھرتا ہے، جہاں اس کی کل برآمدات کا تقریباً ایک چوتھائی امریکہ جاتا ہے۔ امریکی مارکیٹ میں ایلومینیم اور کیمیکل کی برآمدات پر بھاری انحصار کی وجہ سے، بحرین بھی ایک ہدف ہے۔ دریں اثنا، بیان میں کہا گیا ہے کہ متحدہ عرب امارات امریکہ کو تقریباً 10 بلین ڈالر کی دوبارہ برآمدات میں رکاوٹیں دیکھ سکتا ہے، جو کہ اصل میں تیسرے ممالک میں تیار کی جانے والی اشیا پر امریکی محصولات کا نتیجہ ہے۔ ای ایس سی ڈبلیو اے کے بیان میں خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی معیشتوں میں بڑھتے ہوئے مالی تناؤ سے بھی خبردار کیا گیا ہے، جو عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کا شکار ہیں۔ غیر جی سی سی ممالک کے لیے مالیاتی چیلنجز بھی سامنے ہیں۔ ای ایس سی ڈبلیو اے کا تخمینہ ہے کہ مصر، مراکش، اردن اور تیونس کو 2025 میں مجموعی طور پر 114 ملین ڈالر اضافی خود مختار سود کی ادائیگیوں کا سامنا ہے، جس کی وجہ سرمایہ کاروں کی غیر یقینی صورتحال کے درمیان عالمی بانڈ کی پیداوار میں اضافہ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ قرض لینے کے یہ زیادہ اخراجات قومی بجٹ کو دبانے اور ترقیاتی اقدامات میں تاخیر کا خطرہ رکھتے ہیں۔

چین فوج میں دراندازی کے لیے سول گروپس، مذہبی اداروں کا استعمال کر رہا ہے: تائیوان

تائپے، 20 اپریل (ایم این این): تائیوان کی وزارت قومی دفاع (ایم این ڈی) نے ہفتہ کو اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ چین مقامی مجرمانہ تنظیموں، غیر قانونی قرض دہندگان، مذہبی اداروں اور سول گروپوں کو تائیوان کی فوج میں گھسنے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ چینی جاسوسی پر طے شدہ سماعت سے قبل قانون سازوں کے لیے تیار کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ریٹائرڈ فوجی اہلکار جنہوں نے چین کے ساتھ اتحاد کیا تھا اکثر مسلح افواج کے فعال ارکان تک رسائی کے لیے ان چینلز پر انحصار کرتے تھے۔ وزارت کے مطابق، چینی انٹیلی جنس آپریٹرز عام طور پر ایسے اقدامات کا استعمال کرتے ہیں جیسے کہ بلیک میل، آن لائن مواصلات، رشوت، اور قرض شارکوں کے دباؤ کے ذریعے خدمت کرنے والے فوجی اہلکاروں کو تعاون کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ وزارقومی دفاعنے رپورٹ کیا کہ بیجنگ کے بنیادی مقاصد انٹیلی جنس کو اکٹھا کرنا اور تائیوان کے اندر آپریٹو کا ایک نیٹ ورک بنانا ہے جو ملک کی دفاعی صلاحیتوں کو کمزور کر سکتا ہے۔ تاہم، رپورٹ میں بتایا گیا کہ انسداد انٹیلی جنس کی کوششیں موثر رہی ہیں -- 5.87 فیصد پکڑے گئے چینی جاسوسوں کی اطلاع فوجی ارکان کے ذریعے دی گئی جن سے انہوں نے رابطہ کیا تھا۔ قومی وزارت دفاع نے قومی سلامتی بیورو اور وزارت انصاف کے ماتحت ایجنسیوں کے ساتھ مل کر، خفیہ معلومات کی حفاظت کرتے ہوئے جاسوسی کے مقدمات کی تفتیش اور مقدمہ چلانے کے لیے خصوصی طریقہ کار بنایا ہے۔ دفاع کو مزید مضبوط کرنے کے لیے، فوج معلومات کی حفاظت کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات اور اندرونی خطرات کو روکنے کے لیے اہلکاروں اور ٹھیکیداروں دونوں کی جانچ کے لیے ایک معیاری نظام نافذ کر رہی ہے۔ دریں اثنا، ڈیجیٹل امور کی وزارت کی ایک ماہانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تائیوان کو مارچ میں 82 سائبر حملوں کا نشانہ بنایا گیا، جو کہ پچھلے سال کے اسی مہینے میں ہونے والے حملوں کی تعداد سے معمولی کمی ہے، تائی پے ٹائمز کے مطابق۔ ایڈمنسٹریشن فار سائبر سیکورٹی نے اطلاع دی ہے کہ 20 سے زیادہ سرکاری اداروں کو ڈسٹری بیوٹڈ ڈینیئل آف سروس حملوں کا نشانہ بنایا گیا، جس کی وجہ سے انٹرنیٹ سروسز میں خلل پڑا یا سست ہوا۔ ان حملوں نے مقامی حکومتوں، ٹیکس ایجنسیوں، عدالتی نظام، سماجی خدمات، اور صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے افراد کو متاثر کیا، جن میں 30 فیصد واقعات کا ذمہ دار یہ شعبے ہیں۔ پراکسی سسٹم کے استعمال کی وجہ سے اہلکار حملہ آوروں کا سراغ نہیں لگا سکے۔ پھر بھی، ایجنسی نے تصدیق کی کہ سائبر حملوں میں سے کسی نے بھی دیرپا نقصان نہیں پہنچایا اور زیادہ تر سسٹمز کو فوری طور پر بحال کر دیا گیا۔

امریکہ نے بنگلہ دیش کے لیے ٹریول ایڈوائزری پر نظر ثانی کی

سفر پر دوبارہ غور کرنے پر زور دیا گیا

ڈھاکہ، 20 اپریل (ایم این این): ریاستہائے متحدہ کے محکمہ خارجہ نے تشدد اور سیاسی عدم استحکام کے مسلسل خطرات کی وجہ سے چٹاگانگ پہاڑی علاقوں کے لیے 'لیول 4: سفر نہ کریں' کی وارننگ برقرار رکھتے ہوئے، شہری بدامنی، جرائم اور دہشت گردی کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے، زیادہ تر علاقوں کے لیے بنگلہ دیش کے لیے اپنی ٹریول ایڈوائزری کو 'سطح 3: سفر پر نظر ثانی کریں' میں اپ ڈیٹ کیا ہے۔ ایڈوائزری مظاہروں اور مظاہروں کے لیے جاری امکانات کو اجاگر کرتی ہے، اس بات پر زور دیتی ہے کہ یہاں تک کہ پرامن واقعات بھی تیزی سے بڑھ سکتے ہیں، اور سیاسی تقریبات یا بڑے عوامی اجتماعات میں شرکت کے خلاف مشورہ دیتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں امریکی سرکاری ملازمین کو اہم سفری پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو زیادہ تر ڈھاکہ میں ڈپلومیٹک انکلیو تک محدود ہیں جب تک کہ دوسری صورت میں اجازت نہ ہو۔ بنگلہ دیش کا سفر کرنے والے امریکی شہریوں پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ اسمارٹ ٹریولر انرولمنٹ پروگرام میں اندراج کریں، ڈکیتی کی صورت میں ذاتی حفاظت کو ترجیح دیں، طبی انخلاء کی کوریج سمیت جامع سفری انشورنس حاصل کریں۔

50 ہزار سے زیادہ افغان بچوں کو پاکستان سے ڈی پورٹ کیا گیا

اسلام آباد، 20 اپریل (ایم این این): اپریل 2024 کے پہلے 16 دنوں میں پاکستان سے بے دخل کیے گئے افغان مہاجرین میں لگ بھگ 50,000 بچے بھی شامل تھے۔ سیو دی چلڈرن نے خبردار کیا ہے کہ ان بچوں کو افغانستان پہنچنے پر اپنے خاندانوں سے علیحدگی کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ سیو دی چلڈرن کے مطابق، 16 اپریل تک 84,000 سے زیادہ افغان واپس افغانستان جا چکے تھے، جن میں سے 58 فیصد بچے تھے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان بچوں میں سے تقریباً 20 فیصد پانچ سال سے کم عمر کے تھے۔ بچوں کا استحصال اور تکلیف کا خطرہ ان کی افراتفری اور اکثر غیر محفوظ واپسی سے بڑھ جاتا ہے۔ پاکستانی حکام نے تصدیق کی ہے کہ یکم اپریل 2024 سے تقریباً 84,869 افغان تارکین وطن کو زبردستی ملک بدر کیا جا چکا ہے، جن میں ہزاروں بچے بھی شامل ہیں۔ ستمبر 2023 سے، تقریباً 545,000 بچوں کو پاکستان سے بے دخل کیا جا چکا ہے، جس کے ان کی صحت اور حفاظت پر اہم منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ سیو دی چلڈرن نے افغانستان واپسی پر ان بچوں کو درپیش صحت کے خطرات کے بارے میں گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے لوگ متعدی بیماریوں جیسے کہ اسہال اور سانس کے انفیکشن کا شکار ہیں۔ واپس آنے والے علاقوں میں مناسب طبی وسائل کی کمی ان خطرات کو بڑھا دیتی ہے، جس سے بچوں کو روکے جانے والی بیماریوں کا اور بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ سیو دی چلڈرن کی جانب سے 2024 میں کیے گئے ایک سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاکستان سے واپس آنے والے تقریباً نصف خاندانوں کے لیے افغانستان میں کام محفوظ کرنا ناممکن ہے۔ مزید برآں، جواب دہندگان میں سے 81 فیصد میں قابل بازار مہارت کی کمی کی اطلاع دی گئی، جب کہ واپس آنے والے بچوں میں سے دو تہائی دستاویزات غائب ہونے کی وجہ سے اسکول میں داخلہ لینے سے قاصر ہیں۔ سیو دی چلڈرن افغانستان کے ڈائریکٹر نے ملک میں پہلے سے پھیلے ہوئے وسائل پر ہزاروں پناہ گزینوں کی واپسی پر، بہت زیادہ دباؤ پر زور دیا۔ ان میں سے بہت سے بچے پاکستان میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کا افغانستان سے کوئی تعلق نہیں ہے، جس سے دوبارہ انضمام کے چیلنجز مزید بڑھ رہے ہیں۔ انسانی بحران سے نمٹنے اور ان کمزور بچوں کو اہم خدمات فراہم کرنے کے لیے فوری طور پر بین الاقوامی مدد کی ضرورت ہے۔ دونوں خاندانوں اور ملک کے وسائل پر شدید دباؤ کے پیش نظر، بین الاقوامی حکومتوں اور تنظیموں کی جانب سے فوری مالی اور انسانی امداد ضروری ہے۔ عالمی برادری کو واپس آنے والے پناہ گزینوں کی بھاری تعداد کو فراہم کرنے اور ان میں سے بچوں کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے میں افغانستان کی مدد کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔

Published From Office of Jadeed Bharat, 4C, Sir Syed Aalia Villa, Jamia Nagar, Kadru, Ranchi-834002 and Printed at Vrinda Media Publication Pvt. Ltd., 2nd Floor, Vrindabvan Arcade, Divyayan Chowk,Tagore Hill Road, Morabadi, Ranchi-834008, Jharkhand By Owner, Printer & Publisher Hassan Hussain. Editor: Muzaffar Hasan.

پرنٹر و پبلشر حسان حسین کے ذریعہ ورندا میڈیا پبلیکیشن پرائیویٹ لمیٹڈ دیویان چوک ٹیگور ہل روڈ، مورابادی، رانچی 834008 سے طبع اور 4.C سرسید عالیہ ولا جامعہ نگر، کڈرو، رانچی 834002 (جھارکھنڈ) سے شائع۔

RNI. NO. JHAURD/2016/67653 E-Paper: jadeedbharat.com E-mail:jadeedbharat@gmail.com 0651-2340786، 8986654786 فون نمبر

منیجنگ ایڈیٹر: ایس ایم خورشید ۔ ایڈیٹر: مظفر حسن ۔ ایڈیٹر اس شمارہ میں شائع خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹنگ کیلئے پی آر بی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جوابدہ۔

بنگلورو نے پنجاب کو سات وکٹ سے شکست دی

گھر سے باہر لگاتار پانچواں میچ جیتا، کوہلی اور پاڈیکل نے لگائی نصف سنچری

ملاں پور، 20 اپریل (یو این آئی) کرونال پانڈیا اور سویاش شرما کی شاندار گیند بازی کے بعد وراٹ کوہلی (73 ناٹ آوٹ) اور دیودت پڈیکل (61) کی نصف سنچریوں کی بدولت رائل چیلنجرز بنگلور نے انڈین پریمیئر لیگ (انڈین پری لیگ) 2025 کے اتوار کو 37 ویں میچ میں پنجاب کنگز کو سات گیندیں باقی رہتے سات وکٹ سے شکست دے دی۔ 158 کے ہدف کے تعاقب میں رائل چیلنجرز بنگلور کی شروعات خراب رہی اور اس نے پہلے ہی اوور میں فل سالٹ (1) کھو دیا۔ انہیں ارشدیپ سنگھ نے آوٹ کیا۔ اس کے بعد دیودت پڈیکل بیٹنگ کے لیے آئے اور وراٹ کوہلی کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالا اور تیزی سے رن بنائے۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان دوسری وکٹ کے لیے 103 رن کی شراکت ہوئی۔ ہرپریت براڑ نے 13ویں اوور میں دیودت پڈیکل کو آوٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کیا۔ دیودت پڈیکل نے 35 گیندوں پر پانچ چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے 61 رن بنائے۔ اس کے بعد بلے بازی کے لیے آئے کپتان رجت پاٹیدار (12) رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ تاہم اس دوران وراٹ کوہلی ایک اینڈ کو تھامے ہوئے رن بناتے رہے۔ وراٹ کوہلی نے 54 گیندوں میں سات چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 73 رن (ناٹ آوٹ) کی میچ وننگ اننگز کھیلی۔ جیتیش شرما (11) رن بنا کر ناٹ آوٹ رہے۔ رائل چیلنجرز بنگلور نے 18.5 اوور میں تین وکٹ پر 159 رن بنا کر سات وکٹ سے میچ جیت لیا۔ آٹھ میچوں میں یہ آر سی بی کی پانچویں جیت ہے اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں 10 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پنجاب کنگز کی جانب سے ارشدیپ سنگھ، ہرپریت برار اور یوجویندر چہل نے ایک ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔ اس سے قبل آج رائل چیلنجرز بنگلور کے کپتان رجت پاٹیدار نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے آتے ہوئے پربھسمرن سنگھ اور پریانش آریہ کی اوپننگ جوڑی نے پنجاب کنگز کے لیے پہلی وکٹ کے لیے 42 رن جوڑے۔ پانچویں اوور میں کرونال پانڈیا کی گیند پر پریانش آریہ آگے نکل کر لانگ آف کے اوپر مارنے کی کوشش میں مڈ آف پر ٹم ڈیوڈ کو آسان کیچ دے بیٹھے۔ پریانش نے 15 گیندوں میں تین چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے (22) رن بنائے۔ اس کے بعد ساتویں اوور میں کرونال نے پربھسمرن سنگھ کو ڈیوڈ کے ہاتھوں کیچ کروا کر پنجاب کنگز کو دوسرا جھٹکا دیا۔ پربھسمرن سنگھ نے 17 گیندوں پر پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 33 رن بنائے۔ کپتان شریاس آئیر (چھ) کو روماریو شیفرڈ نے اپنا شکار بنایا۔ نہال وڈھیرا (پانچ) رن پر آوٹ ہوئے۔ جوش انگلیس 17 گیندوں میں (29) اور مارکس اسٹوئنس (1) کو سویاش شرما نے آوٹ کیا۔ پنجاب کنگز نے مقررہ 20 اوورں میں چھ وکٹ پر 157 رن بنائے۔ ششانک سنگھ (31) اور مارکو جانسن (25) رن بنا کر ناٹ آوٹ رہے۔ آر سی بی کی جانب سے کرونل پانڈیا اور سویاش شرما نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ روماریو شیفرڈ نے ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔

جیت کے باوجود گجرات کے کپتان گل کو جھٹکا
بی سی سی آئی نے سلو اوور پر جرمانہ عائد کیا

نئی دہلی، 20 اپریل (ہ س)۔ بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے گجرات ٹائٹنز کے کپتان شبھمن گل پر سلو اوور ریٹ پر جرمانہ عائد کیا ہے۔ بورڈ نے ان پر 12 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ اس حوالے سے جاری کردہ ایک بیان میں آئی پی ایل نے کہا– آئی پی ایل کوڈ آف کنڈکٹ کے سیکشن 2.22 کے تحت اس سیزن میں یہ ان کی ٹیم کا پہلا جرم تھا، جو کم از کم اوور ریٹ کے جرائم سے متعلق ہے، اس لیے شبھمن گل پر 12 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ گجرات نے ہفتہ کو دہلی کیپٹلس کے خلاف سات وکٹ سے جیت حاصل کی تھی۔ اس میچ میں دہلی نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 20 اوور میں آٹھ وکٹ پر 203 رنز بنائے۔ جواب میں بٹلر نے 54 گیندوں پر 11 چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے ناقابل شکست 97 رنز بنائے اور گجرات نے 19.2 اوور میں تین وکٹ پر 204 رنز بنا کر میچ جیت لیا۔ اس طرح گجرات نے آئی پی ایل میں اپنا سب سے بڑا ہدف حاصل کر لیا۔ اس سے پہلے ٹیم کبھی بھی 200 پلس رنز کا ہدف حاصل نہیں کر پائی تھی۔ اس میچ سے پہلے دہلی نے چار بار 200 سے زیادہ رنز کے ہدف کا تعاقب کیا تھا لیکن ٹیم کو کامیابی نہیں ملی تھی۔ یہ دہلی کیپٹلس کے خلاف کسی بھی ٹیم کا سب سے بڑا ہدف بھی ہے۔

میں یارکر کرنا جاری رکھوں گا کیونکہ یہ میری بہترین گیند ہے: آویش خان

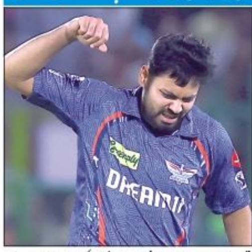

جے پور، 20 اپریل (ہ س)۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں راجستھان رائلز کے خلاف لکھنؤ سپر جائنٹس کی سنسنی خیز دو رنز کی جیت میں ڈیتھ اوورز میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تیز گیند باز آویش خان نے کہا کہ وہ یارکر پر توجہ مرکوز رکھیں گے، جو کہ مشکل حالات میں ان کا اہم ہتھیار ہے۔ آویش نے 18ویں اور 20ویں اوور میں شاندار گیند بازی کی، بالترتیب پانچ اور چھ رنز دیے، کیونکہ لکھنؤ ہفتے کی رات کھیلے گئے میچ میں آخری تین اووروں میں 25 رنز کا دفاع کرنے میں کامیاب رہا۔ میں کوشش کروں گا کہ یارکر گیند بازی جاری رکھوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یارکر میری بہترین گیند ہے،" آویش نے میچ کے بعد کی پریس کانفرنس میں کہا۔ میں ہمیشہ کسی بھی حالت میں یارکر کرنے کی کوشش کرتا ہوں، آئی پی ایل میں خود پر اعتماد ہونا ضروری ہے۔ آویش نے کہا کہ وہ کسی قسم کے دباؤ میں نہیں تھے کیونکہ جب وہ 18 ویں اوور کی گیند کرنے آئے تھے، تو رائلز نے کہا کہ وہ آٹھویں اوور کی گیند کو جیتنے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ جب بھی میں باؤلنگ کرنے آتا ہوں تو کسی قسم کا دباؤ نہیں ہوتا۔ مجھے ہر گیند پر مکمل اعتماد ہے۔ آویش نے کہا، آئی پی ایل میں بڑے اسکور بن رہے ہیں اور گیند باز بہت زیادہ رنز دے رہے ہیں۔ میں نے پہلے اوور میں 13 رنز بھی دیے لیکن میں ہمیشہ صورتحال کے مطابق بولنگ کرتا ہوں اور اپنی حکمت عملی کو صحیح طریقے سے نافذ کرنے پر توجہ دیتا ہوں۔ 28 سالہ نوجوان نے کہا کہ 18ویں اوور میں یشسوی جیسوال اور ریان پراگ کے آوٹ ہونے سے لکھنؤ کو بہت فائدہ ہوا کیونکہ اس نے ڈیتھ اوور میں دو نئے بلے بازوں کو کریز پر کھڑا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی نیا بلے باز آتا ہے تو اس کے لیے اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ایک نئے بلے باز کے لیے کسی بھی صورت حال میں پڑنا مشکل ہوتا ہے، خاص طور پر جب گیند تھوڑی نیچے رہ رہی ہو۔ مدھیہ پردیش کے تیز گیند باز نے کہا کہ جب ڈیوڈ ملر نے شبھم دوبے کا کیچ چھوڑا تو وہ قدرے تناؤ میں تھے۔ دوبے نے دو رنز لیے جبکہ رائلز کو جیت کے لیے آخری گیند پر چار رنز درکار تھے۔

چین میں روبوٹس نے
انسانوں کے ساتھ 21 کلومیٹر کی دوڑ لگائی

بیجنگ، 20 اپریل (ہ س) چین کے دارالحکومت بیجنگ میں انسانوں اور روبوٹس کے درمیان دنیا کی پہلی ہاف میراتھن کا انعقاد کیا گیا۔ 21 روبوٹ لوگوں کے ساتھ 21 کلومیٹر تک دوڑے۔ جسے دیکھنے کے لیے لوگوں میں کافی جوش و خروش دیکھا گیا۔ یہ عجیب ریس ہفتے کے روز بیجنگ کے جنوب مشرقی ضلع یژانگ میں ہوئی۔ اس ریس کا مقصد روبوٹکس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں چین کی ترقی کو ظاہر کرنا تھا۔ چین کی نوٹیکس روبوٹکس اور ڈرائی اپ کمپنیوں کے روبوٹس کا سائز 120 سینٹی میٹر سے بھی کم تھا۔ جبکہ کچھ 1.8 میٹر لمبے تھے۔ خاص بات یہ تھی کہ روبوٹ نے 2.40 گھنٹے میں ریس مکمل کی جب کہ انسانوں نے اسے ایک گھنٹے میں مکمل کیا۔ روبوٹس کے ساتھ انسانی ٹرینرز بھی تھے جنہوں نے ریس کے دوران ان کا ساتھ دیا۔ روبوٹکس سینٹر کے چیف ٹیکنالوجی آفیسر تانگ جیان نے بتایا کہ چین میں ہر دس ہزار ملازمین پر 470 روبوٹ ہیں۔ میراتھن میں روبوٹس نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ:
ارجن بابوتا 10 میٹر ایئر رائفل میں کم فرق سے گولڈ میڈل سے محروم

لیما (پیرو)، 20 اپریل (ہ س)۔ پیرس اولمپکس جانے والے ہندوستانی نشانے باز ارجن بابوتا یہاں آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ میں مردوں کے 10 میٹر ایئر رائفل مقابلے میں سونے کا تمغہ جیتنے سے بہت کم فرق سے چوک گئے اور انہیں چاندی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا۔ بابوتا (252.3) جو گزشتہ سال پیرس اولمپکس میں چوتھے نمبر پر رہے تھے، ایک سنسنی خیز فائنل میں دفاعی اولمپک چیمپئن چین کے شینگ لیہاؤ (252.4) سے صرف 0.1 پوائنٹس سے ہار گئے۔ ورلڈ کپ میں 40 سے زائد تمغے جیتنے والے ہنگری کے شوٹر استوان پینی نے 229.8 کے مجموعی اسکور کے ساتھ کانسی کا تمغہ جیتا۔ موجودہ عالمی چیمپئن اور پیرس اولمپکس کے چاندی کا تمغہ جیتنے والے سویڈن کے وکٹر لنڈگرین، ناروے کے جان ہرمن ہیگ اور بھارت کے سابق عالمی چیمپئن رودرانکش پاٹل سمیت کئی اسٹار شوٹرز فائنل میں پہنچے۔ ہندوستان کے پاس دو تمغے جیتنے کا موقع تھا لیکن بدقسمتی سے تکنیکی خرابی کی وجہ سے پاٹل کو جیوری نے اپنا 11واں شاٹ لینے کی اجازت نہیں دی۔ اس طرح یہ ہندوستانی شوٹر پہلے ایلیمینیشن مرحلے میں ہار گیا اور آٹھویں پوزیشن پر رہا۔ فائنل میں، بابوتا اور پاٹل دونوں نے یکساں 10.1 کے ساتھ مضبوط آغاز کیا۔ پاٹل نے گزشتہ ہفتے بیونس آئرس میں ورلڈ کپ میں طلائی تمغہ جیتا تھا لیکن اس بار قسمت ان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اور انہیں فائنل میں جلد ہی باہر سے باہر ہونا پڑا تھا۔ پاٹل کے باہر ہونے کے باوجود، بابوتا نے سکون رکھا اور 14ویں شاٹ کے بعد پہلی بار برتری حاصل کی۔ اس کے بعد شینگ نے اچھی واپسی کی۔

بی سی اے کے صدر راکیش تیواری نے
ویبھو سوریہ ونشی کی بلے بازی پر خوشی کا اظہار کیا

نئی دہلی، 20 اپریل (ہ س)۔ بہار کرکٹ ایسوسی ایشن (بی سی اے) کے صدر راکیش تیواری نے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کی ہے، جنہوں نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 میں اپنا ڈیبیو کیا اور شاندار اننگز کھیلی۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ ویبھو کی بیٹنگ دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ وہ اچھی کارکردگی دکھائے گا۔ بہار سے تعلق رکھنے والے 14 سالہ ویبھو نے آئی پی ایل 2025 کے 36 ویں میچ میں راجستھان رائلز کے لیے لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف اپنا ڈیبیو کرتے ہوئے تاریخ رقم کی۔ ویبھو آئی پی ایل میں ڈیبیو کرنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے۔ نوجوان کو راجستھان کے کپتان سنجو سیمسن کی جگہ میچ میں کھیلنے کا موقع ملا جو چوٹ کی وجہ سے میچ نہیں کھیل رہے تھے۔ ویبھو کو امپیکٹ سب کے طور پر کھیلنے کا موقع ملا۔ وہ یشسوی جیسوال کے ساتھ اوپننگ کرنے آئے تھے۔ انہوں نے اپنی پہلی گیند پر چھکا لگا کر سب کو متاثر کیا۔ بائیں ہاتھ کے اس نوجوان بلے باز نے میچ میں صرف 20 گیندوں پر 2 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 34 رنز بنائے۔ ان کی اننگز پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بی سی اے کے صدر راکیش تیواری نے کہا، میں آج ویبھو کی بلے بازی کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ میں نے ہمیشہ یقین کیا کہ جب بھی ویبھو کو موقع ملے گا، وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مستقبل میں بھی ایسی ہی موثر اننگز کھیلیں گے۔ انہوں نے مزید کہا، یہ تو صرف شروعات ہے، مجھے یقین ہے کہ آنے والے سالوں میں ویبھو ہندوستانی کرکٹ میں ایک بڑا نام بن سکتے ہیں۔ ہفتہ کو جے پور میں کھیلے گئے میچ میں بہار کے ویبھو نے ایک بڑا ریکارڈ بنایا۔ انہوں نے 14 سال 23 دن کی عمر میں آئی پی ایل میں ڈیبیو کیا۔ اس کے ساتھ وہ آئی پی ایل میں ڈیبیو کرنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے ہیں۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ رائل چیلنجرز بنگلور کے پریاس رائے برمن کے نام تھا جنہوں نے 2019 میں 16 سال اور 157 دن کی عمر میں آئی پی ایل میں قدم رکھا تھا۔ اب سوریاونشی نے سب سے کم عمر میں آئی پی ایل کھیلنے کا ریکارڈ اپنے نام کر لیا ہے۔ راجستھان رائلز نے آئی پی ایل 2025 میگا نیلامی میں ویبھو سوریاونشی کو 1 کروڑ 10 لاکھ روپے میں خریدا۔ لکھنؤ نے راجستھان کو 2 رنز سے شکست دی لکھنؤ سپر جائنٹس نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں 5 وکٹوں پر 180 رنز بنائے۔ جواب میں راجستھان کی ٹیم 5 وکٹوں کے نقصان پر صرف 178 رنز بنا سکی۔ راجستھان کو آخری اوور میں 2 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

خالصہ کالج اور اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ نے ہاکی میچ جیت لیے

نئی دہلی، 20 اپریل (یو این آئی) پی ایس پی بی چوتھے بابا دیپ سنگھ ہاکی اور باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے تیسرے دن سری گرو تیگ بہادر خالصہ کالج نے مردوں کے زمرے میں اور اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز نے خواتین کے زمرے میں جیت درج کی۔ سری گرو تیگ بہادر خالصہ کالج نے مردوں کے ہاکی میچ میں اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز کو 5-1 سے شکست دی۔ خالصہ کالج کی طرف سے وپن مشرا نے دو اور انکت اور ارباز نے ایک ایک گول کیا۔ پلکت نے اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز کے لیے واحد گول کیا۔ میچ میں دو گول کرنے والے وپن مشرا کو 'پلیئر آف دی میچ' کا ایوارڈ دیا گیا۔ خواتین کے زمرے میں اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز نے دہلی یونیورسٹی الیومینا کو 3-1 سے شکست دی۔

آئی پی ایل 2025: آٹھویں جماعت کا بچہ کھیل رہا ہے

سندر پچائی بھی 14 سالہ ویبھو سوریہ ونشی کے مداح

نئی دہلی، 20 اپریل (ہ س)۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف میچ میں راجستھان رائلز نے 14 سالہ ویبھو سوریاونشی کو ڈیبیو کرنے کا موقع دیا۔ اس کے ساتھ وہ آئی پی ایل میں ڈیبیو کرنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے۔ اس میچ میں انہوں نے پہلی ہی گیند پر چھکا لگا کر اپنے ارادوں کا اظہار کیا۔ ان کی دھماکہ خیز بیٹنگ دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔ گوگل کے سی ای او سندر پچائی بھی ویبھو کی تعریف کرنے سے خود کو نہیں روک سکے۔ ویبھو نے لکھنؤ کے خلاف شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے پہلی گیند پر زبردست چھکا لگا کر شائقین کے دل جیت لیے۔ اس دوران بائیں ہاتھ کے بلے باز نے 20 گیندوں پر دو چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 34 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ انہیں رشبھ پنت نے اسٹمپ کیا۔ گوگل کے سی ای او سندر پچائی بھی بہار کے نوجوان بلے باز کی دھماکہ خیز بلے بازی سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے ایکس ہینڈل سے لکھا- '8ویں کلاس کے بچے کو آئی پی ایل میں کھیلتے ہوئے دیکھا!!!! کیا شاندار ڈیبیو کیا ہے۔ ویبھو سوریہ ونشی کو راجستھان رائلز نے گزشتہ سال آئی پی ایل 2025 کی میگا نیلامی میں 1.10 کروڑ روپے میں خریدا تھا۔ اس کھلاڑی کی بنیادی قیمت 30 لاکھ روپے تھی اور وہ اپنی بنیادی قیمت سے تقریباً چار گنا پر فروخت ہوئے۔ وہ آئی پی ایل کی نیلامی کی تاریخ میں فروخت ہونے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے۔ بہار سے تعلق رکھنے والے ویبھو نے صرف 13 سال اور 242 دن کی عمر میں آئی پی ایل نیلامی کے لیے شارٹ لسٹ ہونے والے سب سے کم عمر کھلاڑی کے طور پر تاریخ رقم کی۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کو مینز کرکٹ ٹیم کیلئے ہیڈ کوچ کی تلاش

لاہور، 20 اپریل (ہ س)۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے مینز کرکٹ ٹیم کیلئے ہیڈ کوچ کی تلاش شروع کر دی، اشتہار بھی دے دیا گیا ہے۔ پی سی بی ویب سائٹ پر ہیڈ کوچ کا اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ عاقب جاوید کو ٹیم کا عبوری ہیڈ کوچ مقرر کیا گیا تھا۔ عاقب جاوید کو چیمپیئنز ٹرافی تک عبوری ہیڈ کوچ مقرر کیا گیا، تاہم دورہ نیوزی لینڈ کیلئے انہیں مزید ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ ذرائع نے بتایا کہ عاقب جاوید اب ہیڈ کوچ کیلئے دلچسپی نہیں رکھتے، وہ ڈائریکٹر ہائی پرفارمنس کیلئے دلچسپی رکھتے ہیں۔ دوسری جانب پی سی بی نے ڈائریکٹر ہائی پرفارمنس کیلئے بھی اشتہار جاری کر دیا۔ واضح رہے کہ ندیم خان کے مستعفی ہونے کے بعد ڈائریکٹر ہائی پرفارمنس کا عہدہ خالی تھا۔ ادھر ہیڈ کوچ کے حوالے سے میڈیا میں جاری خبروں کے مطابق پی سی بی ایک بار پھر غیر ملکی ہیڈ کوچ کی طرف جا سکتا ہے۔ ہیڈ کوچ کے لیے لیول تھری کرکٹ کوچ کی اہلیت درکار ہے۔ 4 مئی تک ہیڈ کوچ کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔

پاکستان: راولپنڈی میں شائقین نے ہمارے خلاف نعرے بازی کی: شائے ہوپ

نئی دہلی، 20 اپریل (ہ س)۔ پاکستان میں ہندوستان کی طرز پر آئی پی ایل کی طرح پی ایس ایل چل رہا ہے، جس میں غیر ملکی کھلاڑی بھی کھیل رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں پی ایس ایل میں ملتان سلطانز کا میچ چل رہا تھا جس میں بڑی تعداد میں شائقین اسٹیڈیم میں موجود تھے۔ جو شور مچا رہے تھے۔ ملتان سلطان کے غیر ملکی کھلاڑی شائے ہوپ کا کہنا ہے کہ راولپنڈی میں کراؤڈ نے ہمارے خلاف نعرے لگائے، راولپنڈی میں کراؤڈ ہمارے حق میں نہیں تھا لیکن ملتان میں اُمید ہے کراؤڈ آئے گا۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محمد رضوان نے ہمیشہ اپنے چہرے پر مسکان رکھی ہے، ان کی وجہ سے ڈریسنگ روم میں مثبت ماحول رہتا ہے۔ شائے ہوپ کا کہنا ہے کہ ماضی کی پرفارمنس کو بھول کر بقیہ پی ایس ایل کو دیکھنا ہے، ملتان سلطانز ابھی بھی ٹورنامنٹ میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہم مواقع پر پرفارمنس دینے کی ضرورت ہے جس سے جیت مل جاتی ہے، ملتان سلطانز بقیہ میچز جیتنے کی کوشش کرے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ راولپنڈی کی پچ 200 رنز کی نہیں تھی، پشاور زلمی نے بہترین بیٹنگ کی، پشاور زلمی نے ویسی بیٹنگ کی جیسے ہمیں کرنی چاہیے تھی۔ شائے ہوپ نے یہ بھی کہا کہ ٹام کوہلر کیڈمور اور محمد حارث نے شاندار بیٹنگ کی، علی رضا باصلاحیت بولر ہیں، مستقبل میں پاکستان کے لیے اہم ثابت ہوں گے۔

ڈوپنگ کیس میں ایتھلیٹکس کوچ رمیش ناگپوری معطل، 7 کھلاڑیوں پر بھی کارروائی

نئی دہلی، 20 اپریل (ہ س)۔ نیشنل اینٹی ڈوپنگ ایجنسی (این اے ڈی اے) نے جونیئر قومی ٹیم کے چیف کوچ رمیش ناگپوری کو ڈوپنگ میں ملوث ہونے پر معطل کر دیا ہے جبکہ سات کھلاڑیوں کو بھی ڈوپنگ ٹیسٹ کے لیے معطل کر دیا گیا ہے۔ قومی ایتھلیٹکس کے لیے یہ ایک بڑا دھچکا ہے کیونکہ اس کے علاوہ دو دیگر کوچز کرم ویر سنگھ اور راکیش کو بھی ڈوپنگ سے متعلق معاملات میں معطل کر دیا گیا ہے۔ سات ایتھلیٹس - پارس سنگھل، پوجا رانی، نالو بوتھو شانموگا سری نواس، چلیمی پرتوشا، شبھم مہارا، کرن اور جیوتھی - بھی نیشنل اینٹی ڈوپنگ ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ ڈوپنگ کیسز کی تازہ ترین فہرست میں شامل ہیں۔ ان سب کو معطل کر دیا گیا ہے۔ 19 سالہ سنگھل نے 2024 میں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز میں ہریانہ کے لیے لڑکوں کی 2,000 میٹر اسٹیپلچیس میں طلائی تمغہ جیتا تھا۔ سری نواس نے تینوں مقابلوں میں 200 میٹر میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا– فیڈریشن کپ، نیشنل انٹر اسٹیٹ چیمپئن شپ اور نیشنل اوپن چیمپئن شپ 2024 میں بھارت کی اتھارٹی 2020 میں کھیلوں میں کام کر رہی تھی۔ ایتھلیٹکس فیڈریشن (اے ایف آئی) نے 2023 میں ڈروناچاریہ ایوارڈ یافتہ ناگپوری کو جونیئر چیف کوچ مقرر کیا تھا۔ انہیں این اے ڈی اے اینٹی ڈوپنگ رولز 2021 کے آرٹیکل 9.2 کے تحت معطل کر دیا گیا ہے، جو کسی کھلاڑی یا دوسرے شخص کی ساز باز یا کوشش سے متعلق ہے۔ اس آرٹیکل کے تحت، 'مدد کرنا، حوصلہ افزائی کرنا، اکسانا، سازش کرنا، چھپانا یا دوسری صورت میں جان بوجھ کر کسی بھی اینٹی ڈوپنگ اصول کی خلاف ورزی میں حصہ لینا یا اس میں حصہ لینے کی کوشش کرنا، اینٹی ڈوپنگ اصول کی خلاف ورزی کی کوشش کرنا، یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے آرٹیکل 1.14.10 کی خلاف ورزی (جس میں جسمانی یا نفسیاتی مدد فراہم کرنا بھی شامل ہے)* ایک نفسیاتی مدد ہے۔ ذرائع کے مطابق، ناگپوری نے مبینہ طور پر دو کھلاڑیوں کو سائی کے حیدرآباد سنٹر میں این اے ڈی اے کے ڈوپ کلیکشن حکام کے ٹیسٹ سے بچنے میں مدد کی تھی۔ اس نے خواتین کی 100 میٹر قومی ریکارڈ ہولڈر دتی چند کے علاوہ 2024 کے پیرالمپکس کی کانسی جیتنے والی اور عالمی چیمپئن (400 میٹر) دیپتی جیوانجی کی کوچنگ کی ہے۔ جب ناگپوری سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ میں اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق ہندوستانی ایتھلیٹکس کی خدمت کر رہا ہوں۔

جھارکھنڈ ایتھلیٹک ایسوسی ایشن کی میٹنگ

جدید بھارت نیوز سروس

رانچی، 20 اپریل: آج جھارکھنڈ اولمپک آفس مورہابادی رانچی میں جھارکھنڈ ایتھلیٹک ایسوسی ایشن کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ایتھلیٹکس ایسوسی ایشن پلاننگ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر مدھوکانت پاٹھک نے آرگنائزنگ کمیٹی کے ممبران اور ٹیکنیکل آفیشلز کو آئندہ سیف گیم 2025 کے لیے ضروری رہنما خطوط دیے۔ سیف گیم کو کامیاب بنانا ہے، اس کیلئے کمیٹی کے ارکان اور تکنیکی افسران کے ساتھ ایتھلیٹکس گراؤنڈ میں کہاں پر اسٹیج، وکٹری زون، ایتھلیٹ انٹرویو ایرینا، وی آئی پی سیٹنگ، وی آئی پی انٹریس، فوٹو فنش کیمرہ، لائیو اسٹریمنگ، ایتھلیٹ چیکنگ روم، پوسٹ ایونٹ، کنٹرول، روم، ناڈا اور واڈا روم، سیف سکریٹریٹ روم، ڈائرکٹریٹ روم اور ایک ایک فنکشنل ایریا پر تبادلہ خیال کیا گیا اور ہدایت دی گئی۔ میٹنگ میں پربھاکر کمار ورما، ایگزیکیوٹو سکریٹری جھارکھنڈ ایتھلیٹکس ایسوسی ایشن، سنیل کمار ریٹائرڈ فٹبال کوچ سائی، ایم دی راؤ، بنود کمار، رام پرساد، شیو رمن گھنشیام اپادھیائے، دھرمیندر پاسوان، امیش داس، شترودھن کمار، متھلیش کمار سنگھ، لکشمن رام، بابا دیو، ٹنکو کمار، ایما دیویدی، اناگیرتی منج، پریم کمار وغیرہ موجود تھے۔